

یعنی

# تحریفِ مشا

مُصَنَّف

فَضْلُ اللّٰہِ صَابِرِ حِشْتِی

WWW.NAFSEISLAM.COM

فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کتب اسلامیہ میں باطل فرقوں کے رد و بدل کی خطرناک سازش یعنی

# تحریفات



ناشر

فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن

○ دہلی ○ ممبئی ○ بنگلور ○ کانپور

ای میل: [abdullahalchisti@yahoo.com](mailto:abdullahalchisti@yahoo.com)

رابطہ نمبر: 9650288792

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ©

نام کتاب	:	تحریرات
مصنف	:	فضل اللہ صابری چشتی
کمپوزنگ	:	زبیر قادری
صفحہ	:	۲۰۸
اشاعتِ اول	:	اپریل ۲۰۱۱ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	۱۳۰ روپے

ملذہ کا پتہ:

- ☆ دہلی: کتب خانہ امجدیہ، میاں محل، جامع مسجد، دہلی
- ☆ فاروقیہ بک ڈپو، میاں محل، جامع مسجد، دہلی
- ☆ ممبئی: رضا پبلی کیشنز، ۳۷، میمن واڑہ روڈ، نزد بسم اللہ ہوٹل، ممبئی ۴

☆ بنگلور: 09663769064

☆ کان پور: 09650288792

Name of the Book: **Tehrifaat**  
Author : Fazlullah Sabri Chishti  
Publishers : Falaah Research Foundation  
F-25/1, Upper Ground Floor, Shaheen  
Bagh, Abul Fazi Enclave II, Okhla,  
New Delhi - 11 0025  
Phone :

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ.  
(سورہ بقرہ، ۴: ۴۲)

ترجمہ: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ و دانستہ حق نہ چھپاؤ

And mix not truth with falsehood, nor conceal the truth  
when you know (what it is).

## افتساب

میں اپنی اس کتاب کو  
اپنے والدین کے نام  
منسوب کرتا ہوں  
www.nafeeislam.com

جنہوں نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی ترغیب دی اور ہمیشہ میری حوصلہ  
افزائی کی جس کی بنیاد پر آج میں یہ کتاب اپنے قارئین کے سامنے پیش  
کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں۔

## احقر العباد

فضل اللہ صابری چشتی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## فہرست

نمبر شمار	عناوین	صفحہ نمبر
	گزارشات	۶
	دباچہ	۸
	پیش نظر	۱۵
۱	تفسیر النہر المادیں تخریف	۲۴
۲	تفسیر ابن کثیر انگریزی نسخے میں تخریف	۳۰
۳	تفسیر روح البیان میں تخریف	۳۲
۴	تفسیر صاوی میں تخریف	۳۳
۵	سنن ترمذی کے انگریزی ترجمے میں تخریف	۳۹
۶	سنن نسائی میں تخریف	۴۱
۷	مدارج النبوة میں تخریف	۴۷
۸	شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تحریر میں تخریف	۴۹
۹	شرح الشفاء میں تخریف	۵۵
۱۰	عقیدۃ السلف اصحاب الحلیث میں تخریف	۶۴
۱۱	کتاب الاذکار میں تخریف	۷۲
۱۲	الفوائد المنتخبات میں تخریف	۷۶
۱۳	القول البدیع میں تخریف	۷۹
۱۴	غنیۃ الطالبین میں تخریف	۸۹
۱۵	القول الحسن فیما یمستقیح وعمّا یمسن میں تخریف	۹۲
۱۶	اشدّ العذاب میں تخریف	۹۶

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۱۰۵	کتاب ”فتاویٰ رشیدیہ“ میں تحریف	۱۷
۱۱۰	کتاب ”فضائل ائمال“ میں تحریف	۱۸
۱۲۰	کتاب ”امداد السلوک“ میں تحریف	۱۹
۱۲۵	کتاب ”نشر الطیب فی ذکر النبی الحبيب“ میں تحریف	۲۰
۱۳۱	کتاب ”صریح المستقیم“ میں تحریف	۲۱
۱۳۷	کتاب ”تفتویٰ الایمان“ میں تحریف	۲۲
۱۴۴	کتاب ”تحفۃ اہل البیت“ میں تحریف	۲۳
۱۵۲	کتاب ”تحدیر الناس“ میں تحریف	۲۴
۱۵۵	کتاب ”حیات شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی“ میں تحریف	۲۵
۱۵۹	غیر موجود کتاب کو امام جلال الدین سیوطی کی طرف منسوب کرنا	۲۶
۱۶۲	حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یا محمد (ﷺ) کہنے والی حدیث پر تجزیہ	
۲۰۰	خاتمۃ الکتاب	

WWW.NAFSEISLAM.COM

○○○○

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بسم الله الرحمن الرحيم

## گزارشات

تمام خوبیاں اللہ تعالیٰ کے لیے جو نہایت مہربان اور رحیم ہے۔ اور درود و سلام اُس کے حبیب ﷺ کے لیے۔ اور اللہ تعالیٰ کی بے شمار فضل و رحمت تمام صحابہ کرام و جملہ اہل بیت عظام پر۔ عصر حاضر میں اسلامی کتب میں کثرت سے بعض جماعت کی طرف سے تحریفات جو رہی ہیں۔ کوئی بھی حساس اور ذمے دار مسلمان اس گھناؤنے فعل کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ آج اگر ہم ان تحریفات کو اجاگر نہیں کریں گے تو آنے والی نسلیں اصل کتابوں سے اسلاف کے موقف کو سمجھنے میں ناکام رہے گی اور آسانی سے گمراہیت کا شکار ہو سکتی ہیں۔ کتابوں میں یہ تحریفات دراصل دین اسلام کی بنیادیں کمزور کرنے کی ایک سازش ہے۔ جیسا کہ یہود و نصاریٰ اپنی کتابوں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔

گزشتہ چند سالوں سے دینی کتابوں کی تحقیق و مطالعے کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ وہابی، غیر مقلد، دیوبندی، اہل قرآن وغیرہ گمراہ فرقے دینی کتابوں میں تحریف کر کے شائع کر رہے ہیں۔ یہ بد مذہب فرقے اتنے جری اور بے باک ہو گئے ہیں کہ وہ اپنے آپ کو کو صحیح ثابت کرنے کے لیے نہ صرف اسلاف اہل سنت کی کتابوں میں، جن پر اسلامی عقائد کی بنیادیں کھڑی ہیں، ان میں تحریف و تغیر کر رہے ہیں بلکہ اپنے اکابر کی ان تمام تحریروں میں بھی تحریف و خیانت کر رہے ہیں جن سے ہمارے موقف کی تائید ہوتی ہے۔ اگر آج ہم نے ان تحریفات کی طرف توجہ نہ دی، اور ان کی گرفت نہ کی تو ہماری مذہبی بنیادیں کمزور پڑ جائیں گی، سیکڑوں سال سے محفوظ چلا آ رہا ہمارے اسلاف کا دینی و مذہبی ذخیرہ مستقبل میں غیر محفوظ ہو جائے گا اور باطل اپنی تحریف شدہ کتب کے ذریعے اہل حق یعنی اہل سنت و جماعت کو گمراہ و باطل قرار دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ اسی مقصد کے تحت اس کتاب کو تحریری شکل میں اردو زبان میں آپ کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

کچھ عرصے قبل جب میں نے اپنے بعض احباب (جن میں مولانا انوار احمد مجیدی کتب

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

خانہ اجدیہ۔ دہلی بھی شامل ہیں) کے سامنے ان تحریفات کا ذکر کیا تو میرے ان تمام دوستوں نے امت مسلمہ کی آگاہی کے لئے ان تحریفات کو کتابوی شکل میں منضبط کرنے کا پُر زور مشورہ دیا۔

اپنے احباب کے مخلصانہ مشورے پر میں نے اپنی پوری توجہ اس جانب مبذول کر دی۔ اور بڑی تلاش و جستجو، محنت و مشقت اور دنیا بھر میں اہل علم سے رابطہ کر کے مخطوطات حاصل کیے اور ان تحریفات کو کتابی شکل میں انگریزی میں Fabrications کے نام سے شائع کیا۔ جسے اہل علم نے بے حد سراہا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ لی گئی۔ انگریزی کتاب کے ہندوپاک کے اکثر کارکنین نے مجھے بذریعہ ای میل اور فون کے اس کتاب کو اردو قارئین کے لیے اردو میں پیش کرنے کی گزارش و سفارش کی اپنے ان کرم فرماؤں کے پر خلوص اصرار پر اب یہ کتاب اردو میں شائع کی جا رہی ہے۔

اس کتاب میں موجود تحریفات کی تلاش و جستجو میں محترم ذلیل احمد رانا سعیدی کا بے حد ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے اس کام میں میری بڑی مدد و رہنمائی کی۔ میرے دوست جناب محمد زبیر قادری (مدیر دوماہی مسلک ممبئی) کا بھی شکر گزار ہوں کہ موصوف میری علمی و تحقیقی کام میں ہمہ وقت مدد کے لئے تیار رہتے ہیں نیز علامہ یسین اختر مصباحی اور مولانا عبدالمبین نعمانی صاحبان کا بھی شکریہ جو میری تحقیقی کاوشوں پر مسرت کا اظہار فرماتے ہیں۔

میں مشکور ہوں اپنے بھائی ڈاکٹر محمد ابوالخیر جنہوں نے ہر قدم پر میری حوصلہ افزائی کی۔ ان سب احباب کے شکرگزاری سے پہلے میں اپنے والدین کا شکر گزار ہوں جن کی دعاؤں اور حوصلہ افزائی کا ثمر ہے کہ آج اللہ رب العزت مجھ سے دین کی یہ خدمت کا کام لے رہا ہے اور اسی سلسلے کی کڑی یہ کتاب منظر عام پر آرہی ہے۔ لیکن اسی کے ساتھ میں اپنے کرم فرما دوست ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی کا اس کتاب پر مقدمہ لکھنے کے لئے بالکل شکریہ ادا نہیں کرتا کیوں کہ ان پر میرا حق ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب سے امت کو فائدہ پہنچائے اور تمام مسلمان اہل سنت و جماعت پر قائم رہیں۔ آمین

فضل اللہ صابری چشتی

جمعرات، یکم صفر ۱۴۳۲ھ

۶ جنوری ۲۰۱۱ء

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## دیباچہ

ڈاکٹر نوشاد عالم چشتی علیگ

تحریف و خیانت اور مکروفریب کو کسی بھی سماج میں کبھی بھی نظر اٹھان نہیں دیکھا گیا۔ یہ تمام رذیل خصلتیں چاہیں کسی فرد میں پائی جائیں یا یہ کسی قوم کی شناخت بن گئی ہوں، بہر حال سلیم الفطرت مہذب انسانی سماج اسے کبھی بھی پسند نہیں کرتا۔ اسلام بحیثیت دین انسانی معاشرے کو ان تمام رذائل سے پاک و صاف دیکھنا چاہتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ اسلام ایسے تمام افراد اور معاشرے سے برأت کا اظہار کرتا ہے جو اس قسم کی بد خصلتوں میں ملوث ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کا سلسلہ ہی اس دنیا میں انسانوں کی رشد و ہدایت کے لیے بھیجا۔ تمام انبیاء کرام نے اپنی قوم کے ہر فرد کو رذیل افعال اور خصلتوں سے بچنے کی تلقین کی اور راسخ الاعتقادی کے ساتھ پاکیزہ اعمال و خصلت سے متصف ہونے کی دعوت دی۔

انسانی تاریخ میں مکروفریب، تحریف و خیانت اور حیلہ سازی کے لیے بطور خاص یہود و نصاریٰ کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اول یہود اپنے آپ کو آج تک ”خدا کے منتخب بندے“ ہونے کے دعوے دار ہیں۔ مگر اس کے باوجود احکام الہی سے روگردانی کرنا اور طرح طرح کی حیلہ سازی اور تحریف کے ذریعے اپنی نفسانی خواہش کی تکمیل کے لیے ہمہ وقت مستعد رہنا ان کا قومی اور انفرادی ویلہ ہے۔ یہود کی پیروی میں نصاریٰ بھی ان ”افعال و کردار“ کے مظاہرے میں کسی بھی طرح ان سے کم نہیں ہیں، بلکہ اب ان سے چار ہاتھ آگے ہیں۔ قرآن کریم جو اللہ رب العزت کا سب سے آخر میں نازل کلام ہے اس میں ان تمام لوگوں کے افعال و کردار کو اجاگر کیا گیا ہے اور اس بات کی خاص طور سے اس میں نشان دہی کی گئی ہے کہ یہ لوگ حق قبول کرنے کے بجائے حق کی مخالفت میں کیسی کیسی حیلہ سازی اور تحریف و خیانت سے کام لیتے رہے ہیں۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سلسلہ نبوت و رسالت کی آخری کڑی صلابت ختم نبوت و رسالت خاتم الانبیاء مرشد  
اعظم حضور اقدس ﷺ نے اعلان نبوت کے بعد اپنی ۲۳ سالہ زندگی کے ملکی اور مدنی دور  
میں ”دعوت و ارشاد“ کا عظیم الشان فریضہ انجام دینے کے ساتھ ساتھ اپنے اصحاب، احباب،  
اہل بیت اور پیروکاروں کا تزکیہ نفس بھی کرتے رہے۔ تاکہ ان مزی افراد کے وسیلے سے  
ایک صالح مسلم معاشرہ وجود میں آئے۔ آپ کی جملہ مساعی سے ریاست مدینہ کی تشکیل ایسی  
طرح کے صالح افراد سے ہوئی۔ تاریخ میں خیر القرون سے تعبیر کیا جائے والا یہ دور عہد  
رسالت مآب ﷺ، عہد خلفاء راشدین اور تابعین و تبع تابعین پر مشتمل ہے۔ مگر اسلام  
دشمن طاقتوں نے اسلام کی تبلیغ کو روکنے اور مسلمانوں کے آپسی اتحاد و اتفاق کو ختم کرنے کے  
لیے ان کے اندر رہی انتشار و اختلاف کا ماحول برپا کر دیا۔ آسان و عام فہم اسلامی تعلیمات اور  
رسم و رواج کو فلسفیانہ رنگ میں کچھ لوگ پیش کرنے لگے۔ بعض لوگ سماجی یا سیاسی غلبے کے  
لیے قرآن وحدیث کی من مانی تاویل و تشریح کرنے لگے۔ اور اُمت مسلمہ کے سوا او اعظم سے  
انحراف کر کے اسلاف کے متواتر عقیدے کے برخلاف مسلم معاشرے میں ایسے ایسے  
عقائد و نظریات کی تبلیغ کرنے لگے جن کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ فساد فی العقیہ  
کے اس نظریاتی و داخلی انتشار نے مسلم معاشرے کے اتحاد و اتفاق کو پارہ پارہ کیا۔ قتل و غارت  
گری کا بازار گرم ہوا۔ مسلم سلطنتوں کی ہوا اُکھڑ گئی۔ مخالفین اسلام کو تقویت ملی۔ اسلامی  
دعوت و تبلیغ کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔ آپسی انتشار کی وجہ سے تکفیر مسلم کافتنہ اٹھا جس کی  
وجہ سے پوری دنیا میں مسلمان کمزور ہو گئے اور رفتہ رفتہ ان پر اسلام مخالف قوتیں غالب  
آ گئیں۔ اُمت مسلمہ جو عالمی ”امامت“ کے لیے تیار کی گئی تھی، وہ اب ان خانگی فتنوں کی وجہ  
سے مغرب کی ”مقتدی و مقلد“ بن کے رہ گئی۔

سوا اعظم سے انحراف کر کے مسلم معاشرے میں اپنے خود ساختہ اسلام کے عقائد و  
نظریات پیش کرنے والے افراد اور علما جو دراصل اسلام دشمن طاقتوں کے درپردہ آگہ کار ہیں،

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انہوں نے اپنے موقف کی حمایت میں اور امتِ اسلامیہ کے سوا اِک عظیم کو کافر و شرک گرداننے کے لیے کتبِ اسلاف میں تحریف و خیانت کر کے شائع کرنا شروع کر دیں۔ یہ دراصل یہود و نصاریٰ کا فعل ہے جو عہدِ رسالت میں اہل حق کی مخالفت میں یہ کام انجام دیا کرتے تھے۔ جس پر قرآن کریم کی اکثر آیات شاہد ہیں۔ قرآن کریم اللہ رب العزت کی آخری کتاب ہے اور جس کی حفاظت کا ذمہ خود رب تبارک و تعالیٰ نے اپنے ذمہ کر م پر لیا ہے، اس کے متن میں بھی تحریف کی سازش کی جا رہی ہے لیکن تحریف کرنے والے اپنے اس مذموم فعل میں تاقیام قیامت کامیاب نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ قرآن تو زبردست علیم وخبیر اور قدرت والے رب کریم کی حفاظت و نگہبانی میں ہے۔ سازش کرنے والے کئی جہتوں سے اس کتاب کو نقصان پہنچانے کی سازش کر رہے ہیں، مگر کامیاب نہیں ہو پا رہے ہیں۔ دنیا کے سامنے ان کی ساری قلمی کھل جاتی ہے۔ ان کے تمام کیے کرائے پر پانی پھر جاتا ہے۔ ذلت و رسوائی کے علاوہ ان کے ہاتھ اور کچھ نہیں لگتا۔ دنیاوی ناکامی کے علاوہ ان پر آخرت کی ناکامی مزید مسلط ہے۔

قرآن کریم نزول سے لے کر اپنے تکمیل تک ۲۳ سالہ طویل عرصے میں تحریری شکل میں منضبط ہوتا رہا اور اپنی ترتیب و تفہیم اور تدوین میں رسول کریم کی ہدایات ہی اس بات میں رہنما اصول رہے۔ آیاتِ قرآنی میں جب دشمنانِ اسلام تحریف کرنے کی اپنی تمام تر کوششوں میں واضح طور پر ناکام ہو گئے تو انہوں نے قرآن کی تفاسیر میں تحریف و خیانت کرنا شروع کیا۔ اسلاف کی تحریر کردہ کتبِ تفاسیر میں یہ نام نہاد موحدین حسبِ منشا تحریف کر کے شائع کرنے لگے۔ تحریف و خیانت اور تہذیبی عبارت کا یہ سلسلہ صرف شائع شدہ کتابوں تک ہی محدود نہیں رہا بلکہ نشر و اشاعت سے بڑھ کر مخطوطات تک یہ بات پہنچ گئی ہے۔ علاوہ ازیں بعض لوگ تو جعلی کتابیں دوسروں کے نام سے منسوب کر کے ان نام نہاد کتابوں سے اپنی تحریر و تصنیف میں حوالہ دے کر اپنا علمی رعب و دبدبہ قائم کرنے کی سعی ناکام کرنے لگے۔ کچھ اصحابِ قلم خود کتاب لکھ کر دوسروں کے نام سے شائع کر کے اپنے نظریات کی تبلیغ کافر بیضہ

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

انجام دے رہے ہیں، جو دراصل یہودیوں کا طریقہ خاص تھا۔ قدیم صحائف ساویہ کی تدوینی تاریخ پر نگاہ رکھنے والوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ..... ”جب یہود کے فرقوں میں باہمی مناظروں اور مباحثوں کا بازار گرم ہوا تو مناظرین نے اپنے مدعا کے مطابق کتابیں تصنیف کر کے ان کو انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب کر دیا۔“..... اور یہی کارنامہ آج بھی بعض حضرات انجام دے رہے ہیں۔ جو یہود و نصاریٰ اور باطل پرستوں کی خصلت ہے۔

کتابوں یا تحریروں میں ہو رہی تحریف و خیانت سے اُمتِ مسلمہ کو باخبر رکھنے کے لیے حمیتِ حق میں سرگرم اصحابِ قلم نے ہمیشہ سے ہی اس کو اپنا موضوع بنایا اور کسی نہ کسی اعتبار سے سواو اعظم کو اس فتنے سے آگاہ کرتے رہے۔ موصوف مصنف نے اپنے پیشِ لفظ ان اسلاف کا تذکرہ کیا ہے۔ حال ہی میں ایک معروف عالمِ دین حضرت علامہ محمد منشا تابش قصوری (لاہور، پاکستان) نے ”دعوتِ فکر“ تحریر فرما کر اور اس میں مخالفینِ اہلِ سنت کی کتب کے عکسی نقول دے کر ان کی تحریف و خیانت اور حیلہ سازی کو طشت ازبام کیا ہے۔ علامہ فاروق القادری صاحب نے ”انفاس العارفین“ کے مقدمہ میں بطور خاص شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ کی تصانیف میں مخالفین کے ذریعے کی گئی دسیہ کاریوں کا بھرپور ذکر کیا ہے۔ محبت گرامی ڈاکٹر سید علیم اشرف (استاذ شعبہ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، حیدرآباد) نے اپنی معرکہ الآرا کتاب ”جائزہ“ میں شاہ ولی اللہ صاحب علیہ الرحمہ کی تحریروں کی گئی ایک تحریف کی نشان دہی آزاد انلب ریری (اے۔ ایم۔ یو) کے ایک مخطوطے کے ذریعے کی ہے۔ ماضی قریب میں القول الجلی کے مقدمے میں بھی شیخ الاسلام حضرت علامہ شیخ ابوالحسن زید فاروقی علیہ الرحمہ نے اسلافِ اہل سنت کی بعض کتب و تحریروں میں تحریف و خیانت کو واضح کیا ہے۔

پیشِ نظر کتاب ”تحریفات“ جو اردو میں آپ کے ہاتھوں میں ہے دراصل اس کا موضوع بھی تحریف و خیانت اور تلذیس و حیلہ سازی کو اجاگر کرنا ہے۔ یہ کتاب ستمبر ۲۰۱۰ء میں

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن، نئی دہلی کے تحت انگریزی میں "FABRICATIONS" کے نام سے شائع ہوئی، جو کل ۲۰۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتاب کی اہل علم کے درمیان بڑی پذیرائی ہوئی اور یہ کتاب ہندوپاک میں ہاتھوں ہاتھ لی گئی۔ بعض حضرات نے یہ محسوس کیا کہ یہ کتاب اردو میں بھی ہونی چاہیے۔ لہذا اسے اردو میں بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

تاریخ کتاب کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ مصنف کتاب فضل اللہ صابری چشتی کسی دینی مدرسے کے طالب علم نہ ہونے کے باوجود اسلامی علوم کے مختلف شعبہ جات جیسے علم کلام، علم تفسیر، اصول تفسیر، علم حدیث، اصول علم حدیث، اسماء رجال، جرح و تعدیل، سیر و تصوف، فقہ و اصول فقہ پر اچھی نگاہ رکھتے ہیں۔ مخطوطہ شناسی میں بھی ان کی اپنی ایک پہچان ہے۔ موصوف کا ہر ملاقاتی چاہے وہ اپنا ہوا یا پرلایا ان کی علمی شخصیت کا معترف ہے۔ موصوف پیشے سے انجینئر ہیں لیکن تبلیغ اسلام کے لیے ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں۔ اسی تبلیغی جذبے کے پیش نظر انہوں نے حمدت حق میں کئی معرکہ الآرا کتابیں بھی تصنیف کی ہیں، جن میں سے کئی ایک زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں اور بعض زیر ترتیب و اشاعت ہیں۔ موصوف انگریزی میں ہی زیادہ لکھتے ہیں جو دراصل وقت کی ضرورت ہے۔

پیش نظر کتاب "تحریفات" میں فضل اللہ صابری چشتی نے مخالفین اہل سنت کی جانب سے کی گئی مختلف تحریف و خیانت اور تلمیس کو مختلف زمرہ بندی کے تحت اُجاگر کیا ہے۔ کئی نادرونیاب کتابوں کے عکس بھی اپنے موقف کی حمایت میں شامل کیے ہیں۔ مصنف نے ایک بڑا کام یہ کیا ہے کہ امام بخاری علیہ الرحمہ کی تالیف الادب المصفرود میں روایت کردہ ایک حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے لیے اصل مخطوطے کا نہ صرف عکس دیا ہے بلکہ اس کی حمایت میں ابن تیمیہ کی کتاب الکلمۃ الطیبہ کا عکس بھی شامل کیا ہے، جسے البانی نے ضعیف قرار دے کر الادب المصفرود کی موجودہ اشاعت سے خارج کر دیا ہے۔ موصوف مصنف کے اس جذبے کو سراہا جانا چاہیے کہ انہوں نے بڑی محنت و جاں فشانی سے اس کتاب کو تیار کیا ہے۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

زبان و ادب کے اعتبار سے بھی یہ کتاب ٹھیک ہے۔ ہاں کچھ جملوں اور عبارتوں کو اور بھی بہتر بنایا جاسکتا تھا مگر کتاب جلدی میں شائع کرنے کی غرض سے ہو سکتا ہے اور توجہ مبذول نہ ہو سکی ہو۔

اسلوب زبان و ادب سے قطع نظر میں تارئین کو یہ بتانا چاہوں گا کہ مصنف نے کتاب کی تیاری میں کس قدر محنت کی ہے انہوں نے اس علمی و تحقیقی کتاب کو تارئین کے سامنے پیش کرنے میں کس قدر تلاش و جستجو سے کام لیا ہے اس کا وہی لوگ اندازہ کر سکتے ہیں جو لکھنے پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں ورق گردانی کے بعد اس کتاب کی کئی ایسی خوبیاں سامنے آئیں جسے میں اپنے تارئین کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں۔ مگر عدم افرضی اور طوالت کے خوف سے اس کے متعلق تفصیلی گفتگو نہیں کروں گا۔ ہاں صرف تین خوبیوں کی طرف ضرور اختصار کے ساتھ اشارہ کرنا چاہوں گا۔

(۱) موصوف مصنف نے جہاں جہاں اکابرین اہل سنت یا اس دور کے کسی غیر اہل سنت عالم کا ذکر کیا ہے ان کے نام کے ساتھ ان کے سنہ وصال یا وفات کا ذکر بھی کیا ہے جو سنہ ہجری میں ہے کاش سنہ ہجری کے ساتھ ساتھ سنہ عیسوی کا بھی ذکر کر دیتے تو عصر حاضر کے قضاے کے مطابق بڑا ہی اچھا ہوتا۔

(۲) سورہ نساء کی آیت نمبر ۶۴ کے ضمن میں بیان کردہ حدیث جو عقیلی کے ذریعہ روایت کی گئی ہے جسے منکرین عظمت رسالت انکار کرتے ہیں اس کی تائید میں فصل اللہ صابری چشتی صاحب نے ۲۳ مستند حوالوں کو نقل کر کے قاری کو حیرت میں ڈال دیا ہے۔ اس سے ان کے تلاش و جستجو کے جذبے کا پتہ چلتا ہے۔

(۳) حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کردہ یا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) والی حدیث جسے منکرین اہل سنت ضعیف قرار دیتے ہیں اور اس روایت کا انکار کرتے ہیں اس حدیث کی تحقیق میں موصوف نے بے پناہ اپنی علمی صلاحیت کا مظاہرہ

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیا ہے۔ اس حدیث پہ ان کی تجزیاتی تحریر لائق مطالعہ ہے۔ یہ پوری بحث تقریباً ۳۸ صفحات پر مشتمل ہے علاوہ ازیں عکسی بھی شامل ہیں۔

اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

میں آخر میں فضل اللہ صابری چشتی کے لئے بارگاہ رب العزت میں مخدوم دو جہاں علاء الدین علی احمد صابری کلیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وسیلہ سے دعا گو ہوں رب کریم انہیں ہمیشہ صحت و عافیت کے ساتھ رکھے تاکہ یہ دین کا کام بحسن خوبی انجام دے سکیں۔ آمین بجاہ سید المرسلین

خاک پائے چشت اہل سنت

نوشاد عالم چشتی علیگ

علی گڑھ یو پی



## پیش لفظ

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ.

(سورہ الحجۃ، ۱۵: ۹)

بے شک ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے اور بے شک ہم ہی اس کی حفاظت کرنے

والے ہیں۔

اللہ رب العزت کا یہ وعدہ ہے کہ وہ قیامت تک قرآن کو محفوظ رکھے گا۔ اس لیے دنیا کی دیگر مذہبی کتابوں کے برعکس قرآن مجید آج بھی من و عن محفوظ ہے۔ خدا نہ کرے (حالانکہ یہ ممکن نہیں) اگر دنیا میں قرآن حکیم کے جتنے بھی مطبوعہ نسخے موجود ہیں، وہ غائب ہو جائیں یا کر دیئے جائیں پھر بھی لاکھوں حفاظ کے سینوں میں یہ قرآن محفوظ ہے، اسے فوراً ہی دوبارہ لکھا جاسکتا ہے۔ دنیا کی کسی اور مذہبی کتب کو یہ امتیاز و خصوصیت حاصل نہیں۔

مصر کا ایک قطبی نصرانی جو راشد خلیفہ کے نام سے مشہور ہوا (اصل نام رچرڈ کیلف Richard Kalif) ہے، اُس نے ”۱۹“ نمبر کا ایک نظریہ ایجاد کیا جس کے مطابق قرآن شریف کی ہر آیت اور حروف ”۱۹“ سے تقسیم ہوتے ہیں۔ اُس نے اپنے اس مذموم دعوے کو سچا ثابت کرنے کے لیے قرآن شریف میں تحریف کرنے کی کوشش کی اور سورہ توہ کی آخری دو آیتیں نکال دیں۔

راشد خلیفہ کا کفر اُس وقت سامنے آیا جب اُس نے یہ لکھا کہ ”نبرئیل کے ذریعے مجھے اس بات کے اعلان کا حکم ہوا ہے کہ میری موت کے بعد کثیر تعداد میں لوگ مجھے مسیح تسلیم کریں گے، وہی مسیح جس کا انتظار یہودی کرتے آئے ہیں۔ وہی مسیح جس کا انتظار نصرانی کرتے آئے ہیں، اور وہی مہدی جس کا انتظار مسلمان کرتے

۱۔ (مزید تفصیلات کے لیے اس موضوع پر میری آنے والی کتاب کا مطالعہ کریں۔)

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آئے ہیں۔ میں اللہ کا رسول ہوں، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔“ ۲  
لیکن راشد غلیظہ کو مسلمان تو دور، یہود و نصاریٰ نے بھی اس کی بات کا اعتبار نہیں کیا اور اسے رسول نہیں مانا۔ تاریخ اسلام سے یہ بات ثابت ہے کہ نزول کے ابتدائے ہی قرآن کے حفظ کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔ آگے چل کر اس مقصد کے لیے مختلف جگہوں پر حفظ کی درس گاہیں قائم کی گئیں۔ ان درس گاہوں میں طلباء نے قرآن تجوید و قرأت کے ساتھ اپنے ان اساتذہ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کر کے سیکھا جنہوں نے اپنے اساتذہ سے سیکھا اور یہ سلسلہ ایک تسلسل کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تک پہنچتا ہے۔

قرآن واحد ایک ایسی کتاب ہے جو زبانی و تحریری دونوں ہی حالتوں میں محفوظ ہے۔ قرآن کے بعد اسلامی شریعت کا ثانوی ماخذ سنت رسول ہے۔ سع اسلامی زندگی پر عمل پیرا ہونے کے لیے دونوں ہی مصادر لازم و ملزوم ہیں۔

جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کو محفوظ رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ یہ وعدہ سنت رسول کے لیے بھی صادر ہوتا ہے۔ کیوں کہ سنت نبوی ہی قرآن مجید کی عملی صورت و تشریح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کے ذریعے سنت نبوی کی حفاظت فرمائی۔ صحابہ کرام نے سنت نبوی کو اپنی زندگی میں نہ صرف عملی طور پر اپنایا بلکہ حضور ﷺ کے ہر قول و فعل اور آنا کو محفوظ کر کے تابعین اور تبع تابعین کے ذریعے آگے بڑھایا۔

امت محمدیہ میں جب موضوع اور ضعیف احادیث کا چلن شروع ہوا، تب اللہ تعالیٰ نے ایسے افراد کو پیدا کیا جن کا علمی استحضار، قوت حافظہ اور تجرباتی مہارت ناقابل بیان ہے۔ یعنی حدیث کے لاموں کو لاکھوں احادیث متین و اسناد، راویوں کی سوانح کے ساتھ ازبر تھیں۔ ان افراد نے مستند صحیح احادیث کے حصول کے لیے دنیا کے مختلف حصوں کا سفر

---

جع راشد غلیظہ ناباشر نامہ ”سب مشن پرس پیکلیو“ (Submission Perspective) ستمبر ۱۹۸۹ء، سع سنت میں رسول اللہ ﷺ کے اعمال، اقوال اور تقریر (جس پر رسول اللہ ﷺ نے سکوت فرمایا) شامل ہیں

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کیا اور محدثین سے ملاقات کر کے احادیث حاصل کیں، بڑی عرق ریزی اور تلاش و جستجو کے بعد ان میں سے صرف صحیح احادیث پر مشتمل کتب تحریر فرما کر انہیں محفوظ فرمادیں۔  
ضعیف اور کذب راویوں سے روایت کی گئی احادیث کو صحیح حدیث سے امگ کیا۔ ہر راوی کی سوانح عمری، حافظہ، عدل وغیرہ کی بنیاد پر جرح و تعدیل کے عظیم فن کی بنیاد ڈالی جسے ساء رجال کے نام سے جانتے ہیں۔

گزشتہ چودہ سو سال میں محدثین نے علوم حدیث پر ہزار ہا کتابیں تحریر کی ہیں۔ یہ اور کثیر تعداد میں صرف ایسی کتابیں تحریر کیں جن میں موضوع احادیث کی نشان دہی کی گئی ہے۔ ان محدثین کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت فرمائی۔  
اسلام ہر شخص کو علم حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے اور جہالت کی مذمت کرتا ہے۔  
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذَا قِيلَ انْشُرُوا فَاَنْشُرُوا وَاَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا  
بِالْكِتَابِ جَاهِدُوا (سورۃ مجادلہ، ۵۸: ۱۱)

”اور جب تم سے کہا جائے، کھڑے ہو تو کھڑے ہو جایا کرو اللہ تم میں سے کامل  
مؤمنوں کے اور علم والوں کے درجات بلند فرمائے گا۔“

حضرت ﷺ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک طویل حدیث میں  
فرمایا: ”جو شخص علم کی تلاش میں جدوجہد کرے گا، اللہ تعالیٰ اُس کے لیے وہ راستہ آسان  
کرے گا جس سے وہ جنت کی طرف جائے گا۔“ ۱

علم حدیث کی علومات کے لیے دیکھیں: ”حدیث نبوی“ از مولانا نعمان احمد ازہری، ناشر کتب خانہ  
امجدیہ دہلی

۱ مثلاً: البحر وجین من الحمد شین از ابن حبان (متوفی ۳۴۴ھ)، کتاب الموضوعات از ابن الجوزی (متوفی  
۵۹۷ھ)، تلخیص الموضوعات از امام الذہبی (متوفی ۴۸۸ھ)، المصنوع از ملا علی القاری (متوفی  
۱۰۱۴ھ)

۲ صحیح مسلم: کتاب الذکر

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سیدنا انس ابن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”علم حاصل کرو اور اسے لوگوں تک پہنچاؤ۔“

چونکہ اسلام نے حصول علم کے لئے بہت اہمیت دی ہے۔ اسی لیے روزِ اوّل ہی سے مسلمان تفسیر، حدیث، فقہ، صرف و نحو، کلام، منطق، تصوف، حساب، جغرافیہ، طب، فلکیات وغیرہ وغیرہ علوم کے حصول و تحفظ میں جٹ گئے۔ اُن کا یہ علمی ذخیرہ آج بھی مطبوعہ کتب و مخطوطات کی صورت میں دنیا کی مختلف کتب خانوں میں موجود ہے۔

قرآنی تفاسیر و احادیثِ رسول ﷺ کا ذخیرہ جب شائع ہو کر منظرِ عام ہونے لگا تو دشمنانِ اسلام نے سازشوں کے تحت اسلامی کتابوں میں تحریف کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آئیے دیکھیں قرآن حکیم اس عملِ تحریف کے متعلق کیا ارشاد فرماتا ہے:

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور دیدہ دانستہ حق کو نہ چھپاؤ۔ (سورہ بقرہ، ۲: ۴۲)  
(اے مسلمانو!) کیا تم یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ (یہودی) تمہاری خاطر ایمان لے آئیں گے؟ حالانکہ ان کا ایک فرقہ اللہ کا کلام سننا تھا پھر اُس کو سمجھنے کے باوجود اس میں دانستہ تبدیلی کر دیتا تھا۔ (سورہ بقرہ، ۲: ۷۵)

اے اہل کتاب! تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور کیوں حق کو چھپاتے ہو؟ حالانکہ تم جانتے ہو۔ (سورہ آل عمران، ۳: ۷۱)

اور بے شک ان میں سے ایک گروہ کتاب (تورات) پڑھتے وقت اپنی زبانوں کو مروڑ لیتا ہے تاکہ تم یہ گمان کرو کہ یہ کتاب کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور وہ کہتے ہیں کہ وہ اللہ کی طرف سے (مَزَّل) ہے، حالانکہ وہ اللہ کی طرف سے (مَزَّل) نہیں ہے اور وہ دانستہ اللہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ (سورہ آل عمران، ۳: ۷۸)

یہودیوں میں سے کچھ لوگ اللہ کے کلمات کو ان کی جگہوں سے پھیر دیتے ہیں اور

بے سمن ترمذی: حدیث ۱۰۷

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہتے ہیں ہم نے سنا اور نافرمانی کی، (اور آپ سے کہتے ہیں) سنیے آپ نہ سنائے گئے ہوں اور اپنی زبانیں مروڑ کر دین میں طعنہ زنی کرتے ہوئے راعنا کہتے ہیں اور اگر وہ کہتے ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی اور آپ ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو یہ ان کے لیے بہتر اور درست ہوتا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے کفر کے سبب ان پر لعنت فرمائی ہے سو ان میں سے کم لوگ ہی ایمان لائیں گے۔ (سورہ نسا، ۴: ۶۶)

اے رسول! آپ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کریں جو کفر میں تیزی کے ساتھ سرگرم ہیں، ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے مونہوں سے کہا ہم ایمان لے آئے، حالاں کہ ان کے دل مومن نہیں ہیں اور بعض یہودی ہیں جو جھوٹی باتیں بہت زیادہ سنتے ہیں اور ان لوگوں کی باتیں بہت زیادہ سنتے ہیں جو آپ کے پاس نہیں آئے، (اللہ کے) کلام کو اس کی جگہوں سے بدل دیتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اگر تمہیں یہ (حکم) دیا جائے تو اس کو مان لو، اور اگر یہ (حکم) نہ دیا جائے تو اس سے اجتناب کرو، اور (اسے مخاطب) جسے اللہ فتنے میں ڈالنا چاہتا ہے تو تو ہرگز اس کے لیے اللہ کے مقابلے میں کسی چیز کا کلام نہیں ہوگا، یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں فرمایا، ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔ (سورہ مائدہ، ۵: ۴۱)

قرآن حکیم کی ان آیات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہود و نصاریٰ کی یہ نادت رہی ہے کہ وہ کتابوں میں تحریف کرتے آئے ہیں۔

اسلامی کتب میں تحریفات کا ذکر امام ابوالقاسم قشیری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۵۶ھ) نے اپنی کتاب میں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”لوگوں نے امام الاشعری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۳۲۴ھ) کی کتاب الابانۃ عن اصول المدینۃ میں تحریف کر کے ان کی طرف ایسے اقوال منسوب کیے ہیں، جن سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ ایسے اقوال نہ ان کی دیگر کتابوں میں ملتے ہیں، نہ ہی ان کے طلباء نے روایت

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



کی ہے۔ یہ سب تحریفات کا نتیجہ ہے۔“ ۱

الابانۃ میں تحریف کا ذکر امام سبکی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۷۷ھ) نے بھی کیا ہے۔ ۲  
اسی طرح امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ) کی کتابوں میں نہ صرف تحریفات  
کی گئیں بلکہ کئی کتابیں گڑھ کر اُن کی طرف منسوب کر دی گئیں۔ (اس پر اتم الحروف کا ایک  
مقالہ ماہ نامہ کنز الایمان، جولائی ۲۰۱۰ء میں ”کیا مکاشفۃ القلوب امام غزالی کی تصنیف  
ہے؟“ شائع ہوا ہے۔ تارمین اس کا مطالعہ کریں) ۱۰

امام ابن حجر اہمقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۷۷۴ھ) نے تحریر کیا ہے کہ شیخ عبد القادر  
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۶۱ھ) کی مشہور کتاب غنیۃ الطالبین میں بھی تحریف کی گئی  
ہے۔ ۱۱

امام عبد الوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۹۷۳ھ) نے شیخ محی الدین ابن عربی  
رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۳۸ھ) کی کتب میں متعدد جگہوں پر تحریفات کا ذکر کیا ہے۔ ۱۲  
امام علاء الدین الحسکفی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۸۰۸ھ) نے ثابت کیا ہے کہ شیخ محی  
الدین ابن عربی کی کتابوں کو یہودیوں نے تحریف کیا ہے۔ ۱۳  
امام شعرانی لکھتے ہیں کہ اُن کی زندگی میں ہی اُن کی اپنی کتابیں تحریف کر دی گئی  
تھیں۔ ۱۴

۱ شکایۃ اهل السنة بحکایۃ ما نالہم من المحدثۃ از امام القشیری جس کو امام ابن عساکر  
(متوفی ۵۷۱ھ) نے اپنی کتاب تبیین کذب المفسرین میں صفحہ نمبر ۱۱۱، مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔

۲ طبقات الکبریٰ، ج ۳، ص ۴۰۳-۴۰۴

۳ مزید معلومات کے لیے دیکھیے ”مؤلفات الغزالی“ از عبد الرحمن بدوی سن اشاعت ۱۹۷۷ء، کویت

۴ الفتاویٰ المدنیۃ از امام ہاشمی، ص ۱۲۹، مطبوعہ مصر

۵ ایواقت الجواہری بیان عقائد الاکابر از امام اشعرائی

۶ الدر المنثور، باب: کتاب المرتد، ج ۴، ص ۴۲۳

۷ ایواقت الجواہری بیان عقائد الاکابر از امام اشعرائی

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۱۷۶ھ) کی کتابوں میں نہ صرف شیعہ اور وہابی (نام نہاد اہل حدیث) فرقوں نے تبدیلیاں کیں، بلکہ کئی کتابیں گڑھ کر ان کے نام سے منسوب کر دی گئیں۔ یہ کتابیں شاہ ولی محدث دہلوی کے وصال کے بعد شائع ہو کر منظر عام پر آئیں۔ ۱۵۔ اسی طرح کی تحریفات ان کے صاحب زادے شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۳۸ھ) کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان کی تصنیف تحفۃ اثنا عشریہ ان کی زندگی میں ہی تبدیل کر دی گئی تھی (۱۶)۔

کتابوں میں ہیر پھیر، تبدیلیوں اور تحریفات کی کئی وجوہات ہیں۔ مثلاً امام الاشعری علیہ الرحمہ کی کتاب الابانۃ اور شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ کی کتاب غنیۃ الطالبین میں ان لوگوں نے تحریف کی جو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بغض رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کی تجسیم کے قائل تھے۔ ان کتابوں میں تحریفات کا یہ دیگر کتب کے مطالعے سے بھی واضح ہوتا ہے۔ مثلاً امام بیہقی علیہ الرحمہ (متوفی ۴۵۸ھ) لکھتے ہیں:

”امام الاشعری اسلاف کے اماموں جیسے امام ابوحنیفہ اور امام سفیان ثوری کی حمایت کیا کرتے تھے۔“ ۱۸۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ان باتوں سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ الابانۃ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے خلاف جو کچھ لکھا ہے، وہ بعد کی تحریف ہے۔ جس کا امام اشعری سے کوئی تعلق نہیں۔ اسی طرح شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی اصل تصنیف شدہ کتابوں میں جو

۱۵۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: شاہ ولی اللہ اور ان کا خاندان، صفحہ ۵۶۔ از مولانا حکیم محمود احمد برکاتی۔ ..... شاہ ولی اللہ صاحب کے عقائد اور نظریات جاننے کے لیے القول المکملی از شاہ عاشق بھٹلی مع پیش لفظ از شاہ ابوالحسن زید فاروقی، مطبوعہ خانقاہ کاکوریہ، کاکوریہ کا مطالعہ کریں۔

۱۶۔ حوالہ مذکورہ بالا، صفحہ ۵۷۔

۱۷۔ اللہ تعالیٰ کو جسم، مقام اور انسانی صفات سے منسوب کرنا۔

۱۸۔ رسالۃ اہل عید عبدالملک۔ از امام بیہقی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تحریریں ملتی ہیں وہ مخرف کتابوں کے برعکس ہیں۔ ۱۹

ان تحریقات کے پاس پشتِ مخرفین کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ غلط عقائد و نظریات کو بزرگانِ دین سے منسوب کر کے اُمتِ مسلمہ کو یہ تاثر دیا جائے کہ سابقہ علماء و بزرگانِ دین بھی وہی عقائد و نظریات کے حامل تھے، جن پر آج وہ قائم ہیں۔

آسان لفظوں میں ان تحریقات کو مندرجہ ذیل اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

(۱) منظومات میں تحریقات، جس میں مخطوطے میں ہی لفظوں میں حذف و اضافہ کر دیا جاتا ہے۔

(۲) فرضی کتابوں اور اقوال کو کسی عالم یا بزرگ کی طرف منسوب کرنا۔

(۳) کتابوں کے نئے مطبوعہ نسخوں میں حذف و اضافہ۔

(۴) مترجم کا اُن عبارات کا ترجمہ تصداً چھوڑ دینا جو اُس کے عقیدے کے برعکس ہو۔

(۵) مترجم کا دورانِ ترجمہ اُن عبارتوں کا اضافہ کرنا جس سے محسوس ہو کہ یہ عبارت اصل مصنف کی ہے۔

(۶) جان بوجھ کر غلط ترجمہ کرنا۔

(۷) حوالہ دیتے وقت بحث کے صرف ایک طرفہ پہلو کو پیش کرنا جس سے اپنے نظریے کو تقویت پہنچے۔

(۸) تحقیق و تدوین اور تشریح کلام پر مصنف کی عبارتوں کو اپنے من مانی طریقے سے پیش کرنا۔

تحریقات کی اس آخری قسم کے بانی آج کے دور کے اہل حدیث محقق ناصر الدین اللہبانی (متوفی: ۱۴۲۰ھ) تھے، جنہوں نے ہر وہ حدیث جو ان کے خود ساختہ موقف کے خلاف تھی، اُس کو موضوع یا ضعیف قرار دیا۔ یہاں تک کہ انہوں نے صحیحین کی بہت سی احادیث کو بھی ضعیف قرار دیا۔ ۲۰

۱۹ دیکھیے انفاس العارفین از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی، اسپر پچول پبلی کیشن، دہلی

۲۰ ضعیف الجامع المصغیر وزیادۃ از اللہبانی، ج ۴، ص ۱۱۱، حدیث ۴۰۵۴

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ناصر الدین الالبانی کے بعد اُن کی تحریف کی اس قسم کو اُن کے شاگرد انجام دے رہے ہیں اور ہر وہ حدیث جو اُن کے وہابی نظریے کے خلاف ہو، اُس کو موضوع یا ضعیف قرار دے کر اپنی شائع کردہ کتابوں سے نکال رہے ہیں۔

آئیے اپنے دعوے کے اثبات میں ہم چند تحریفات کا ذکر اصل منطوط / کتاب کے عکس کے ساتھ ملاحظہ کریں۔



**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## (۱) تفسیر النہر الماد میں تحریف

امام ابو حنیفہ الندلی (م ۵۴۷ھ) نے دو مشہور تفسیریں تحریر کی ہیں۔ ایک تفسیر آٹھ جلدوں پر مشتمل البحر المحيط ہے اور دوسری تفسیر دو جلدوں میں النہر الماد ہے۔ تفسیر النہر الماد میں سورہ بقرہ کی آیت ۲۵۵ کے تحت امام اندلی لکھتے ہیں:

”احمد ابن تیمیہ جو کہ ہمارے ہم عصر ہیں، ان کی خود نوشت تحریر بنام کصاب العرش ہماری نظر سے گزری۔ جس میں میں نے لکھا ہوا پایا کہ اللہ کرسی پر بیٹھا ہے اور اُس نے حضور نبی کریم ﷺ کو اپنے ساتھ بیٹھانے کے لیے جگہ خالی رکھی ہے۔ تاج محمد بن علی عبد الحق البارباری نے بہلا پھسلا کر ابن تیمیہ سے یہ کتاب حاصل کی اور ہم نے اس عبارت کو اس میں پایا۔“ (النہر الماد، بن اشاعت ۴۰۷ھ، مطبع دار البیان، بیروت، لبنان) ۲۱

ابن تیمیہ کی اس عبارت کا ذکر امام تقی الدین سبکی الشافعی نے اپنی کتاب السیف الصقل، ص ۸۵ میں بھی کیا ہے۔

حاجی خلیفہ (م ۱۰۶۷ھ) نے اپنی کتاب کشف الظنون میں بھی ابن تیمیہ کی اس کتاب اور عبارت کا ذکر کیا ہے۔ (کشف الظنون، ج ۲، ص ۵۹۱) ۲۲

۱۹۱۰ھ میں مطبعة المعادۃ، مصر نے تفسیر البحر المحيط ۸ جلدوں میں شائع کی۔ جس کے حاشیے میں ۲ جلدوں والی تفسیر النہر الماد ساتھ ہی شامل کی گئی۔ اس نسخے میں امام اندلی نے ابن تیمیہ کے متعلق جو عبارت لکھی تھی، اس کو حذف کر دیا گیا۔ ۱۴۱۱ھ کے شائع کردہ نسخے (دار احیاء التراث العربی، لبنان) میں بھی یہ تحریف پائی جاتی ہے۔ عکس ملاحظہ کریں:

۲۱ ابن تیمیہ کے متعلق مزید معلومات کے لیے مطالعہ کریں: علامہ ابن تیمیہ اور ان کے ہم عصر علما از مولانا شب ابوالحسن زید فاروقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، ماہر شراہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی

۲۲ برصغیر میں ابن تیمیہ کا ابتدائی اثر جاننے کے لیے صدر الافاضل علامہ نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ کی کتاب ”الطیب البیان فی ردّ فتویٰ الایمان“ پر گرامی قدردان کنز نوشت عالم چشتی علیگ کا تحریر کردہ مقدمہ ”تاریخ محاسبہ فتویٰ الایمان کا مطالعہ کریں۔ ص ۷۹، بن اشاعت ۱۴۱۹ھ، ماہر مکتبہ نعیمیہ، دہلی

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## الجزء الاول

### من التفسير الكبير المسمّى بالجبر المحيط

تأليف أوحّد البلقاء المحققين وعبدّة الضعفاء والمفتن أشير الدين أبي عبد الله  
محمد بن يوسف بن علي بن يوسف بن حسين الاستدليسي الغزنائي  
الجبلي الشهير بابي حسين المولود في سنة ١٥٤ هـ المتوفى  
بالقاهرة سنة ٧٥٤ هـ رحمه الله ويؤاذه دار رضاء أمين

وبها ميثبه لتفسير ابن جليلان \* أحدهما النهر المسمى بالبحر لا في حسين  
أيضاً \* وثانيهما كتاب الدر اللقيط من البحر المحيط لتلميذ أبي  
حسين الامام شجاع الدين أبي محمد أحمد بن عبد القادر بن أحمد  
بن مكتوم القيسري الحنفي النجفي المولود سنة ٦٨٢ هـ  
المتوفى سنة ٧٤٩ هـ \* مجموعاً للنهر يصدّد الصحيفة مفصلاً  
ببينه وبين الدر اللقيط بجداول

الطبعة الثانية

١٤١١ هـ - ١٩٩٠ م

جميع الحقوق محفوظة

دار آية الله العظمى

مشهد - لبنان

Click For More Books

﴿وَمَا يَدَّبَّرُوا﴾

﴿خَلْقِهِمْ﴾ صَبْرُ الْجَمْعِ عَلَيْهِمْ مَاوَهُمُ الْخَلْقُ لَيْتَ مِنْ يَغْفُلُ لِمَعْرِ الصَّغِيرِ جَمْعٌ مِنْ يَغْفُلُ وَهُوَ عَالِمٌ عَلَى مَنْ يَغْفُلُ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ مَرَاةٌ لِقَوْلِهِ مِنْ ذَلِكَ قَالِ إِنْ عَاسَ مَايُنَ ابْنُ عِمْرَانَ وَمَا يَدَّبَّرُوا أَمْرَ الْأَنْبِيَاءِ وَمَا يَدَّبَّرُوا أَمْرَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ يَنْظُرُونَ هَذَا كِتَابَهُ عَنِ الْأَحَادِثِ عَنِ نَعَالِ بَسَائِرِ الْخَلْقِ مِنْ جَمِيعِ الْجِهَاتِ وَكَيْ يَهْتَمُّ الْجَاهِلِينَ عَنِ سَائِرِ الْجِهَاتِ لَأَحْوَالِ الْمَعْلُومَاتِ وَالْأَحَادِثِ تَقْتَضِي الْحَقِيقَ

﴿وَمِنْ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ رَحْمَتُهُمَا وَالْكَرْسِيُّ جِسْمٌ عَظِيمٌ بَعْدَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَخَارُ الْفَعَالِ الْقَصْدُ نَصْرُ عِظَةِ الْفَوْزِ بِرِهِ خَاطِبُ الْخَلْقِ فِي نَعْرِجِهِ ذَلِكَ بِمَا عَادَوْهُ فِي مَوَاقِعِهِ وَعِظَاتِهِمْ أَيْ دِي الْحَدِيثِ مَا السَّمَاوَاتِ السَّعْيُ فِي الْكَرْسِيِّ الْأَكْبَرِ سَعْيُ النَّفْسِ فِي

مَعَادِ وَأَوَّلُهَا الَّذِي يَصْرِفُ بَعْضُ الْهَوَايَا أَنْ ذَالِقُو فَيْكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَوْضِعٌ رَفِيعٌ لَا تَسْتَعْدَاءُ وَالْمَوْضِعُ بَعْدُ هُوَ الْخَرَادُ بِمَعْنَى الْجِلَّةِ لَا يَنْدَابُ وَعِنْدَهُ مَعْمُولٌ لِيَنْفَعُ وَقِيلَ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ خَالِصًا لِلصَّغِيرِ فِي يَنْفَعُ يَكُونُ التَّقْدِيرُ يَنْفَعُ سَيَسْتَرِ اعْتِدَ وَضُفَّ بِأَنَّ الْمَعْنَى عَلَى يَنْفَعُ الْبَرِّ وَقِيلَ الْخَالِ أَفْوَى لَأَنَّهُ لَا يَنْفَعُ مِنْ هُوَ عِنْدَهُ وَفَرِيقٌ مِنْهُمَا عَنِ الْغَيْبِ وَأَبْدُو بِأَنَّهُ سَمْعٌ يَنْفَعُ وَالْيَا، فَحَاجَةُ هِيَ الَّتِي يَصْرِفُهَا بِالْخَالِ إِلَى أَحَدٍ يَنْفَعُ عِنْدَهُ الْأَمَانَةُ وَاللَّهُ ﴿وَمَا يَدَّبَّرُوا﴾ يَدَّبَّرُوا وَمَا يَدَّبَّرُوا خَلْقَهُمْ ﴿وَالصَّغِيرُ بِمَوْضِعٍ مَاوَهُمُ الْخَلْقُ وَغَلِبَ مَنْ يَغْفُلُ وَالصَّغِيرَانِ فِي أَيْدِيهِمْ وَخَلْقَهُمْ عَالِمَانِ عَلَى كُلِّ مَنْ يَغْفُلُ عَنْ نَفْسِهِ قَوْلُهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَهُ نَافِعٌ وَجُوزَ أَنْ يَعْطِينَ أَنْ يَبْعُدَ عَلَى مَا دَلَّ عَلَيْهِ مِنْ ذَاتِ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَنْبِيَاءِ وَقِيلَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ قَالَهُ مَقَاتِلُ وَمَايُنَ ابْنُ عِمْرَانَ وَأَمْرَ الْأَنْبِيَاءِ وَأَمْرَ الْمَلَائِكَةِ وَأَمْرَ الدُّنْيَا قَالَهُ نَافِعٌ وَفَتَادَةُ وَالْعَكْسُ قَالَهُ عَمَّادُ وَابْنُ جَرِيرٍ وَالْحَكْمُ عَنْ عَيْنِ السَّيِّدِ وَأَنْبِيَاءَهُ أَوْ مَايُنَ ابْنُ عِمْرَانَ وَمَا يَدَّبَّرُوا خَلْقَهُمْ وَمَا يَدَّبَّرُوا خَلْقَهُمْ أَوْ مَايُنَ ابْنُ عِمْرَانَ مَا أَظْهَرَهُ وَمَا يَدَّبَّرُوا خَلْقَهُمْ قَوْلُهُ الْمَوَارِدِيُّ أَوْ مَايُنَ ابْنُ عِمْرَانَ مَا يَدَّبَّرُوا إِلَى الْأَرْضِ وَمَا يَدَّبَّرُوا مَا فِي السَّمَاوَاتِ أَوْ مَايُنَ ابْنُ عِمْرَانَ خَاضِرُ مِنْ أَهْلِهِمْ وَأَحْوَالُهُمْ وَمَا يَدَّبَّرُوا مَا يَكُونُ أَوْ عَكْسُهُ كَرَدِّهِ الْقَوْلِ بِإِذَا الْفَرَاغِ فِي تَعْسِيرِهِ أَوْ مَايُنَ ابْنُ عِمْرَانَ الْمَلَائِكَةُ مِنْ أَمْرِ السَّمَاوَاتِ وَمَا يَدَّبَّرُوا أَمْرَ الدُّنْيَا وَالْعَكْسُ قَالَهُ عَمَّادُ أَوْ مَا يَدَّبَّرُوا وَمَا يَدَّبَّرُوا قَالَهُ مَقَاتِلُ وَالَّذِي يَنْظُرُونَ هَذَا كِتَابَهُ عَنِ الْأَحَادِثِ عَنِ نَعَالِ بَسَائِرِ الْخَلْقِ مِنْ جَمِيعِ الْجِهَاتِ وَكَيْ يَهْتَمُّ الْجَاهِلِينَ عَنِ سَائِرِ الْجِهَاتِ لَأَحْوَالِ الْمَعْلُومَاتِ وَالْأَحَادِثِ تَقْتَضِي الْحَقِيقَ جِهَاتٍ مِنْ أَحْاطَ عَلَيْهِمْ بِكَتَوْنِهِ صَرَفَ فِي الطَّهْرِ وَالْبَطْنِ وَأَنْتَ بَعْدَ ذَلِكَ جَمِيعُ جَسَدِهِ وَاسْتَعِينَ الْجِهَاتِ لَأَحْوَالِ الْمَعْلُومَاتِ فَالْمَعْنَى أَنَّهُ نَعَالِ عَالِمٌ بِسَائِرِ أَحْوَالِ الْخَلْقِ لَا يَعْزُبُ عَنْ شَيْءٍ فَلَا يَرُدُّ مَا يَنْبَغِي الْأَيْدِي وَلَا يَدَّبَّرُوا خَلْقَهُمْ شَيْءٌ مَعْنَى كَذَبُوا إِلَهُ ﴿وَلَا يَحْطِيقُونَ شَيْءٌ مِنْ عِلْمِهِ﴾ الْأَحَادِثُ تَقْتَضِي الْحَقِيقَ الشَّيْءُ مِنْ جَمِيعِ جِهَاتِهِ وَالْأَشْيَاءُ عَلَيْهِ وَالْمَعْنَى الْمَعْلُومَاتُ لِأَنَّ عِلْمَهُ لَا يَدَّبَّرُوا هُوَ سَعْيُهُ ذَلِكَ لَا يَنْفَعُ كِتَابَهُ فِي حَدِيثِ مَوْضِعٍ وَالْخَضِرُ مَا تَقْتَضِي عِلْمَهُ وَعِلْمُهُ لَا يَكْتَفِي هَذَا الْعَقُورُ مِنْ هَذَا الْبَحْرِ وَالْإِسْتِثْنَاءُ بِدَلِّ عَلَى أَنَّ الْمَرَادَ بِالْمَعْلُومَاتِ وَقَالُوا أَلَمْ يَغْفُرْ عَمَلَهُ جَنَابُ أَيْ مَعْلُومَاتٍ وَالْمَعْنَى لِقَوْلِهِمْ مَنْ الْعِلْبِ الَّذِي هُوَ مَعْلُومَاتُ الْأَشْيَاءِ أَنْ يَعْزُبُ عَنْهُ الْكَيْ وَقَالَ الرَّاجِحُ الْأَعْيَاءُ أَنْبَاءُ الْأَنْبِيَاءِ تَتَبَّعُوا لِقَوْلِهِمْ شَيْءٌ وَنَاشَأَ سَمْعُهُمْ بِحَيْثُ وَصَارَ تَعْلُقُ حُرِّ جَزْءٍ مِنْ جَنَسٍ وَاحِدٍ بِعَمَلٍ وَاحِدٍ ذَلِكَ عَلَى طَرِيقِ الْبَدَلِ تَعْقُوبُكَ لِأَمْرٍ بِأَحَدٍ لَا يَدَّبَّرُوا أَوَّلُ أَنْ يَفْتَرِ مَعْمُولُ شَأْنٍ أَنْ يَحْطِيقُوا بِهِ لَدَلَالَةِ قَوْلِهِ وَلَا يَحْطِيقُونَ عَلَى ذَلِكَ ﴿وَمِنْ رَبِّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾ فَرَأَى الْجَبُورُ وَسَعَى بِكُفْرِ السَّيِّئِ وَفَرَى شَادَاسُ كُفْرًا وَأَيْضًا أَدْوَسَ بِكُفْرَتِهَا وَضَمَّ الْعَيْنَ وَالسَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ بِالرَّفْعِ مَبْنًى وَخَبَرًا وَالْكَرْسِيُّ جِسْمٌ عَظِيمٌ يَسَعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ قَبْلُ هُوَ نَفْسُ الْعَرْشِ قَالَهُ الْحَسَنُ وَقَالَ غَيْرُهُ دُونَ الْعَرْشِ وَفَوْقَ السَّابِقَةِ وَقِيلَ تَحْتَ الْأَرْضِ كَالْعَرْشِ فَوْقَ السَّابِقَةِ وَقِيلَ الْكَرْسِيُّ مَوْضِعٌ فِي الرُّوحِ الْأَعْظَمِ أَوْ مَوْضِعٌ آخَرُ عَظِيمُ الْقُدْرَةِ وَقَبْلُ السُّلْطَانِ وَالْقُدْرَةُ وَالْعَرْشُ نَسَمَى أَصْلُ كُلِّ شَيْءٍ الْكَرْسِيُّ وَهِيَ الْمَثَلُ بِالْكَرْسِيِّ لِأَنَّ الْمَثَلُ فِي حَالِ حُكْمِهِ وَأَمْرُهُ نَسَمَى بِجَلْسِ عَلَيْهِ فَمِنْ أَسْمَاءِ مَا عَلَى سَبِيلِ الْحِجَازِ قَالِ الشَّاعِرُ

فَدَعَى الْقُدْرُوسُ مَوْلَى الْقُدْسِ • أَنْ أَمَا الْعِيَّاسُ أَوْ لِي نَفْسِ

Click For More Books

وقيل الكرسي المسمى بالكرسي من سبعة أركان على سبيل المثال  
 وبه يقال للمعلم كرامى لأنهم المعقد عليهم كإقبال أولاد الأرض وبه الكرامة وقال الشاعر  
 تحف بهم بعض الوجوه وعصية • كرامى بالأحداث حين شوب  
 أى تجمع وقيل الكرسي السر قال الشاعر  
 ماى بأمر لا كرسي • كانه • ولا يكرسى • علم الله مخلوق  
 وقيل الكرسي مجلس الملك على السموات والأرض وقيل قدر الله وقيل تدبيره حكمه  
 الماورى وقال هو الأصل المعقد عليه قال الغري من تكرر الشئ أكرس كعبه على بعض  
 وأكرسته أناه قال المعراج

يا صاح هل تعرف ربا مكرسا • قال نعم أعرف وأكرسا  
 • وقال آخر •

نحن الكرسي لأعدو الزن • أشبالى السائب والأشد

وقال الزمخشري في قوله وسع كرسيه أربعاً أوجاً جدها من كرسيه من سبيل من السموات والأرض  
 بسطته وسعة وما هو الاضواء برعظمه وتخييل فقط ولا كرسي فهو لا يحد ولا لا يحد ولا يحد ولا يحد  
 قدره والحق قدره والأرض جدها من سبيل من السموات والأرض بسطته وسعة وما هو الاضواء برعظمه  
 وقيل هو كرمي • وبه يقال للمعلم كرامى لأنهم المعقد عليهم كإقبال أولاد الأرض وبه الكرامة وقال الشاعر  
 تحف بهم بعض الوجوه وعصية • كرامى بالأحداث حين شوب  
 أى تجمع وقيل الكرسي السر قال الشاعر  
 ماى بأمر لا كرسي • كانه • ولا يكرسى • علم الله مخلوق  
 وقيل الكرسي مجلس الملك على السموات والأرض وقيل قدر الله وقيل تدبيره حكمه  
 الماورى وقال هو الأصل المعقد عليه قال الغري من تكرر الشئ أكرس كعبه على بعض  
 وأكرسته أناه قال المعراج  
 يا صاح هل تعرف ربا مكرسا • قال نعم أعرف وأكرسا  
 • وقال آخر •  
 نحن الكرسي لأعدو الزن • أشبالى السائب والأشد  
 وقال الزمخشري في قوله وسع كرسيه أربعاً أوجاً جدها من كرسيه من سبيل من السموات والأرض  
 بسطته وسعة وما هو الاضواء برعظمه وتخييل فقط ولا كرسي فهو لا يحد ولا لا يحد ولا يحد ولا يحد  
 قدره والحق قدره والأرض جدها من سبيل من السموات والأرض بسطته وسعة وما هو الاضواء برعظمه  
 وقيل هو كرمي • وبه يقال للمعلم كرامى لأنهم المعقد عليهم كإقبال أولاد الأرض وبه الكرامة وقال الشاعر  
 تحف بهم بعض الوجوه وعصية • كرامى بالأحداث حين شوب  
 أى تجمع وقيل الكرسي السر قال الشاعر  
 ماى بأمر لا كرسي • كانه • ولا يكرسى • علم الله مخلوق  
 وقيل الكرسي مجلس الملك على السموات والأرض وقيل قدر الله وقيل تدبيره حكمه  
 الماورى وقال هو الأصل المعقد عليه قال الغري من تكرر الشئ أكرس كعبه على بعض  
 وأكرسته أناه قال المعراج

نرس وفي الحديث أينما  
 ما الكرسي في العرش  
 لا تحققتن حديد القيس  
 في قلا من الأرض • ولا  
 بوجه حفظهما • أى لا ينفقه  
 حفظهما أى السموات  
 والأرض وهو كتابة عن  
 تنافه • شعله • حفظهما  
 وهو العلى العظيم •  
 بربه تعالى أى العلى  
 بوجه العظيم شأنه كل  
 من أولاد الأنصار قد  
 صرو بعضهم قديهود  
 بآلهم أن بكرهم  
 على الإسلام قتل

وكان آخر العتيق من الاله • فقط بمزوجة بماء زلال

وأكرس ذلك لانتفاء هذا الوصف قبل الخلق وبعد قيامهم إذ لا عظم له حيث قد لا يجوز زهدا القول  
 وقبل والجواب أنها صفة فعل كالحق والرق فلا يرم بالوقوع وقيل العلى الرفيع فوق خلقه تعالى  
 وقيل العلى الرفيع فوق خلقه تعالى وقيل العلى الرفيع فوق خلقه تعالى وقيل العلى الرفيع فوق خلقه تعالى

Click For More Books



مَعْمَدُ الطَّبَاعَةِ وَالنَّشْرِ وَالتَّوْزِيعِ

دَارُ الْحِجْنَانِ      مَوْسَسَةُ الْكِتَابِ الثَّقَافِيَّةِ

الطبعة الأولى  
١٤٠٧ هـ - ١٩٨٧ م



مَوْسَسَةُ الْكِتَابِ الثَّقَافِيَّةِ  
طَبَاعَةٌ، نَشْرٌ، تَوْزِيعٌ

هاتف: ٣١٥٧٥٩

ص.ب: ٥١١٥-١١٤

بيروت - لبنان

برقياً: الكيكو



دَارُ الْحِجْنَانِ

لِلطَّبَاعَةِ وَالنَّشْرِ وَالتَّوْزِيعِ

ش.م.م. بيروت - لبنان

ص.ب: ٥٢٧٩-١٦

هاتف ٣٤٨٢٥٢

**Click For More Books**

دقيق ولا جليل عبر بذلك عن الغفلة لأنه سببها . أولاً تحلة الآفات ولا التعبدات  
المذهلة عن حفظ المخلوقات .

﴿ له ما في السموات وما في الأرض ﴾ ما تشمل كل موجود وللام للملك  
﴿ من ذا الذي يشفع عنده إلا بإذنه ﴾ تقدم إعراب من ذا الذي في قوله من  
ذال الذي يقرض الله وهو استفهام في معنى النفي ، ولذلك دخلت الا ودلت هذه  
الجملة على وجود الشفاعة .

﴿ يعلم ما بين أيديهم وما خلفهم ﴾ ضمير الجمع عائد على ما وهم حتى  
غلب من يعقل فجمع الضمير جمع من يعقل وهو عائد على من يعقل من الأنبياء  
والملائكة مراعاة لقوله : من ذا الذي . قال ابن عباس : ما بين أيديهم أمر  
الآخرة ، وما خلفهم أمر الدنيا . والذين يظهر أن هذا كناية عن إحاطة عالمه تعالى  
بسائر المخلوقات من جميع الجهات . وكفي بهاتين الجهتين عن سائر الجهات لأحوال  
المعلومات والاحاطة تقتضي الخوف بالشيء من جميع جهاته .

﴿ ولا يحيطون بشيء من علمه ﴾ أي من معلوماته . لأن علمه تعالى  
لا يتبعض .

﴿ إلا بما شاء ﴾ أن يعلمهم به من المعلومات . وقرئ وسَّع فعلاً ماضياً بكسر  
السين وسكونها تخفيفاً .

وقرئ : ﴿ وسع كرسيه السموات والأرض ﴾ برفعها . والكرسي : جسم  
عظيم يسع السموات والأرض . واختار القفال أن المقصود تصوير عظمة لله  
وتقديره مخاطب الخلق في تعريف ذاته بما اعتادوه في ملوكهم وعظمائهم .  
« انتهى » . وفي الحديث . ما السماوات السبع في الكرسي إلا كدراهم سبعة ألقيت  
في ثُرس . وفي الحديث أيضاً : ما الكرسي في العرش إلا كحلقة من حديد ألقيت  
في فلاة من الأرض .

[وقرأت في كتاب لأحد بن تيمية هذا الذي عاصرنا وهو بخطه سماه كتاب  
العرش : إن الله تعالى يجلس على الكرسي وقد أدخل منه مكاناً يقعد فيه معه رسول  
الله ﷺ تحيل عليه التاج محمد بن علي بن عبد الحق البارباري وكان أظهر أنه داعية  
له حتى أخذه منه وقرأنا ذلك فيه] (١) .

## (۲) ”تفسیر ابن کثیر“ انگریزی نسخے میں تحریف

غیر مقلد ناشر دار السلام، ریاض نے حال ہی میں ”تفسیر ابن کثیر“ کا دس۰ جلدوں میں مخفف نسخہ شائع کیا ہے۔ اس نسخے میں غیر مقلدین نے ترجمہ کرتے وقت بعض عبارتوں کا نہ صرف غلط ترجمہ کیا ہے، بلکہ کچھ عبارتوں کا ترجمہ ہی نہیں کیا۔ انگریزی پڑھنے والے قارئین کو اس بات کا کبھی علم ہی نہیں ہو سکے گا کہ اصل ”تفسیر ابن کثیر“ میں کیا عبارت موجود ہے۔

یہاں پر ہم اپنے دعوے کے ثبوت میں ایسی دو تحریفات پیش کر رہے ہیں:

(الف) امام ابن کثیر سورہ الاعراف، آیت ۵۴ کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

”وَمَا قَوْلُهُ تَعَالَى: (ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ) فَلِلنَّاسِ فِي هَذَا الْمَقَامِ مَقَالَاتٌ كَثِيرَةٌ جَدَا لَيْسَ هَذَا مَوْضِعٌ بَسْطُهَا، وَأَمَّا نَسْلُكُ فِي هَذَا الْمَقَامِ مَذْهَبُ السَّلَفِ الصَّالِحِ مَالِكٍ وَالْأَوْزَاعِيِّ وَالشَّافِعِيِّ وَأَحْمَدَ إِسْحَاقَ بْنِ رَاهُوِيَةَ وَغَيْرَهُمْ مِنْ أُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ قَدِيمًا وَحَدِيثًا، وَهُوَ أَمْرٌ رَاسَخٌ كَمَا جَاءَتْ مِنْ غَيْرِ تَكْيِيفٍ وَلَا تَشْبِيهِ وَلَا تَعْطِيلٍ، وَالظَّاهِرُ الْمَتَبَادِرُ إِلَى أَذْهَانِ الْمُشَبِّهِينَ مِنْفَعِي عَنِ اللَّهِ، لَا يَشْبِهُهُ شَيْءٌ مِنْ خَلْقِهِ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ۔

ترجمہ: ”..... ہم اس بارے میں صرف سلف صالحین کا مسلک اختیار کرتے ہیں یعنی مالک، اوزاعی، ثوری، لیث بن سعد، شافعی، احمد، اسحاق بن راہویہ وغیرہم اور نئے پرانے ائمہ مسلمین اور وہ مسلک یہ ہے کہ اس پر یقین کر لیا جائے کہ بغیر کسی کیفیت و تشبیہ کے اور بغیر اس فوری خیال کی طرف ذہن لے جانے کے کہ جس سے تشبیہ کا عقیدہ ذہن میں آتا ہے۔ اور جو صفات خدا سے بعید ہے۔ غرض جو کچھ خدا نے فرمایا ہے بغیر اس پر

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کچھ خیال آرائی اور شبہ کرنے کے تسلیم کر لیا جائے اور چوں وجہ امیں نہ پڑیں کیوں کہ اللہ پاک کسی شے کے مشابہ اور مماثل نہیں ہے۔ وہ سمیع اور بصیر ہے۔“

انگریزی ترجمے میں مذکورہ بالا عبارت سے ان الفاظ کو حذف کر لیا گیا ہے جس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے جسمانیت کی نفی ہوتی ہے۔ واضح ہو کہ غیر مقلدین ”مجسمہ“ عقیدہ کے قائل ہیں جس کے مطابق وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو مقام اور جسم سے پاک نہیں سمجھتے۔ (تفسیر ابن کثیر انگریزی کی اصل عبارت کے لیے راقم الحروف کی کتاب "Fabrications" کا مطالعہ کریں۔)

(ب): امام ابن کثیر نے سورہ نساء آیت ۶۴ کے تحت قطعی کا مشہور واقعہ ذکر کیا ہے۔ سابقہ صفحات میں جس کا بیان گزر چکا ہے۔ انگریزی ترجمے میں اس واقعے کو سرے سے ہی حذف کر دیا گیا۔



### (۳) تفسیر روح البیان میں تحریف

امام اسماعیل حقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۲۷ھ) اپنی تفسیر روح البیان میں لکھتے ہیں:

”ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا، اے جبرائیل تمہاری عمر کتنی ہے؟ جبرائیل نے عرض کیا، حضور اتنا جاننا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک نورانی تارہ ستر ہزار برس کے بعد چمکتا تھا اور میں نے اسے بہتر ہزار مرتبہ دیکھا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، وعذۃ بی انا ذالک الکواکب، یعنی میرے رب کی عزت کی قسم میں ہی وہ نورانی تارہ ہوں۔“ (تفسیر روح البیان، ج ۱، ص ۶۷۴)

حال ہی میں شیخ محمد علی الصابونی کی تحقیق کے مطابق تفسیر روح البیان کا نیا نسخہ دار القلم، سعودی عرب نے شائع کیا ہے۔ جس میں شیخ صابونی نے تفسیر کے دیباچے میں اس بات کو واضح کیا ہے کہ انہوں نے اس تحقیقی نسخے میں ضعیف اور موضوع روایتوں کو شامل نہیں کیا۔ یہ بات صحیح ہے کہ بہت سے محدثین نے مذکورہ بالا روایات کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھ کر غیر مستند قرار دیا ہے۔ بہتر یہ ہوتا کہ شیخ صابونی ان روایات کو حذف نہ کرتے، انہیں چاہیے تھا کہ حاشیے میں ان روایات پر محدثین کے اقوال پیش کرتے۔ اس سے آنے والی نسلوں کو امام اسماعیل حقی علیہ الرحمہ کی اصل تفسیر و نظریات کا پتہ چلتا۔

امام اسماعیل حقی آیت اللہ فوق یدہم (سورۃ فتح آیت ۲۸) کے تحت امام واسطی کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ نے یہ خبر دی ہے کہ میرے نبی کی بشریت عارضی و اضافی ہے، حقیقی نہیں۔ (تفسیر روح البیان، ج ۴، ص ۵)۔ شیخ صابونی نے یہ عبارت بھی نکال دی ہے۔



## (۴) تفسیر صاوی میں تحریف

تفسیر جلالین ایک مشہور تفسیر ہے، جس کو جلال نامی دو شیوخ جلال الدین مخلصی (م ۸۶۴ھ) اور جلال الدین سیوطی (۹۱۱ھ) رحمہم اللہ تعالیٰ نے مل کر مرتب کیا ہے۔ مشہور مالکی محقق امام احمد صاوی (م ۱۲۴۱ھ) نے اس تفسیر پر ایک حاشیہ تحریر فرمایا ہے۔ جو حاشیہ الصاوی علی الجلالین نام سے معروف ہے۔ امام صاوی المالکی سورہ فاطر، آیت ۶ کے تحت فرماتے ہیں:

”وقیل: هذه الآية نزلت في الخوارج الذين يحرفون تأويل الكتاب والسنة، ويستحلون بذلك دماء المسلمين وأموالهم، لما هو مشاهد الآن في نظائرهم وهم فرقة بأرض الحجاز يقال لهم الوهابية يحسبون أنهم على شيء ألا انهم هم الكاذبون، استحوذ عليهم الشيطان، فأنساهم ذكر الله، أولئك حزب الشيطان، ألا ان حزب الشيطان هم الخاسرون.“

(حاشیہ الصاوی علی الجلالین، سورہ فاطر، آیت ۶)

۱۔ مطبوعہ باب الخنسی، قاہرہ، ج ۳، ص ۲۵۵، بن اشاعت ۱۹۳۰ء

۲۔ مکتبہ المشاد الخنسی، قاہرہ، ج ۳، ص ۳۰۷-۳۰۸، بن اشاعت ۱۹۳۷ء

۳۔ دار الاحیاء التراث، بیروت، ج ۳، ص ۳۰۷-۳۰۸، بن اشاعت ۱۹۷۰ء

ترجمہ: کہا جاتا ہے کہ یہ آیت خوارج کے ظہور کی پیشین گوئی کرتی ہے۔ ان خوارج نے قرآن و سنت کے معنی میں تبدیلی کی اور اس بنا پر مسلمانوں کی جان و مال کو حلال قرار دیا۔ اور انہی کے طرز عمل پر آج حجاز کا وہابی فرقہ عمل پیرا ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں لیکن درحقیقت یہ جھوٹے ہیں۔ شیطان ان پر قابض ہو چکا ہے اور انہیں اللہ کی یاد سے غافل

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کر چکا ہے۔ یہ شیطان کے گروہ والے ہیں، اور درحقیقت نقصان والے ہیں۔  
امام صاوی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۴۱ھ) ابن عبد الوہاب نجدی التیمی (م ۱۲۰۶ھ) کے ہم عصر تھے اور انھیں اس کی کارستانیوں کا خوب علم تھا۔ جیسا کہ مذکورہ بالا تفسیر کی عبارت سے واضح ہوتا ہے۔ چونکہ یہ عبارت وہابیوں کی مذمت اور ان کے بانی ابن عبد الوہاب نجدی کی تصحیح تصویر پیش کرتی ہے۔ اسی لیے ان وہابیوں نے جب تفسیر صاوی کا نیا نسخہ شائع کیا تو مذکورہ عبارت سے نہ صرف ”وہابی“ لفظ کو حذف کر دیا بلکہ متعلقہ عبارت کو بھی یکسر حذف کر دیا۔

وہابیوں کے منہ سے کوئی دیکھنے کے لیے مطالعہ کریں:  
(حاشیہ الصاوی علی الجلالین، ج ۳، ص ۳۰۷-۳۰۸، ناشر دار الفکر، بیروت)  
اگلے صفحات میں تارئین اصل کتاب اور حذف شدہ کے عکس ملاحظہ فرمائیں۔



مفت اسلام  
WWW.NAFSEISLAM.COM

حاشية  
على تفسير المصاوي  
على تفسير المصاوي

وفي  
حاشية العلامة للشيخ أحمد بن محمد الخطوطي  
للمصاوي للمصنف المالك  
الطبراني عام ١٢٤١ هـ

منه جريدة معلقة على نسخة خطية للعلامة

دار الحياه التراث العربي

Click For More Books



﴿وَنَزَلَ فِي أَبِي جَهْلٍ وَغَيْرِهِ﴾. ﴿أَلَمْ يَرَوْا لَمْ يَرَوْا عَلَيْهِ﴾. ﴿فَرَوَاهُ حَسَنًا﴾ ﴿مَنْ مَبْتَدَأَ خَيْرَهُ: كَمَنْ هَدَاهُ اللَّهُ؟ لَا، دَلَّ عَلَيْهِ﴾ ﴿إِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلَا تَلْعَبُ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ﴾. ﴿عَلَى الْمَزِينِ لَهُمْ﴾ ﴿حَسْرَتِي﴾. ﴿بِاِغْتِمَامِكَ أَنْ لَا يُؤْمِنُوا﴾ ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾. ﴿فِي جَازِيهِمْ عَلَيْهِ﴾. ﴿وَاللَّهُ أَلَيْكَ لَئِيلُ الرِّجِّ﴾. ﴿وَفِي قِرَاءَةِ: «الرِّيحُ» ﴿فَتَيُّرُ سَكَا﴾. ﴿الْمُضَارِعُ لِحِكَايَةِ الْحَالِ الْمَاضِيَةِ، أَيْ تَرْعِجُهُ﴾ ﴿سَقَطَتْ﴾. ﴿فِي النَّفَاتِ عَنِ الْغِيَةِ﴾ ﴿إِلَّا يَكُونُ تَيُّرٌ﴾. ﴿بِالتَّشْدِيدِ وَالتَّخْفِيفِ لَا نَبَاتُ بِهَا﴾ ﴿فَلَمَحِينَا بِهَ الْأَرْضِ﴾. ﴿مِنَ الْبَلَدِ﴾ ﴿بَعْدَ مَوْتِهَا﴾. ﴿يَبْسُهَا، أَيْ أَنْبَتْنَا بِهِ الزُّرْعَ وَالْكَلَّا﴾ ﴿كَذَلِكَ الْقُتُورُ﴾. ﴿أَيِ الْبَيْعَتِ﴾

الزمان إلى آخره، فله المغفرة والأجر الكبير. قوله: ﴿ونزل في أبي جهل وغيره﴾ أي من مشركي مكة، كالعاص بن وائل، والأسود بن المطلب، وعقبة بن أبي معيط وأضرابهم، ويؤيد هذا القول آيات منها: ﴿ليس عليك مداهم﴾. ومنها: ﴿ولا يحزنك الذين يسارعون في الكفر﴾. ومنها: ﴿فلعلك باعع نفسك على آثارهم إن لم يؤمنوا بهذا الحديث أسفا﴾ وغير ذلك. ففي هذه الآيات تسلية له ﷺ على كفر قومه، وقيل: هذه الآية نزلت في الخوارج الذين يحرفون تأويل الكتاب والسنة، ويستحلون بملك دماء المسلمين وأموالهم، لما هو مشاهد الآن في نظائرهم وهم فرقة بأرض الحجاز يقال لهم الوهابية بحسبون أنهم على شيء، ألا إنهم هم الكاذبون، استحوذ عليهم الشيطان، فأنساهم ذكر الله، أولئك حزب الشيطان، ألا إن حزب الشيطان هم الخاسرون، نسأل الله الكريم أن يقطع دابرهم. وقيل: نزلت في اليهود والنصارى. وقيل: نزلت في الشيطان، حيث زين له أنه العابد التقى، وآدم العاصي، فخالف ربه لاعتقاده أنه على شيء.



WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حاشية  
الصَّاوِي  
على تفسير الجليلي

شيوخ  
العلامة الشيخ أحمد بن محمد الصباري المنصري الخالوي لماكي

51761-11765

**محمد بن عبد الله شاه حسين**

الحمد لله

1544

أول سورة النجم

مكتبة  
مؤسسة  
دار الكتب العلمية

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

﴿يَا كُفْرًا مِنْ أَصْحَابِ الشَّيْرِ﴾ النار الشديد ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا هُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَالَّذِينَ آمَنُوا هُمْ عَذَابٌ خَفِيفٌ﴾ هذا بيان ما لموافقي الشيطان وما مخالفه. ونزل في أبي جهل وغيره ﴿أَمَنْ زَيْنٌ لِمُسُوهُ عَلَيْهِ﴾ بالتصويه ﴿فَرَّادَ حَسَنًا﴾ من مبتدا خبره كمن هداه الله لا، دل عليه ﴿فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ﴾ على المزين لهم ﴿حَزَنًا﴾ باغشامك أن لا يؤمنوا ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾ فيجازيهم عليه ﴿وَاللَّهُ الْغَنِيُّ﴾ في قرواة الريح ﴿فَتَنِيَّ سَمَكًا﴾ المضارع لحكاية الحال الماضية أي تزعجه ﴿سَقَنَهُ﴾ فيه التفتت عن الغيبة ﴿إِنْ يَكُ مَنِيٍّ﴾ بالتشديد والتخفيف لا نبات بها ﴿فَأَعْيَنَّا بِهِ﴾

قوله: ﴿إِنَّمَا يَذْهَبُ جَزْئُهُ﴾ إلخ بيان لوجه عداوته وتحذير من طاعته. قوله: (هذا) أي قوله: ﴿الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ إلى آخره، والمعنى من كفر من أول الزمان إلى آخره، فله العذاب الشديد، ومن آمن من أول الزمان إلى آخره، فله المغفرة والأجر الكبير. قوله: (ونزل في أبي جهل وغيره) أي من مشركي مكة، كالعاص بن وائل، والأسود بن المطلب، وعقبة بن أبي معيط وأضرابهم، ويؤيد هذا القول آيات منها: ﴿لَيْسَ عَلَيْكَ هُدَاهُمْ﴾. ومنها: ﴿وَلَا يَحْزَنُكَ الَّذِينَ يَسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ﴾. ومنها: ﴿فَلَمَّا بَاعَعَ نَفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِنْ لَمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا﴾ وغير ذلك. ففي هذه الآيات تسلياً له ﷺ على كفر قومه، وقيل: هذه الآية نزلت في الخوارج الذين يفرقون تأويل الكتاب والسنة، ويستحلون بذلك دعاء المسلمين وأمرهم استحوذ عليهم الشيطان، فأنساهم ذكر الله، أولئك حزب الشيطان، ألا إن حزب الشيطان هم الخاسرون، نساء الله الكريم أن يقطع دابرهم. وقيل: نزلت في اليهود والنصارى. وقيل: نزلت في الشيطان، حيث قيل له أنه العابد النقي، وأدم العاصي، فخالق ربه لا يعتاده أنه على كل شيء.

قوله: ﴿أَمَنْ زَيْنٌ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ﴾ أي زين له الشيطان ونفسه الأماره عمله السيء، فهو من إضافة الصفة للموصوف. قوله: (بالتصويه) أي التحسين ظاهراً بأن غلب وهمه على عقله، فرأى الحق باطلاً، والباطل حقاً، وأما من هداه الله، فقد رأى الحق حقاً فاتبعه، ورأى الباطل باطلاً فاجتنبه. قوله: (لا) إشاراً بذلك إلى أن الاستهزاء إنكارياً. قوله: (دل عليه) أي على تقدير الخبر، والمعنى حذف الخبر للدلالة قوله: ﴿فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ﴾ إلخ عليه، وفي هذه الآية رد على المعتزلة الذين يزعمون أن العبد يخلق أعمال نفسه، فلو كان كذلك، ما أسند الاضلال والهدى لله تعالى.

قوله: ﴿فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ﴾ عامة الفراء على فتح التاء والماء، ورفع نفس على الفاعلية، ويكون المعنى: لا تعاطأ أسباب ذلك، وقرئ: شدوداً بضم التاء وكسر الميم، و ﴿نَفْسُكَ﴾ مفعول به، ويكون المعنى: لا تهلكها على عدم إيمانهم. قوله: ﴿حَزَنًا﴾ مفعول لأجله، جمع حسرة، وهي شدة التلهف على الشيء الفاتت. قوله: (فيجازيهم عليه) أي إن خيراً فخير، وإن شراً فشر. قوله: (وفي قرواة الريح) أي وهو سبعة أرباب. قوله: (لحكاية الحال الماضية) أي استحضرنا لتلك الصورة العجيبة التي نزل على كمال قدرته تعالى. قوله: (وأي تزعجه) أي يحركه وتثيره. قوله: (فيه التفتت عن الغيبة) أي

## (۵) سنن ترمذی کے انگریزی ترجمے میں تحریف

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (م ۲۷۹ھ) اپنی سنن میں نقل کرتے ہیں:

”محمد بن عبد الملک بن ابی شوارب روایت کرتے ہیں کہ یحییٰ ابن عمرو بن ملک التکری جو روایت کرتے ہیں اپنے والد سے، جنہوں نے روایت کی ابی الجوزاء اور وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے ایک دفعہ انجانے میں ایک قبر کے اوپر خیمہ لگا دیا۔ اُس شخص نے قبر کے اندر سے سورۃ ملک کی مکمل تلاوت کرنے کی آواز سنی۔ اُس شخص نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سارا واقعہ عرض کیا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”یہ نجات ہے، یہ قبر کے عذاب سے نجات دلاتی ہے۔“ (سنن ترمذی، باب فضائل قرآن، زیر عنوان باب فضائل سورۃ ملک)

اس حدیث سے فوت شدہ شخص کا قبر میں تلاوت قرآن کرنا ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ وہابی دھرم کے مطابق انسان مرنے کے بعد مدینہ میں مل جاتا ہے، اور وہ مرنے کے بعد تلاوت یا دیگر کوئی کام نہیں کر سکتا، اسی لیے وہابی ناشر دارالسلام ریاض نے جب سنن ترمذی کا انگریزی ترجمہ شائع کیا تو اُس میں اس حدیث کے ترجمے کے تحت یہ تحریف کر دی گئی کہ سورۃ ملک کی تلاوت خیمہ لگانے والے صحابی نے کی، صاحب قبر نے نہیں کی۔ (سنن ترمذی، انگریزی، باب فضائل قرآن، باب ۹، حدیث ۲۸۹۰، دارالسلام، سعودی عرب)

تاریخ توجہ فرمائیں کہ وہابیوں نے کتاب شائع کرتے وقت حدیث کی عربی عبارت تو بالکل صحیح لکھی لیکن انگریزی ترجمے میں تحریف کرتے ہوئے اپنے باطل عقیدے کو فروغ دیا ہے۔ اب صرف ان تحریف شدہ انگریزی کتابیں پڑھ کر علمائے اہل سنت سے بحث کرنے

والے ان غیر مقلدین کو بھلا کون سمجھائے کہ حق کیا ہے اور ناحق کیا ہے؟



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

shall be forgiven." (Da'if)

[Abū 'Eisā said:] This *Hadīth* [is *Gharīb*] we do not know of it except through this route. Hishām Abū Al-Miqdām was graded weak, and Al-Hasan did not hear from Abū Hurairah. This is what Ayyūb, Yūnus bin 'Ubaid and 'Alī bin Zaid said.

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: «مَنْ قَرَأَ حَمْدَ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ».

[قَالَ أَبُو عِيْسَى:] هَذَا حَدِيثٌ [غَرِيبٌ] لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الزَّوْجِ. وَهَشَامُ أَبُو الْمِقْدَامِ بُضْعُفٌ، وَلَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنَ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هَكَذَا، قَالَ أَبُو ثَوْبٍ وَيُونُسُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ.

تخريج: [إسناده ضعيف جدًا] وأخرجه أبو يعلى، ج: ٦٢٢٤، ٦٢٢٢ من حديث هشام بن زياد أبي المقدم بـ هـ هشام أبوالمقدام متروك (تفريب) وله شاهد ضعيف عند الطبراني ٢١٦/٨: ح: ٨٠٢٦. بلقط "من قرأ حمد الدخان في ليلة الجمعة أو يوم جمعة، بنى الله له بيتًا في الجنة" في فضائل بن حبيب ضعيف.

## Chapter 9. What Has Been Related About [The Virtue Of] *Sūrat Al-Mulk*

(المعجم ٩) - بَابُ مَا جَاءَ فِي [فَضْلِ] سُورَةِ الْمُلْكِ (التحفة ٩)

2890. Ibn 'Abbās narrated: "One of the Companions of the Prophet ﷺ put up a tent upon a grave without knowing that it was a grave. When he realized that it was a person's grave, he recited *Sūrat Al-Mulk* until its completion. Then he went to the Prophet ﷺ and said: 'O Messenger of Allāh ﷺ [Indeed] I erected my tent without realizing that it was upon a grave. So when I realized there was a person in it I recited *Sūrat Al-Mulk* until its completion.' So the Prophet ﷺ said: 'It is a prevention, it is a salvation delivering from the punishment of the grave.'" (Da'if)

[Abū 'Eisā said:] This *Hadīth* [is *Hasan*] *Gharīb* from this route, and there is something on this topic from Abū Hurairah.

٢٨٩٠ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الثَّوَابِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو بْنُ مَالِكِ النَّخَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَرَبْتُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خِيَاءَهُ عَلَى قَبْرِ وَهُوَ لَا يَحْسَبُ أَنَّهُ قَبْرٌ، فَإِذَا فِيهِ قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ [إِنِّي] ضَرَبْتُ خِيَاءِي وَأَنَا لَا أَحْسَبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا [فِيهِ] إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتَّى خَتَمَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «هِيَ الْمَنَافِعَةُ، هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ».

[قَالَ أَبُو عِيْسَى:] هَذَا حَدِيثٌ [حَسَنٌ] غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الزَّوْجِ وَفِي النَّبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

تخريج: [إسناده ضعيف جدًا] وأخرجه الطبراني في الكبير ١٢/١٧٥ - ١٢٨٠١ من حديث

## (۶) سُنن نسائی میں تحریف

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ (۳۰۳ھ) اپنی سنن میں تحریر فرماتے ہیں:

”أخبرنا محمد بن المثنی، حدثنا ابن أبي عدي عن (شعبة) عن قتاده عن نصر بن عاصم عن مالك بن الحويرث وانه رأى النبي ﷺ رفع يديه في صلاته، وإذا ركع، وإذا رفع رأسه من الركوع، وإذا سجد، وإذا رفع رأسه من السجود، حتى يحاذي بهما فروع أذنيه - (سُنن النسائي، ص ۵۵۲، باب رفع يدين السجود، دار المعرفه، لبنان)

ترجمہ: امام نسائی نقل فرماتے ہیں محمد بن ثنی سے، جنہوں نے روایت کی ابن ابی عدی سے، جنہوں نے روایت کی (شعبة) سے، جنہوں نے روایت کی قتادہ سے، جو روایت کرتے ہیں نصر بن عاصم سے، جنہوں نے روایت کی مالک بن حویرث سے، جنہوں نے کہا ”میں نے حضور اکرم ﷺ کو نماز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے دیکھا، نیز آپ نے رکوع کرتے وقت، رکوع سے سر اٹھاتے اور سجدے فرماتے وقت اور سر اٹھاتے وقت کانوں کی گونگیاں اپنے ہاتھ اٹھائے۔“

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو سجدوں کے درمیان بھی رفع یدین (ہاتھوں کو کانوں تک اٹھانا) کرتے تھے۔ اس حدیث کے مطابق رفع یدین نہ صرف نماز میں قیام و رکوع کے بعد بلکہ دو سجدوں کے درمیان بھی کرنا چاہیے۔ جبکہ خود کو اہل حدیث کہلانے والے اس حدیث کی پیروی نہیں کرتے۔

یہ حدیث متن اور اسناد کے اعتبار سے صحیح ہے۔

چونکہ یہ حدیث غیر مقلدین کے عمل کی مخالف ہے، اسی لیے اس حدیث کو ضعیف قرار

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

دینے کے لیے انہوں نے اس حدیث کی اسناد میں تحریف کر دی۔

واضح ہو کہ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ (مستند) ہیں۔ غیر مقلدین کے ادارے دارالاسلام (جس کی شاخیں دنیا کے تمام ملکوں میں پائی جاتی ہیں) نے حال ہی میں حدیث کی چھ کتابوں (صحاح حنیہ) کو یکجا کر کے الکُتُبُ السَّتَّةُ کے نام سے شائع کیا ہے۔

اس نسخے میں سنن نسائی کی مذکورہ بالا حدیث میں تحریف کر دی اور حدیث کے اسناد میں ﴿شعبہ﴾ کا نام بدل کر سعید کر دیا۔ کیونکہ سعید ایک ضعیف راوی ہیں اور اس وجہ سے یہ حدیث اب ضعیف کہلائے گی۔ (الکُتُبُ السَّتَّةُ، سنن النسائی، ص ۲۵۱، حدیث ۱۰۸۹، دارالاسلام، پاکستان)

یہ تحریف سرانجام دے کر غیر مقلدین نے اس حدیث پر عمل نہ کرنے کا معقول حل تلاش کر لیا۔ کیونکہ اب وہ اس حدیث کو ضعیف قرار دے کر اس پر عمل نہ کرنے کی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔

یہ ہے ان نام نہاد اہل حدیث کا صحیح چہرہ۔ حدیث پر عمل کا دعویٰ تو کرتے ہیں لیکن جو احادیث ان کے موقف سے ٹکراتی ہے، اُس میں تحریف کر دیتے ہیں اور اُمت میں انتشار و خلفشار پھیلاتے ہیں۔

☆☆☆

# سُنَنِ النَّسَائِي

بَشْرَحُ الْحَافِظِ جَلَّالِ الدِّينِ السَّيُوطِي  
"ت: ٩١١ هـ"

وَحَاشِيَةُ الْإِمَامِ السَّنْدِيِّ  
"ت: ١١٣٨ هـ"

الجزء الأول

مَقَقَّةُ دَرْفَةِ وَوَضْعُ زَهْرَةِ  
مَكْتَبُ تَحْقِيقِ التَّرَاثِ الْإِسْلَامِيِّ

دار المعرفة  
بيروت، لبنان

Click For More Books



(٣٦) باب رفع اليدين للسجود

١٠٨٤ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا أَبُو أَبِي عُدَيْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ

عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ٢٠٦/٢ وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي صَلَاتِهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَإِذَا سَجَدَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ <sup>(١)</sup> حَتَّى يُحَاجِّيَ بِهِمَا قُرُوعَ أَذُنَيْهِ.

١٠٨٥ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ٢٠٦/٢ وَأَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

١٠٨٦ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ ٢٠٦/٢ وَأَنَّهُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ - فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ - وَإِذَا رَكَعَ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَ بِمِثْلِ ذَلِكَ.

١٠٨٤ - أخرجه النسائي . والحديث عند: مسلم في الصلاة، باب استحباب رفع اليدين حذو المنكبين مع كثرة الإحرام والركوع وفي الرفع من الركوع وأنه لا يفعله إذا رفع من السجود (الحديث ٢٥ و ٢٦) . وأبو داود في الصلاة، باب من ذكر أنه يرفع يديه إذا قام من السجود (الحديث ٧٤٥) . والنسائي في الاقتحاف، رفع اليدين حال الأذنين (الحديث ٨٧٩ و ٨٨٠)، ورفع اليدين للركوع حذاء فروج الأذنين (الحديث ١٠٢٣) وفي التطبيق، باب رفع اليدين حذو فروج الأذنين عند الرفع من الركوع (الحديث ١٠٥٥)، وباب رفع اليدين للسجود (الحديث ١٠٨٥ و ١٠٨٦) . وابن ماجه في إقامة الصلاة والسنة فيها، باب رفع اليدين إذا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ (٨٥٩) . نسخة الأشراف (١١١٨٤) .

١٠٨٥ - تقدم في التطبيق، باب رفع اليدين للسجود (الحديث ١٠٨٤) .

١٠٨٦ - تقدم في التطبيق، باب رفع اليدين للسجود (الحديث ١٠٨٤) .

سويطي ١٠٨٤ و ١٠٨٥ و ١٠٨٦ -

سندي ١٠٨٤ و ١٠٨٥ و ١٠٨٦ -

(١) في إحدى نسخ النسخة: (من سجده)

مؤلفه الكتاب الشريف

# الكتاب الستة

صحيح مسلم

صحيح البخاري

جامع الترمذي

سنن أبي داود

سنن أبي جابر

سنن النسائي

طبعة مصححة ومترجمة ومترجمة حسب المعجم المقعري وتحقق الأشراف  
وماخوذة من أصح النسخ ومبذلة بغير من التراجم الأثواب  
وأطراف الأحاديث والأشعار من قبل بعض طلبة العلم

بإشراف ومراجعة

فضيلة الشيخ / صالح بن عبد العزيز بن محمد بن إبراهيم آل الشيخ

حفظه الله



دارالعلوم دہلوی

Click For More Books

المعجم (٣١) - **بَابُ لَعْنِ الْمُنَافِقِينَ فِي الْقُبُورِ** (التحفة ٣٧٨)  
 ١٠٧٩- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 بْنُ تَرْمِذٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ جَبَّ رَأْسَهُ مِنْ  
 الْفُضْحِ مِنَ الرَّقْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفُلَانًا، يَذْهَبُ  
 نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَتَوَلَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: لَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ  
 اللَّهُ لَوْ جَدَّاهُمْ وَاللَّهُمَّ طَلِسُوهُمْ» (آل عمران: ١٢٨)  
 (المعجم ٣٢) - **تَرْكُ الْقُبُورِ** (التحفة ٣٧٩)  
 ١٠٨٨- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ:  
 سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «يُقَالُ لِكُلِّ

مَنْ لَعَنَ النَّبِيَّ ﷺ لَعْنَةً كَلَامًا  
 ١٠٩٦- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 بْنُ تَرْمِذٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ جَبَّ رَأْسَهُ مِنْ  
 الْفُضْحِ مِنَ الرَّقْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفُلَانًا، يَذْهَبُ  
 نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَتَوَلَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: لَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ  
 اللَّهُ لَوْ جَدَّاهُمْ وَاللَّهُمَّ طَلِسُوهُمْ» (آل عمران: ١٢٨)  
 (المعجم ٣٣) - **بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلَسُّجُودِ** (التحفة ٣٨٣)  
 ١٠٩٧- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 بْنُ تَرْمِذٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ جَبَّ رَأْسَهُ مِنْ  
 الْفُضْحِ مِنَ الرَّقْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفُلَانًا، يَذْهَبُ  
 نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَتَوَلَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: لَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ  
 اللَّهُ لَوْ جَدَّاهُمْ وَاللَّهُمَّ طَلِسُوهُمْ» (آل عمران: ١٢٨)  
 (المعجم ٣٤) - **بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلَسُّجُودِ** (التحفة ٣٨٤)  
 ١٠٩٨- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 بْنُ تَرْمِذٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ جَبَّ رَأْسَهُ مِنْ  
 الْفُضْحِ مِنَ الرَّقْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفُلَانًا، يَذْهَبُ  
 نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَتَوَلَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: لَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ  
 اللَّهُ لَوْ جَدَّاهُمْ وَاللَّهُمَّ طَلِسُوهُمْ» (آل عمران: ١٢٨)  
 (المعجم ٣٥) - **بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ لِلَسُّجُودِ** (التحفة ٣٨٥)  
 ١٠٩٩- أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرُ  
 بْنُ تَرْمِذٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ جَبَّ رَأْسَهُ مِنْ  
 الْفُضْحِ مِنَ الرَّقْعَةِ الْآخِرَةِ قَالَ: «اللَّهُمَّ الْعَنْ فَلَانًا وَفُلَانًا، يَذْهَبُ  
 نَاسٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَأَتَوَلَّى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ: لَقَدْ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ  
 اللَّهُ لَوْ جَدَّاهُمْ وَاللَّهُمَّ طَلِسُوهُمْ» (آل عمران: ١٢٨)

## (۷) ”مدارج النبوة“ میں تحریف

(الف) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

”وہو بسکلی شئی علیم کا معنی یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام شیعنا ذات الہی و احکام صفات حق کے جاننے والے ہیں اور آپ نے جمیع علوم ظاہر و باطن اول و آخر کا احاطہ فرمایا ہے۔“ (مدارج النبوة (فارسی)، ج ۱، ص ۳، سن اشاعت ۱۲۸۰ھ، ناشر نول کشور، دہلی)

دیوبندی ناشر نے مدارج النبوة کا جو اردو ترجمہ شائع کیا ہے، اس میں مذکورہ بالا عبارت حذف کر دی ہے۔ (مدارج النبوة، ج ۱، ص ۲-۳، مترجمہ سعید الرحمن علوی، ناشر مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور)

(ب) شیخ عبدالحق مزید فرماتے ہیں:

”اول ما خلق اللہ نورہی کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدی ﷺ کی تخلیق کی۔ (مدارج النبوة (فارسی)، ج ۱، ص ۲، سن اشاعت ۱۲۸۰ھ، ناشر نول کشور، دہلی)

دیوبندی مترجم نے اپنے نئے میں اس عبارت کو بھی حذف کر دیا۔ (مدارج النبوة، ج ۱، ص ۱۱، مترجمہ سعید الرحمن علوی، ناشر مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور) اور صفحہ ۱۱ پر اگر ترجمہ لکھا بھی ہے تو آگے بریکٹ میں (یعنی نور نبوت و ہدایت) کی قید لگا کر اپنے حبث باطن کے تحت یہ تاثر دیا ہے کہ آپ ﷺ نور مجسم نہیں، اور آپ کی اصل ذات نور نہیں۔ بلکہ آپ کا صرف ”وعظ و ہدایت“ فرمانا ”نور“ ہے۔ حالانکہ نہ حدیث میں ایسی کوئی قید ہے، اور نہ شیخ محقق نے اس کا کوئی ذکر کیا ہے۔

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(ج) شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ابولہب کے اپنی لونڈی ثویبہ آزاد کرنے کی خوشی میں تخفیفِ عذاب کے واقعے پر شبِ ولادتِ میلاد شریف منانے والوں کی تحسین فرمائی۔

(مدارج النبوة (فارسی)، ج ۲، ص ۲۶، سن اشاعت ۱۲۸۰ھ، ناشر نول کشور، دہلی)

یہ بات دنیا پر اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندی وہابی جماعت عید میلاد النبی منانے کو شرک و بدعت سے تعبیر کرتی ہے، اس لیے انہوں نے اپنے ترجمے میں مذکور عبارت کو حذف کر دیا۔ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۵، مترجم سعید الرحمن علوی، ناشر مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور)

(د) شیخ عبدالحق محدث دہلوی لکھتے ہیں:

”حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ سورج کے وقت ہوتا، نہ چاند کے وقت۔ حکیم ترمذی نے ذکوان رضی اللہ عنہ سے نسوادر الاصول میں ایسے ہی بیان کیا ہے۔“ (مدارج النبوة (فارسی)، ج ۱، ص ۲۶، سن اشاعت ۱۲۸۰ھ، ناشر نول کشور، دہلی)

اس عبارت کا دیوبندی مترجم نے بالکل الٹ ترجمہ کیا اور لکھا کہ:

”صحیح بات یہ ہے کہ نبی علیہ السلام کا سایہ مبارک تھا۔“ (مدارج النبوت، ج ۲، ص ۳۵، مترجم سعید الرحمن علوی، ناشر مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور)



## (۸) شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تحریر میں تحریف

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب مدارج النبوة میں لکھتے ہیں:

”در بعض روایات آمده است کہ گفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ من بندہ ام نمی دانم  
انچه در پی پس ایں دیوار است جوابش آفت کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایت بدان صحیح خدہ  
است۔“ (مدارج النبوة، ج ۱، ص ۹، مطبوعہ نول کشور، دہلی)

ترجمہ: کچھ لوگ اس جگہ یہ اشکال لاتے ہیں کہ بعض روایتوں میں آیا ہے کہ حضور ﷺ  
نے فرمایا تمہیں بندہ ہوں میں نہیں جانتا کہ اس دیوار کے پیچھے کیا ہے۔ اس کلام کی کوئی اصل  
نہیں ہے اور نہ اس قسم کی کوئی صحیح روایت وارد ہے۔

دیوبندی قطب الارشاد مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی غلیل احمد ایٹھوی اپنے  
رسول دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے مذکورہ بالا عبارت کو اپنی کتاب میں تحریف کے ساتھ نقل  
کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔“ (بریلین قاطعہ،  
ص ۱۲۱-۱۲۲، ناشر کتب خانہ امدادیہ، دیوبند، یو پی)

تاریکین! اس بات پر غور کریں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں  
اس من گھڑت روایت کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”اس کلام کی کوئی اصل نہیں اور نہ اس قسم  
کی کوئی صحیح روایت وارد ہے۔“ لیکن دیوبندی مولویوں نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ  
الرحمہ کی اس عبارت کو نقل نہ کیا اور ان کی تحریر سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کہ خود شیخ عبدالحق  
محدث دہلوی علیہ الرحمہ اس بات کے قائل تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا علم نہ تھا۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم



بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم  
بسم الله الرحمن الرحيم

علیه وسلم انجین است که بکینه آن توان رسید و دعوی درک آن بکینه حکم تاویل تشابهات دارد و باقی  
بسیار عقل و نظر علم می توان گفت برین تفصیل است که این روایت بصری است یا رویت قلمی هر  
تقدیر مخصوص است بحال صلوات که محل انکشاف تمام موجب از یاد نور است یا عام است عار احوال  
او قات را و اگر رویت بصری است بهرین چشم است که در سر است یا پروردگار تعالی قادر است که قوت  
بصری در هر چیز بدن پیدا آورد و با در ابصار آنحضرت بطریق اعجاز مقابله شرط نبود و بعضی گفته اند که قوت  
کشف آنحضرت و دیشم بود مانند سوراخ سوزن که ابصار میکرد آن و نمی پوشد از آنجا بهایا صلوات  
جامع منطوق می شود و عایطه قلبه چنانچه در این پس مشاهده میکرد افعال ایشان را و این دو سخن غریب است  
اگر روایت صحیح ثابت آید اما صدق و الا محل توقیف است و گفته اند که بنا بر صحیح ثابت نشده است  
و اگر رویت قلمی بود است پس آن علت بطریق وی و اعلام و کشف و الهام و گفته اند که صواب است  
که چنانکه قلب شریف آنحضرت را صلی الله علیه وسلم اعطای دو حسی در درک و علم معقولات و ادوار  
لطیف و ادنی از اعطای درک محسوسات بخشد و جهات سه را در حکم کجاست گردانند و اسد اعلم و از سخا  
اشکال می آید که در بعضی روایات آمده است که گفت آنحضرت صلی الله علیه وسلم کرم نیده ام نمیدانم  
انچه در پس این دیوار است جوابش آنست که این سخن اصلی ندارد و روایت بدان صحیح نشده است و اگر باشد  
گفتم که آن انکشاف مخصوص بحال نماز است و اگر علم است موقوف باعلام الهی خلق اوست علم اینچنین  
در این خبیات است دلالت میکند بر آن حدیثی که واقع شده است که یکباری نامه آنحضرت صلی الله  
علیه وسلم گم شد بعضی منافقان گفتند که محمد خیر از آسمان میدهد و درمی یابد که نادر کجاست چون این سخن  
منافقان با آنحضرت صلی الله علیه وسلم رسید گفت من نمیدانم و در نیایم گر انچه بدانند و در یاد ما بود  
من متصل برین گفت که تحقیق ماه نمود و در درگاه تعالی بران نامه که گوی در موضع است چینی چنین  
بنده شده است مهادوی در درختی پس رفتند آنجا و یافتند و چون آنکه خبر داده بود پس آنحضرت صلی الله  
علیه وسلم بی یابد گر انچه در یاد ما بود و بر پروردگار تبارک و تعالی خواه در نماز باشد یا در غیر آن فلا اشکال  
اما صحیح شریف وی صلی الله علیه وسلم در حدیث آمده است که آنحضرت صلی الله علیه وسلم گفت کرم  
بنیم چیزی که می چند شما می شنوم چیزی که می شنود شما من می شنوم لطیف آسمان را و اوطاف آواز پالان  
بنام آنکه نمی توان شک و اعتقاد نکرد و در ظاهر آنراست آسمان را که اوطاف کند نیست جایی

Check For More Books

بنام صحیح شریف



البراهین القاطعة

علیٰ ظلام

انوار الساطعة

www.nafseislam.com

بمعرضت لبقیۃ الشاف حجة الخلف اس الفقہاء المؤمنین تابع اعلام الکاملین

جناب لانا رشید احمد صاحب گنگوی قدس سرہ

کتب خانہ امدادیہ دیوبند

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سمیع و بصیر علم و تصرف حق تعالیٰ کا حقیقی ہے اور مخلوق کا مجازی نہیں۔ کشتہ  
مشیء اللہ۔ پھر جس کو جس قدر کوئی علم و قدرت وغیرہ عطا فرمادیا ہے اس سے  
زیادہ وہ ہرگز ذرہ بھر بھی نہیں بڑھ سکتا۔ شیطان کو جس قدر وسعت دی اور  
ملک الموت کو اور آفتاب و ماہتاب کو جس قدر وضع پر بنایا ہے اس کے زیادہ  
کی ان کو کچھ قدرت نہیں اور زیادہ کوئی ان سے کام نہیں نکلتا اور نہ اس  
کثرت و قلت پر فضل کی کمی زیادتی موقوف ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام  
حضرت خضر علیہ السلام سے بہت اعلیٰ و افضل ہیں معہذا علم کا مکاشفہ ان  
کا حضرت خضر سے بہت کم تھا اور پھر جس قدر حضرت خضر کو ملا ہے زیادہ  
پر قادر نہ تھے۔ اور حضرت موسیٰ کو باوجود افضلیت کے نہ ملا تو وہ حضرت  
خضر مفضل کی برابر اس علم مکاشفہ کو پیدا نہ کر سکے، پس آفتاب و ماہتاب کو  
جو اس ہیئت و وسعت نور پر بنایا اور ملک الموت اور شیطان کو جو یہ وسعت  
علم دی اس کا حال مشاہدہ اور نصوص قطعیہ سے معلوم ہوا اب اس پر کسی  
افضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا زائد اس مفضل سے ثابت کرنا  
کسی عاقل ذی علم کا کام نہیں۔ اول تو عقائد کے مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس  
سے ثابت ہو جاویں بلکہ قطعی ہیں، قطعیات نصوص سے ثابت ہوتے ہیں  
کہ خبر واحد بھی یہاں مفید نہیں لہذا اس کا ثبات اس وقت قابل التفات ہو  
کہ مؤلف قطعیات سے اس کو ثابت کرے اور خلاف تمام امت کے ایک  
قیاس فاسد سے عقیدہ خلق کا اگر فاسد کیا چلے تو کب قابل التفات ہوگا  
دوسرے قرآن و حدیث سے اس کے خلاف ثابت ہے پس اس کا خلاف  
کس طرح قبول ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب قول مؤلف کا مردود ہوگا خود بخیر  
عالم علیہ السلام فرماتے ہیں وَاللّٰهُ لَا اَدْرِ مَا يُفْعَلُ لِي وَلَا بِيَكُمُ الْحَقِیْقُ  
اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پیچھے کا جی علم

Click For More Books

ہیں۔ اور مجلس نکاح کا مسئلہ بھی بجز الرائق وغیرہ کتب سے لکھا گیا۔ تیسرے اگر افضلیت ہی موجب اس کی ہے تو تمام مسلمان اگرچہ فاسق ہوں اور خود مؤلف بھی شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب عوام میں بسبب افضلیت کے شیطان سے زیادہ نہیں تو اس کی برابر تو علم غیب بزرگم خود ثابت کر دیوے۔ اور مؤلف خود اپنے زعم سے بہت بڑا مکمل الایمان ہے تو شیطان سے ضرور افضل ہو کر اعلم من الشیطان ہو گا معاذ اللہ۔ مؤلف کے ایسے جہل پر تعجب بھی ہوتا ہے اور رنج بھی ہوتا ہے کہ ایسی نالائق بات منہ سے نکالنا کس قدر دور از علم و عقل ہے۔

الحاصل غور کرنا چاہئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا خیر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے۔ شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص ہے ثابت ہوئی، خیر عالم کی وسعت علم کی کوئی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص درود کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔ اور خاصہ کی تعریف تہذیب منطق پڑھ کر مؤلف نے یاد کر کے بے تہذیبی عقیدہ کی اختیار کی مگر ہم سے ماشاء اللہ ہٹو ز بہت دور ہیں۔ خاصہ حق تعالیٰ کے علم کا یہ ہے کہ اس کا علم ذاتی حقیقی ہے کہ جس کا لازم احاطہ کل شئی کا ہے اور تمام مخلوق کا علم مجازی ظنی کہ قدر عطا کی حق تعالیٰ کی طرف سے مستفاد ہے پس اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کی برابر ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ چنانچہ وجہ اس کی اوپر ذکر ہوئی اور قیاس سے اس کا اثبات جہل ہے کہ شائبہ علم کا بھی اس کا مجوز نہیں۔ الغرض یہ تحقیق واپس مؤلف کی جہل ہے وہ آپ شاید شرک میں

## (۹) شرح الشفاء میں تحریف

امام ملا علی بن سلطان قاری البروی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۱۳ھ) لکھتے ہیں:  
”السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته آی لَانْ رُوْحُهْ عَلَیْهِ السَّلَام  
حاضر فی بیوت اهل الاسلام.“ (شرح الشفاء، ج ۲، ص ۱۱۸، ناشر دارالکتب  
العلمیۃ، لبنان)

ترجمہ: (اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو تم کہو) السلام علی النبی ورحمة الله  
وبرکاته کیونکہ نبی کریم ﷺ کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہوتی ہے۔  
یہ عبارت چونکہ دیوبندی وہابی عقیدے پر کاری ضرب ہے، اس لیے دیوبندیوں کے  
رئیس احرار فین مولوی سرفراز صفدر (کوثر انوالہ، پاکستان) اس عبارت کا ترجمہ کرتے ہوئے  
لکھتے ہیں:

”السلام علی النبی ورحمة الله وبرکاته اس لیے (نہ) پڑھے کہ آپ کی  
روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہوتی ہے۔“ (حضرت ملا علی قاری اور مسئلہ  
علم غیب و حاضر و ناظر، مطبوعہ کوثر اہل والہ، ص ۳۶، مکتبہ صفدریہ، کوثر اہل والہ، پاکستان)  
تارمین غور فرمائیے دیوبندی مولوی کی شان رسالت سے دشمنی کہ حضرت ملا علی  
قاری علیہ الرحمہ کی عبارت ”لَانْ رُوْحُهْ عَلَیْهِ السَّلَام حاضر فی بیوت اهل  
الاسلام“ تو صحیح لکھی، لیکن ترجمہ کرتے ہوئے اپنی بے ایمانی (نہ) لکھ کر شامل کر دی۔

حضرت ملا علی قاری نے ”لَانْ رُوْحُهْ“ لکھا یعنی اس لیے سلام پڑھے کہ آپ ﷺ  
کی روح مبارک مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہوتی ہے۔ دیوبندی مولوی صاحب نے  
”لَانْ“ کے ساتھ ”لا“ ملا کر عبارت کا مفہوم ہی بدل دیا۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

انہی مولوی صاحب نے اپنی دوسری کتاب ”تبرید النواظر“ میں یہی عبارت اپنی طرف

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

سے خود ہنا کر لکھ بھی دی ”لَا لَآئَ رُوْحُهُ عَلَيْهِ السَّلَام حَاضِر فِیْ بَیوتِ اَہْلِ الْاِسْلَام“  
یہ خیال صحیح نہیں کہ رسول خدا ﷺ کی روح مبارک مومنوں کے گھروں میں موجود ہے۔  
پھر لکھتے ہیں کہ ”بعض نسخوں میں حرف لا چھوٹ گیا ہے۔“ (تبرید النواظر، مطبوعہ  
مکتبہ صفدریہ، کوہراں والد، پاکستان)

ہم ان محرفین سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ شرح شفاء از مملأ علی تاری علیہ الرحمہ کا کوئی  
ایسا قلمی مخطوطہ یا مطبوعہ نسخہ پیش کریں جس میں ”لَا لَآئَ“ کے الفاظ ہوں۔ خود بدست مصنف  
تحریر ہو۔ بعد کے کسی تلمیذ کا کرنے اس میں کوئی حذف و اضافہ نہ کیا ہو۔  
حقیقت تو یہ ہے کہ تمام ہی دیوبندی وہابی ایسی کوئی عبارت پیش نہیں کر سکتے، کہ ایسا  
کوئی قلمی یا مطبوعہ نسخہ موجود ہی نہیں۔



# شرح الشفا للقاضي عياض

شرح  
الملا علي القاري الهروي الحنفي  
المتوفى سنة ١٠١٤ هـ

ضبطه وصححه  
عبدالله محمد الخليلي

WWW.NAFSEISLAM.COM

الجزء الثاني

منشورات  
مركز أبي بصير  
لنشر الكتب النافعة والجماعية  
دار الكتب العلمية

Click For More Books

قال صلى الله على محمد وسلم ثم قال اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب رحمتك وإذا خرج قال صلى الله على محمد وسلم ثم قال اللهم اغفر لي ذنوبي وافتح لي أبواب فضلك واصله في حديث مسلم وليس فيه ولا في غيره وترحم وبارك ثم لا يخفى مناسبة طلب الرحمة في دخول المسجد للطاعة وملاءمة طلب الفضل وهو الرزق عند خروجه على وجه الإباحة كما يشير إليه قوله سبحانه ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللَّهِ﴾ (وَقَالَ عُمَرُو بْنُ دِينَارٍ) هو أبو محمد مولى قيس مكي إمام يروي عن ابن عباس وابن عمر وجابر وعنه شعبة وسفيانان وحماذان وهو عالم حجة أخرج له الأئمة الستة (في قوله) أي الله سبحانه ﴿فَإِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوتًا﴾ بضم الباء وكسرهما ﴿فَسَلِّمُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ﴾ (النور: ٦١) أي على أنفسكم تحية من عند الله مباركة طيبة (قَالَ) أي ابن دينار وهو من كبار التابعين المكيين

وفقهائهم (إِنْ) وفي نسخة فَإِنْ فِي الْبَيْتِ أَخَذَ قَفْلَ السَّلَامِ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَتَهُ لَهُ وَزَكَاتَهُ أَي لَأَن رُوحَهُ عَلَيْهِ السَّلَام حَاضِرٌ فِي بُيُوتِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ (السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ) أَي مِنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَالْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ (السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ) لعله أراد بهم مؤمني الجن (وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَزَكَاتُهُ) وظاهر القرآن عموم البيوت لا سيما وسابقه ﴿بُيُوتِكُمْ وَبُيُوتِ آبَائِكُمْ﴾ الآية ويؤيده حديث أنس متى لقيت أحداً من أمتي فسلم عليه يطل عورك وإذا دخلت بيتك فسلم عليهم يكثر خير بيتك وصل صلاة الضحى فإنها صلاة الأبرار الأوابين (قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ) أي في رواية ابن أبي حاتم (الْمُرَّاتُ بِالْبُيُوتِ هُنَا الْمَسَاجِدُ) ولعله أراد أنها تشمل المساجد فإنها أفضل البيوت كما يشير إليه قوله سبحانه ﴿فِي بُيُوتِ أَذْنِ اللَّهِ أَنْ تَرْفَعَ﴾ الآية فالتنوين للتذكير أو أراد أن التنوين للتعظيم فيختص بالمساجد لأنها أعلى المشاهد (وَقَالَ التَّحْمِي) وهو إبراهيم بن يزيد العالم الجليل (إِنَّمَا لَمْ يَكُنْ فِي الْمَسْجِدِ أَخَذَ قَفْلَ: السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا لَمْ يَكُنْ فِي الْبَيْتِ أَخَذَ قَفْلَ: السَّلَامِ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ) ولا منع من الجمع فيها (وَعَنْ عَلْقَمَةَ) أي ابن قيس الفقيه النخعي (إِنَّمَا دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ) أي أنا (أَقُولُ السَّلَامَ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَزَكَاتُهُ صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَى مُحَمَّدٍ) أي اجتمع بين الصلاة والسلام عليه (وَلَوْ هُوَ عَنْ كَعْبٍ) أي كعب الأحبار (إِنَّمَا دَخَلَ) المسجد (وَإِنَّمَا خَرَجَ) أي في الوقتين (وَلَمْ يَذْكُرِ الصَّلَاةَ) أي كعب بخلاف الأحبار (وَاجْتَنَبَ ابْنُ شَعْبَانَ لِمَا ذَكَرَهُ) أي فيما مر من أنه ينبغي لمن دخل المسجد أن يصلي الخ ويروي لما ذكر (بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُهُ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ) لكن سبق أنها لم تذكر فيه ترحمًا ولا مباركة وحديثها أخرجه الترمذي في الصلاة وفي إرسال فاطمة بنت الحسين ولم يذكر فاطمة بنت النبي صلى الله تعالى عليه وسلم وأخرجه ابن ماجه في الصلاة أيضاً (وَمِثْلُهُ) أي مثل حديثها أو مثل حديث علقمة (عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ عَمْرٍو بْنِ خَزْمٍ) أي

حضرت ملا علی القاری علیہ رحمۃ الباری

اور

مسئلہ علم غیب

حاضر و ناظر

تالیف

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد رفیع الرحمن صاحب مدظلہ العالی

ناشر

مکتبہ ضفدریہ  
پتہ: ۱۰۰/۱۰۱، سائیداد، لاہور

Click For More Books



السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين  
 السلام على اهل البيت ورحمة الله وبركاته  
 (الشفاء، جلد ۳، صفحہ ۷۷)  
 پھر صیغہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ  
 السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین السلام  
 علی اہل البیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پڑھو۔  
 اس کی شرح میں حضرت ملا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ:

السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اس لیے  
 ای لان، روحہ علیہ النہالہ  
 حاضرتہ فی بیوت اہل الاسلام  
 السلام علینا وعلی عباد اللہ  
 الصالحین ای من الانبیاء و الصالحین  
 والملائکۃ المقربین السلام علی اہل  
 البیت لعلہ ارادہم مؤمنی الجن۔  
 (شرح الشفاء، جلد ۳، صفحہ ۷۷)  
 (۱) پڑھو کہ آپ کی روح مبارک مسلمانوں  
 کے گھروں میں حاضر ہوتی ہے السلام علینا  
 وعلی عباد اللہ الصالحین سے حضرات انبیاء  
 اور مرسلین اور مقرب فرشتے علیہم السلام مراد  
 ہیں السلام علی اہل البیت سے شاید کہ ان  
 کے نزدیک مومن حین مراد ہیں۔

ہو کہ کچھ غافل قسم کے لوگ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غیب اور حاضرو  
 ناظر کے قائل تھے اس لیے ان کے غلط نظریہ کا دغیر کرتے ہوئے حضرت ملا  
 علی قاریؒ نے یہ فرمایا کہ یعنی یہ نظریہ نہ ہو کہ آپ کی روح مبارک مسلمانوں کے  
 گھروں میں حاضر ہے بلکہ محض وہ کچھ کر ثواب کی خاطر پڑھے، ورنہ ان کی اس  
 بات سے اسلام کی حرکتیں اور مسلمانوں اور مائیکہ المقربین

Click For More Books

تَبْرِيدُ السَّوَاطِرِ  
تَحْقِيقُ الْحَاضِرِ وَالنَّاطِرِ

# انجھوں کی ٹھنڈک

تالیف

حضرت مولانا ابوالزہاد محمد سرفران خان صاحب مدظلہ  
شیخ الحدیث مدرسہ نصرتہ اسلام گجرات ناولہ

مکتبہ صفدریہ  
نزد مدرسہ نصرتہ اسلام، گجندہ گھر گوجرانوالہ

Click For More Books

کا سبب بنایا ہے مگر یہ سوچے کیونکہ اس دور کی شیعیت کی مراد اس دور کی رافضیت ہرگز نہیں ہے اس زمانہ میں تمام حضرات صحابہ کرام سے سُن لی رکتے ہوئے بعض مذہبی اور سیاسی وجوہ سے حضرت علیؓ کی طرف مائل ہونے والے شیعہ کہلاتے ہیں۔ امام انصاریؒ، عبدالرزاقؒ، ابن ہمامؒ اور عاکمؒ صاحب مستدرک وغیرہ اسی قبیل سے تھے اور ایسے شیعہ کی روایتوں سے کتب صحاح بھری اور ان ہی میں ہیں اور یہ صلاۃ و سلام کا مسئلہ کوئی شیعہ کا ہے تاکہ داعی الی البدعت کا شبہ نہ ہو۔ اسی مضمون کی تیسری روایت حضرت ابوالودادؒ سے بھی مروی ہے۔

تقریباً کرام! ہم نے ایک ایک راوی اور اس کی توثیق اور حضرات محدثین کرام سے اس روایت کی تصحیح آپ کے سامنے عرض کر دی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک نفرت کی طرف سے درود و سلام پہنچانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فرشتے متعین اور مامور ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اگر حاضر و ناظر ہوتے اور خود بے نافر نفس درود و سلام سُننے تو فرشتوں کے تعین کی کیا ضرورت ہے؟ ہمارا دعوٰی ہے کہ فرشتے مخالف قیامت تک ایک بھی حدیث صحیحہ سن نہ کیا تھے ایسی نہیں ہیں کہ اس کا جس سے یہ ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہو کہ میں درود و سلام خود ملا تو نہ سُن سکا کہ میں لیتا ہوں وَاقِیَ لِقَاسِ النَّارِ وَاقِیَ مَنَکُحِ الْبَیِّنَاتِ اگر فرشتے مخالف میں جرات اور متعصب نہ ہوتے تو ایسی چیزیں کا درود لگا کر ایک ہی ایسی حدیث پیش کر دے جو ہوسند کے ساتھ اور اس کے تمام روایات ثقہ ہوں اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اپنا مرفوع فرمان ہو۔

چون میں میں تھیں وہاں ہزاروں فرشتہ ہا کہیں دیکھو وہ گویا اسی شاخ پر بے جلی بنایا جس پر قیامت آئے  
 لے حضرت امام علیؓ القاریؒ کہتے ہیں کہ درود و سلام پہنچانے کے لئے فرشتوں کا تقرر مخصوص یمن بَعَثَ عَنْ حَضْرَةِ  
 مَوْدِدٍ الْمَنْوُورِ (مرقات ج ۷ ص ۴۷۷) اس شخص کے ساتھ مخصوص ہے جو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تیسرے سارے دور ہوا وہ  
 نیز کہتے ہیں کہ لَمَّا لَظِیظَ اَنْ عَامَ الْغَائِبِ لِاصْلِ الْاَمْرَاتِ ج ۷ ص ۴۷۷ تاکہ یہ گمان قائم نہ کر لیا جائے کہ شاید ایک ایک غائب کا  
 سلام نہیں پہنچا سکتے اللہ تعالیٰ نے درود و سلام پہنچانے کیلئے فرشتے متعین کر دیئے ہیں اور اسی مسئلہ کو انھوں نے شرح شفا  
 میں پیش کیا ہے کہ لَوْ کَانَ رُوحُهُ حَاضِرًا فَبِیْنَهُ اَهْلُ الْکَرِیْمِیَّیْنِ صحیح نہیں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روح مبارک  
 (باقی عبارت کے لئے صفحہ نمبر ۲)

Click For More Books

### بقیہ حاشیہ از صفحہ نمبر ۱۶۶

مؤمنوں کے گھروں میں موجود ہے (مگر برتنہ و انگہ آپ تک صلوٰۃ و سلام پہنچتا ہے) بعض نسخوں میں حرف لا چھوٹ گیا ہے جس سے بعض لوگوں کو یوں بنی باوجود اشتباہ ہوا ہے جن میں مفتی احمد دہلوی صاحب و غیرہ بھی ہیں (دیکھئے جامعہ الحق و صفا) حضرت علامہ اعلیٰ نقاری نے ایک مکتبہ کتاب بھی ہے جس کا نام الدارۃ المحدثۃ فی الزیارات المصطفویہ ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں:-

ومن اعظم فوائد الزیارات ان  
الزائر اذا صلت وسلم علیہ عند قبرہ  
سمعنا سماعاً حقیقاً وری علیہ من  
غیر واسطۃ بخلاف من یصلی  
و یسلم من بعید فان ذالک لا  
یباحث الا بواسطۃ لما جاء بسند  
جید من صلے عند قبری سمعنا  
ومن صلی علی نابی ابلغنا

کزبانت کے فوائد میں ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب آپ  
علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کچھ نزدیک زیارت کنندہ درود و  
سلام پڑھتا ہے تو آپ بغیر واسطہ و ہانک کے حقیقی طور پر  
سمعنا میں سمجھتا ہے کہ جو درود سے درود و سلام پڑھے کیونکہ  
وہ اپکو واسطہ کے بغیر نہیں پہنچتا کیونکہ کھری اور چند سانس کے  
ساتھ یہ روایت آتی ہے کہ جس نے میری قبر کے پاس چھو پر صلوٰۃ  
پڑھی تو میں خود سناتا ہوں اور جس نے دور سے پڑھی تو وہ میرے  
پاس پہنچا جاتی ہے۔

مفسرین و حضرت علامہ نقاری نے بھی ان کی تصریح عبادتوں سے حاضر و غائے کے عقیدہ کی صاف طور پر نفی ثابت ہے۔ ان کی  
بعض مواقع میں عمل اور حضرت عبادتوں سے جن لوگوں نے استدلال کیا ہے وہ قطعاً اور یقیناً غلط ہے اسی کے قریب عبارت آتا ہے کہ  
کی ہے۔ (دیکھئے مجموعہ المنظوم)۔

نوٹ ضروری:- من صلی عند قبری، الحدیث بطریق بوشیح صحیح ہے اس میں محمد بن مروان السدی نہیں  
ہے۔ اسی ہی کے متعلق تاج الدین حجر العسقلانی فرماتے ہیں کہ سند بوشیح ابی اسحاق ۳۶۴ھ اور اسی سند کو علامہ نقاری نے وسندہ شیعہ لکھے ہیں  
«القول البدر ص ۲۸» اور نقاب مدیق نقاب صاحب لکھتے ہیں اسناد حید (الدلیل الطالب ص ۲۸) اور غالباً اسی پر شیخ الاسلام ابن  
قیمیر اس مسئلہ کی بنیاد رکھتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

فاجبرنا ان یسمع الصلوٰۃ والسلام  
کہ اپنے خبر دی ہے کہ قریب سے صلوٰۃ و سلام کو بغیر نفیس

Click For More Books

## (۱۰) کتاب عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث میں تحریف

امام ابو عثمان الصابونی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۴۴۹ھ) امام ابو یونی کے شاگرد تھے۔ ان کے بارے میں امام بیہقی الشافعی لکھتے ہیں:

”ابو عثمان الصابونی الشافعی اپنے وقت کے شیخ الاسلام، فقیہ، محدث، مفسر اور مسلمانوں کے امام تھے۔“ (طبقات الشافعیہ الکبریٰ از امام الحسبی، ج ۴، ص ۲۸۸)

امام عثمان الصابونی اپنی مشہور کتاب العقیدۃ السلف اصحاب الحدیث میں لکھتے ہیں:

”میں نے حجاز کا سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روئے کی زیارت کی نیت

سے کیا۔“

چونکہ یہ عبارت وہابی عقیدے سے متصادم ہے اس لیے انہوں نے نئے مطبوعہ نسخوں میں اس عبارت میں تحریف کر دی۔ ذیل میں ہم اس کتاب کے تین محرف نسخوں کا جائزہ لیں گے:

(الف): پہلے محرف نسخے میں یہ عبارت یوں کر دی گئی ہے کہ:

”میں نے حجاز کا سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ”مسجد کی زیارت“ کی نیت

سے کیا۔“

حاشیے میں وہابی مدیر لکھتے ہیں:

”اصل عبارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ”روئے کی زیارت“ تھی لیکن یہ ایک

غلطی تھی کیوں کہ سفر کی اجازت صرف تین مسجدوں کے لیے ہے۔“ (العقیدۃ السلف اصحاب الحدیث، ص ۶، سن اشاعت ۱۳۹۷ھ، محقق عبداللہ السبت الکویت، دار السنفیہ،

کویت)

وہابیوں کا یہی طرز عمل ہے کہ انہوں نے امام صابونی کو بطور شیخ الاسلام تو قبول کیا

لیکن اُن کی تحریر میں تبدیلی کر دی، کہ یہ ابن تیمیہ کے نظریے کے خلاف تھی، جس کے مطابق سفر صرف تین مسجدوں کا کیا جاسکتا ہے۔ یہ تحریف صرف ابن تیمیہ کے عقیدے سے مطابقت پیدا کرنے کے لیے کی گئی۔

(ب): اس کے بعد ایک اور روایت شائع ہوا، جس میں اصل عبارت جوں کی توں رکھی گئی، لیکن حاشیے میں رسول اللہ ﷺ کے رونے کی زیارت کے لیے سفر کرنے پر امام صابونی پر نکتہ چینی کی گئی۔ (المعقیدۃ السلف اصحاب الحدیث، سن اشاعت ۱۴۰۴ھ، دارالسلفیہ، کویت)

(ج): تیسرے مطبوعہ نسخے میں امام صابونی کی عبارت میں پوری طرح تحریف کر کے عبارت یوں کر دی گئی۔

”میں نے حجاز کا سفر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مسجد کی زیارت کی نیت سے کیا۔“ (المعقیدۃ السلف اصحاب الحدیث، محقق ابی خالد محمد بن سعد، شائع کردہ دارالتوحید، کویت)

غور کریں اس تیسرے نسخے میں پہلے نسخے کے موافق عبارت بدل دی گئی ہے لیکن کوئی حاشیہ موجود نہیں، جس سے قارئین کو اصل عبارت میں تحریف کے بارے میں کوئی علم نہیں ہو سکے گا۔

☆☆☆

عقبة

الاسان

رفق  
أصحاب الحديث



مكتبة

الإسلام أمانة

Click For More Books

متوجهاً إلى بيت الله الحرام ، وزيارة مسجد نبيه محمد صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الكرام ، سألتني إخواني في الدين أن أجمع لهم فصولاً في أصول الدين ، التي ائتمسك بها الذين مضوا من أئمة الدين ، وعلماء المسلمين والسلف الصالحين ، وهدوا ودعوا الناس إليها في كل حين ، ونهوا عما يضادها وينافيها جملة المؤمنين المصدقين المتقين ، ووالوا في اتباعها ،

(١) في الأصل : قبره وهو خطأ ، لأن المشروع السفر بقصد زيارة مسجد النبي صلى الله عليه وسلم لا قبره ، لأن ثبت عنه عليه السلام أنه قال : لا تشد الرحل إلا إلى ثلاثة مساجد : المسجد الحرام ، ومسجدي هذا ، والمسجد الأقصى ، رواه الشيخان وغيرهما ، هذا مع العلم أن قبره عليه السلام الآن في مسجده ، ولا مانع من يزور مسجده (ص) من زيارة قبره تبعاً لذلك . « المعلق »



تَصْحِيحُ عَقَائِدِ الْمُسْلِمِينَ وَأَعْمَالِهِمْ - ٥ -

# حَقِيقَةُ السَّلَفِ الصَّحِيحِ وَالْحَدِيثِ

أَوْ  
الرَّسَالَةِ فِي اعْتِقَادِ أَهْلِ السُّنَّةِ  
وَأَصْحَابِ الْحَدِيثِ وَالْأَثَرِ

تَأليف

شيخ الإسلام الإمام

أبي سماعيل عبد الرحمن بن سماعيل الصابوني

حَقَّقَهَا وَخَرَّجَ أَحَادِيثَهَا وَعَلَّقَ عَلَيْهَا

بدر البدر

الدار السلفية

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

إلى بيت الله الحرام ، وزيارة قبر نبيه<sup>(ص)</sup> محمد صلى الله عليه<sup>(ص)</sup> وعلى آله و[ على ] أصحابه الكرام ، سألني إخواني في الدين أن أجمع لهم فصولاً في أصول الدين التي استمسك بها السلف مضوا من أئمة الدين وعلماء المسلمين والسلف

(١) في س : « المتجني » والصواب ما أئتمناه كما في اللباب ( ٣ : ٢٥٩ ) .

(٢) في المطبوعة : « صلى الله عليه » .

(٣) في المخطوطة : « صلى الله على محمد وآله أجمعين » .

(٤) قلت : الأولى بالمصنف - رحمه الله - أن يقول : « زيارة مسجد نبيه » . لأن

المشروع هو السفر بقصد زيارة مسجد النبي صلى الله عليه وسلم لا قبره ،

ويراجع للتوسع في هذا الموضوع كتابي شيخ الإسلام ابن تيمية : « الرد على

الاعتناني واستحباب زيارة غير البرية الزيادة الشرعية » . والجواب الباهر في

زوار المقابر . وهما من مطبوعات المطبعة السلفية بمصر .

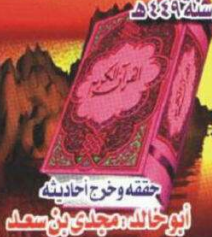
WWW.NAFSEISLAM.COM

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# عمقيدۃ السلف أصحاب الحديث

تأليف شيخ الإسلام  
أبي عثمان إسماعيل بن عبد الرحمن الصائغ  
الطوفي سنة ٤٤٩ هـ



حققه وخرج أحاديثه  
أبو خالك مجلي بن سعد

Click For More Books

### سبب تأليف الرسالة

الحمد لله رب العالمين والعاقبة للمتقين ، وصلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الكرام .

( أما بعد ) فإني لما وردت آمد<sup>(١)</sup> طبرستان ، وبلاد

جیلان متوجهاً إلى بيت الله الحرام ، وزيارة مسجد نبيه

محمد صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه الكرام ، سألتني

إخواني في الدين أن أجمع لهم فصولاً في أصول الدين ،

التي استمسك بها الذين مضوا من أئمة الدين ،

وعلماء المسلمين والسلف الصالحين ، وهدوا ودعوا

(١) هذا تصحيف ، والصحيح أمل : بضم الميم واللام ، أكبر مدينة

بطرستان في السهل لأن طبرستان سهل وجبل ، وهي في الإقليم

الرابع - يعني من بلاد فارس - وبين أمل وجیلان حوالي عشرون

فرسخاً .. وإليها ينسب أبو جعفر محمد بن جرير الطبري صاحب

التفسير والتاريخ المشهور . [ راجع إن شئت « معجم البلدان »

. [٥٧/١]

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## (۱۱) کتاب الاذکار میں تحریف

شیخ الاسلام، فقیہ، محدث، حافظ الحدیث امام النووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۶۷۶ھ) اپنی مشہور کتاب الاذکار میں لکھتے ہیں:

”فصل فی زیارة قبر رسول اللہ (ﷺ) وأذکارها.“

اعلمم أنه ينبغي لكل من حج أن يتوجه إلى زیارة رسول الله (ﷺ)، سواء كان ذلك طريقه أو لم يكن، فإن زیارته (ﷺ) من أهم القربات وأربع المسامعي وأفضل الطلبات..... (چند سطروں بعد) اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيَّ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي فِي زِيَارَةِ قَبْرِ نَبِيِّكَ (ﷺ) مَا رَزَقْتَهُ أَوْلِيَاءَكَ وَأَهْلَ طَاعَتِكَ وَاعْفُ عَنِّي يَا خَيْرَ مُسْئِلٍ.

امام نووی عقی کا مشہور واقعہ ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”عقی نے کہا میں نبی (ﷺ) کی قبر پر بیٹھا ہوا تھا کہ ایک اعرابی نے آکر کہا: السلام علیکم یا رسول اللہ! میں نے اللہ عز و جل کا یہ ارشاد سنا ہے: ولو انهم اذ ظلموا انفسهم جفاؤک۔ الایۃ اور میں آپ کے پاس آ گیا ہوں اور اپنے گناہ پر اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں اور اپنے رب کی بارگاہ میں آپ سے شفاعت طلب کرتا ہوں، پھر اس نے دو اشعار پڑھے:

اے وہ جو زمین کے مدفونین میں سب سے بہتر ہیں  
جن کی خوش بو سے زمین اور ٹیلے خوش بودار ہوں گے  
میری جان اس قبر پر فدا ہو جس میں آپ ساکن ہیں  
اس میں غفو ہے اس میں سخاوت ہے اور لطف و کرم ہے

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

پھر وہ اعرابی چاہا گیا۔ تعنی بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر نیند غالب آگئی، میں نے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت کی اور آپ نے فرمایا: اے تعنی اس اعرابی کے پاس جا کر اس کو خوش خبری دو کہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی ہے۔

(الاذکار، ص ۲۶۴، دارالتراث، بیروت)

مذکورہ روایت میں وہابیوں نے متعدد تبدیلیاں کی ہیں۔

دارالہدیٰ ریاض نے ۱۴۰۹ھ میں الاذکار کا ایک نسخہ شائع کیا، جس میں مندرجہ ذیل تحریفات پائی جاتی ہیں:

(الف): امام نووی نے مذکورہ واقعہ ”فصل رسول اللہ ﷺ کی قبر کی زیارت اور اس کے اذکار کے بیان میں“ کے تحت لکھا ہے۔ وہابی نسخے میں یہ عنوان بدل کر ”فصل فی زیارة مسجد رسول اللہ ﷺ“ کر دیا گیا۔ یعنی ”فصل رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی زیارت کے بیان میں“۔ چونکہ وہابی دھرم میں رسول اللہ ﷺ کے رونے کی زیارت کے لیے سفر کرنا جائز نہیں۔ اسی لیے انہوں نے اپنے عقیدے کا جواز ثابت کے لیے یہ تحریف کر دی۔

(ب): امام نووی لکھتے ہیں کہ جو شخص بھی حج کرے اس کو رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنی چاہیے (یَنْبَغِي)۔

وہابی نسخے میں اس عبارت کو بدل کر یوں کر دیا گیا ہے:

”اعلم انه يستحب من اراد زيارة مسجد رسول الله ﷺ ان يكثُر من الصلاة عليه ﷺ“

یعنی: جانا چاہیے کہ جو شخص بھی حج کرے اس کو رسول اللہ ﷺ کی مسجد کی زیارت کرنا مستحب (يستحب) ہے۔

غور کریں یَنْبَغِي کو بدل کر يستحب کر دیا گیا اور زیارت رسول اللہ کو بدل کر زیارت مسجد رسول اللہ کر دیا گیا۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(ج) امام نووی اس عبارت میں رسول اللہ کے روضے کی زیارت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا لکھتے ہیں:

”یا اللہ مجھ پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے اور اپنے نبی ﷺ کے روضے کی زیارت کے ذریعے مجھ پر رحم فرما۔“ نام نہاد توحید پرست وہابیوں نے اپنی مطبوعہ کتاب میں اس عبارت کو تبدیل کر کے یوں شائع کیا:

”یا اللہ مجھ پر اپنی رحمت کا دروازہ کھول دے اور اپنے نبی ﷺ کی مسجد کی زیارت کے ذریعے مجھ پر رحم فرما۔“

انصاف پسند تارکین غور کریں کہ یہاں ”نبی ﷺ کے روضے“ کی زیارت کو بدل کر ”نبی ﷺ کی مسجد“ کی زیارت کر دیا گیا۔

(د) مذکورہ بالا سطروں میں امام نووی نے عقی کا جو واقعہ ذکر کیا، وہابی مطبوعہ نسخے میں یہ پورا واقعہ سرے سے ہی حذف کر دیا گیا۔

یہاں پر ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ عقی کے اس واقعے کو مندرجہ ذیل محدثین و مفسرین نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

(۱) امام نووی الشافعی (م ۶۷۷ھ)۔ الاذکار، ص: ۲۶۲، المجموع، ج ۸، ص ۲۱۷،

الاصحاح فی مناسک

(۲) ابن جریر الشافعی (م ۳۳۷ھ)۔ ہدایۃ السالک، ج ۳، ص ۱۳۸

(۳) ابن عقیل الحنبلی (م ۵۱۳ھ)۔ کتاب التذکرۃ

(۴) ابن قدامۃ الحنبلی (م ۶۲۰ھ)۔ الممغنی

(۵) امام قرطبی المالکی (م ۶۷۱ھ)۔ تفسیر الجامع الاحکام القرآن، ج ۵، ص ۲۶۵

(۶) امام سمودی الشافعی (م ۹۱۱ھ)۔ خلاصۃ الوفاء، ص ۱۲۱

(۷) مفتی مکہ شہزاد احمد بن زینی دحلان مکی (م ۱۳۰۲ھ)۔ خلاصۃ الکلام، ج ۲، ص ۲۷۲

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(۸) ابن کثیر (م ۷۴۷ھ)۔ سورہ نساء آیت ۶۴ کے تحت اس روایت کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: الشيخ ابو نصر بن الصباغ نے غنی کی مشہور روایت کو اپنی کتاب الشماہل میں نقل کیا ہے۔

(۹) ابن کثیر۔ البدایہ والنہایہ، ج ۱، ص ۱۸۰

(۱۰) امام ابو حنیفہ (م ۱۵۱ھ)۔ کشف القناع، ج ۵، ص ۳۰

(۱۱) امام قسطلانی (م ۷۵۶ھ)۔ شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام، ص ۵۲

(۱۲) ابن الجوزی (م ۵۹۷ھ)۔ مثیر الغرام الساکن الی اشرف

الاماکن، ص ۲۹۰

(۱۳) ابن حجر اسیمتی (م ۹۷۴ھ)۔ الجواهر المنظم

(۱۴) امام الباجی المالکی (م ۷۷۴ھ)۔ سنن الصالحین و سنن عابدین

(۱۵) امام القسطلانی (م ۷۵۶ھ)۔ تفسیر کشف البیان

(۱۶) ابن النجار (م ۶۳۳ھ)۔ اخبار المدینہ، ۱۷۷

(۱۷) امام الاوتی (م ۱۲۷۰ھ)۔ تفسیر روح المعانی، ج ۴، ص ۷۰

(۱۸) شیخ ابو نصر الدین الصباغ۔ الشماہل۔ (جیسا کہ ابن کثیر نے ذکر کیا ہے)

(۱۹) امام الماوردی (م ۴۵۰ھ)۔ الاحکام السلطانیہ

(۲۰) امام تہجدی الشافعی (م ۴۵۸ھ)۔ شعب الایمان

(۲۱) ابن عساکر الشافعی (م ۵۷۱ھ)۔ تاریخ دمشق، ج ۲، ص ۴۰۸۔

(۲۲) امام قسطلانی الشافعی (م ۷۵۶ھ)۔ مواہب اللدنیہ

(۲۳) امام ابو حیان الاندلسی (م ۷۴۵ھ)۔ تفسیر البحر المحیط





## (۱۲) کتاب الفوائد المنتخبات میں تحریف

علامہ عثمان بن عبد اللہ بن جامع الحسینی، ایک مشہور عالم ہیں۔ انہوں نے حنبلی فقہ پر ایک ضخیم کتاب الفوائد المنتخبات فی شرح أحصر المختصرات تصنیف کی۔ حال ہی میں اس کتاب کا مخطوطہ کویت کے ”مکتبہ کتب خانے“ سے دستیاب ہوا۔ (مخطوطہ نمبر ۳۹/۳) اس کتاب کے دو نسخے شائع ہوئے ہیں۔ پہلا نسخہ مکتبۃ الرشید، ریاض سن اشاعت ۲۰۰۳ء نے شائع کیا اور دوسرا نسخہ بیروت کے مؤسسۃ الرسالۃ نے شائع کیا۔

علامہ عثمان جامع نے اپنی کتاب میں ابن عبد الوہاب نجدی کے متعلق طاعیۃ العارض (ظلم و ستم کرنے کا شائق) لکھا ہے۔

بیروت کے مؤسسۃ الرسالۃ کے شائع کردہ نسخے میں اس عبارت کو حذف کر کے اس کی جگہ ..... نقطوں میں تبدیل کر دی گئی۔ الفوائد المنتخبات، صفحہ ۲۰۷، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ۔

چونکہ یہ عبارت ابن عبد الوہاب نجدی کے برے کردار کو ظاہر کرتی ہے، اس لیے وہابی ناشر نے کتاب کی اشاعت کے وقت اس کو حذف کر دیا۔ ۲۳

☆☆☆

---

۳۳ وہابی فرقتے کے رد و ابطال کے لیے مولانا فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”سیف الجبار“ کا مطالعہ کریں۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



مالك عند الله حاجة؟» انتهى<sup>(١)</sup>.

فحينئذ تبين لك فساد ما ذهب إليه . . . . . ابن

عبد الوهاب<sup>(٢)</sup>، من نبيه عن رفع اليدين بالدعاء بعد الفراغ من الأذكار

(١) لم أستطع الوقوف على مصدر لهذا الحديث فيه إسناد، حتى يتبين حكمه.

(٢) هذا الطعن في شيخ الإسلام الإمام محمد بن عبد الوهاب - رحمه الله تعالى - لا قيمة له ولا وزن عند أهل العلم المعبرين. فقد تواتر فضله وإصلاحه، وبقي ذكره وتجيده للدين إلى اليوم، شهد بذلك الأعداء من المستشرقين ونحورهم، كما شهد بذلك أهل الصلاح والاستقامة من علماء الأمة المعروفين بسلامة المعتقد. فلا يطعن عليه إلا رجل مريض القلب، مبتلى بالبدع.

ينظر: «الشيخ محمد بن عبد الوهاب في مرآة علماء الشرق والغرب» لمحمود مهدي استانبولي، و«الشيخ محمد بن عبد الوهاب عقيدته السلفية ودعوته الإصلاحية ونشأ العلماء عليه» لأحمد بن حجر آل أبو طامي، و«محمد بن عبد الوهاب مصلح مظلوم ومفتري عليه» لسعود عالم الندوي، وعقيدة الشيخ محمد بن عبد الوهاب وأثرها في العالم الإسلامي» د. صالح بن عبد الله العبود.

وقول المؤلف: «انعارض»: «عارض» بالراء ثم الضاد المعجمة، عارض اليمامة. والعارض:

اسم للجبل المعارض. ومنه سمي «عارض اليمامة» وهو جبلها. ينظر: «معجم البلدان» لياقوت (٤/٦٥)، و«معجم اليمامة» لابن خيس (٢/١٢٩). وقوله: «ابن عبد الوهاب» هو الإمام حقاً، وشيخ الإسلام صدقاً، مجدد هذا الدين في القرون المتأخرة، وحامل لواء السنة المطهرة: محمد بن عبد الوهاب بن سليمان بن علي بن محمد بن أحمد بن راشد بن مشرف،

Click For More Books

## (۱۳) کتاب القول البدیع میں تحریف

امام شمس الدین سخاوی (م ۹۰۲ھ) ایک مشہور محدث، فقیہ اور مؤرخ گزرے ہیں۔ درود شریف کے فضائل پر ان کی کتاب القول البدیع مشہور و معروف ہے۔ حال ہی میں دیوبندیوں نے اس کتاب کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے رسول دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کتاب میں کئی جگہ تحریفات کر دیں۔

(الف) علامہ سخاوی، ابو بکر بن محمد سے نقل کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو بکر بن مجاہد کے پاس تھا کہ اتنے میں شیخ المشائخ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ آئے، ان کو دیکھ کر ابو بکر مجاہد کھڑے ہو گئے۔ ان سے معاف تہ کیا اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ میرے سردار آپ شبلی کے ساتھ یہ معاملہ کرتے ہیں حالانکہ آپ اور سارے علمائے بغداد یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ دیوانے ہیں۔ انھوں نے فرمایا کہ میں نے وہی کیا جو حضور اقدس ﷺ کو کرتے دیکھا۔ پھر انھوں نے اپنا خواب بتایا کہ مجھے حضور ﷺ کی خواب میں زیارت ہوئی کہ حضور ﷺ کی خدمت میں شبلی حاضر ہوئے، حضور ﷺ کھڑے ہو گئے اور ان کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میرے استفسار پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ ہر نماز کے بعد لقمہ جساء کم رسول من انفسکم آخر سورۃ (توبہ) تک پڑھتا ہے..... اور کے بعد تین مرتبہ صلی اللہ علیہ یا محمد، صلی علیک یا محمد، صلی اللہ علیک یا محمد پڑھتا ہے۔“ (القول البدیع (عربی) ص ۸۷، ناشر دار الایمان للتراث، قاہرہ)

دیوبندی مترجم نے اس روایت کے آخر میں درود شریف بصیغہ ندا (صلی اللہ علیک یا محمد) حذف کر دیا ہے، کیونکہ دیوبندی دھرم میں یہ عمل شرک ہے۔ (القول البدیع، ص ۸۷، مترجم مولانا معظم الحق، ترتیب: رضی الدین احمد فخری، ناشر ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ، ڈی گارڈن، کراچی)

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



الْفَوْزُ بِالْآخِرَةِ

فِي الصَّلَاةِ عَلَى أَحَبِّ الشَّيْخِ

لِلْإِمَامِ الْعَلَامَةِ الْحَافِظِ شَمْسِ الدِّينِ مُحَمَّدِ بْنِ  
عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّخَاوِيِّ الشَّافِعِيِّ  
٩٠٢ - ١٨٣١ هـ

WWW.NAFSEISLAM.COM

دار الريان للتراث

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أبي بكر بن محمد بن عمر قال كنت عند أبي بكر بن مجاهد فجاهد الشبلي فقال اليه أبو بكر بن مجاهد فعانقه وقبل بين عينيه ، وقلت له يا سيدي تفعل بالشبلي هكذا وأنت وجميع من يبغذا يتصورون أو قال يقولون أنه مجنون فقال لي فعلت كما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل به وذلك أني رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المنام وقد أقبل الشبلي فقام اليه وقبل بين عينيه فقلت يا رسول الله أتفعل هذا بالشبلي فقال هذا يقرأ بعد صلاته لقد جاءكم رسول من انفسكم الى آخر السورة ويتبعها بالصلاة علي وفي رواية أنه لم يصل صلاة فريضة إلا ويقرأ لقد جاءكم رسول من انفسكم الآية ، ويقول ثلاث مرات **صلى الله عليك يا محمد ، صلى الله عليك يا محمد ، صلى الله عليك يا محمد ،** قال فلما دخل الشبلي سأله عما يذكر في الصلاة فذكر مثله ، وهي عند ابن بشكوال من طريق أبي القاسم الخفاف قال كنت يوماً أقرأ القرآن على رجل يكنى أبا بكر وكان ولياً لله فإذا بأبي بكر الشبلي قد جاء الى رجل يكنى بأبي الطيب كان من أهل العلم فذكر قصة طويلة وقال في آخرها : ومشي الشبلي إلى مسجد أبي بكر بن مجاهد فدخل عليه فقام اليه فتحدث أصحاب ابن مجاهد بحديثهما وقالوا له انت لم تقم لعلي بن عيسى الوزير وتقوم للشبلي فقال ألا أقوم لمن يعظمه رسول الله صلى الله عليه وسلم رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في النوم فقال لي يا أبا بكر إذا كان في غد فسيدخل عليك رجل من أهل الجنة فإذا جاءك فأكرمه قال ابن مجاهد فلما كان بعد ذلك بليتين أو أكثر رأيت النبي صلى الله عليه وسلم في المنام فقال لي يا أبا بكر أكرمك الله كما أكرمت رجلاً من أهل الجنة ، فقلت يا رسول الله لم استحق الشبلي هذا منك فقال هذا رجل يصلي خمس صلوات يذكر في اثر كل صلاة ويقرأ لقد جاءكم رسول من انفسكم الآية ، يقول ذلك منذ ثمانين سنة أفلا أكرم من يفعل هذا ؟ قلت وستأسس هنا بحديث أبي امامة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من دعا بهؤلاء الدعوات في دبر كل صلاة مكتوبة حلت له الشفاعة بي يوم القيامة ، اللهم اعط عمداً الوسيلة واجعل في المصطفين محبة وفي العالين درجته وفي المقربين داره رواه الطبراني في الكبير وفي سننه مطروح بن يزيد وهو ضعيف . وأما عند اقامة الصلاة فعن الحسن البصري قال من قال مثل ما يقول المؤذن فإذا قال المؤذن قد قامت

**Click For More Books**

قبل ذلك فإنه لما قتل الحاكم ابن العزيز أمرت اخته ست الملك أن يسلم على ولده الظاهر فسلم عليه بما صورته السلام على الامام الظاهر ثم استمر السلام على الخلفاء بعده خلفاً بعد سلف إلى أن أبطله الصلاح المذكور جوزي خيراً .

وقد اختلف في ذلك هل هو مستحب أو مكروه أو بدعة أو مشروع واستدل للأول بقوله تعالى : ﴿ وافعلوا الخير ﴾ ، ومعلوم أن الصلاة والسلام من أجل القرب لا سيما وقد تواردت الاخبار على الحث على ذلك مع ما جاء في فصل الدعاء عقب الاذان والثالث الأخير من الليل وقرب الفجر والصواب انه بدعة حسنة يؤجر فاعله بحسن نيته وقد نقل عن ابن سهل من المالكية في كتابه الاحكام حكاية الخلاف في تسييح المؤذنين في الثالث الأخير من الليل ووجه من منع ذلك أنه يزعم النوم وقد جعل الله تعالى الليل سكناً وفي هذا نظر والله الموفق .

### ( الصلاة عليه في يوم الجمعة وليلتها )

وأما<sup>(١)</sup> الصلاة في يوم الجمعة وليلتها فقد قال الشافعي رضي الله عنه أحب كثرة الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم في كل حال وأما في يوم الجمعة وليلتها أشد استحباباً انتهى .

وتقدم في الباب الرابع مما يدخل هنا حديث أبي هريرة وأنس بن مالك وأوس بن أوس ، وأبي أمامة ، وأبي الدرداء وأبي مسعود وعمر بن الخطاب وابنه عبد الله والحسن البصري ، ونحو ذلك بن معاذان ويزيد الرقاشي وابن شهاب الزهري مبنية واضحة فلا نعيد ذكرها هنا وعن أبي ذر الغفاري رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى علي يوم الجمعة مائتي صلاة غفر له ذنب مائتي عام أخرجه الديلمي ولا يصح .

وعن عائشة رضي الله عنها قالت : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من

---

(١) وقال احمد ليلة الجمعة افضل من ليلة القدر وورد في حديث رواء ابو داود وصححه النووي ان افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق ادم وفيه قبض وفيه النخعة وفيه الصعقة فأكثروا علي من الصلاة فيه فان صلاتكم تعرض علي فادعوا لكم واستغفروا .



أحدكم فليصل علي وليقل ذكر الله بخير من ذكرني رواه الطبراني وابن عدي وابن السني في اليوم والليلة والخرائط في المكارم وابن أبي عاصم وأبو موسى المديني وابن بشكوال وسنده ضعيف وفي رواية بعضهم ذكر الله من ذكرني بخير قلت وقد أخرجه ابن خزيمة في صحيحه وذلك عجيب لأن اسناده غريب وفي ثبوته نظر والله

الموفق . وأما الصلاة عليه عند خدر الرجل فرواه ابن السني من طريق الهيثم بن حنش وابن بشكوال من طريق أبي سعيد كذا عند ابن عمر رضي الله عنهما فخرت رجله فقال له رجل أذكر أحب الناس اليك فقال يا محمد صلى الله عليه وسلم فكأنما نشط من عقال ولابن السني من طريق مجاهد قال خدرت رجل عند ابن عباس رضي الله عنهما فقال له ابن عباس اذكر أحب الناس اليك فقال محمد صلى الله عليه وسلم فذهب خدره ، وللبخاري في الأدب المفرد من طريق عن الرحمن بن سعد قال خدرت رجل ابن عمر فقال له رجل أذكر أحب الناس اليك فقال : يا محمد .

#### ( الصلاة عليه عند العطاس )

وأما الصلاة عليه عند العطاس فعن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من عطس فقال الحمد لله على كل حال ما كان من حال وصل الله على محمد وعلى أهل بيته أخرج الله من منخره الأيسر طائراً يقول اللهم اغفر لقائلها أخرجه الديلمي في مسند الفردوس له بسند ضعيف وعند ابن بشكوال من حديث ابن عباس مرفوعاً مثله إلى قوله الأيسر وقال بعده طيراً أكبر من الذباب وأصغر من الجراد يرفرف تحت العرش يقول اللهم اغفر لقائلها ، وسنده كما قال المجد اللغوي لا بأس به سوى أن فيه يزيد بن أبي زياد وقد ضعفه كثيرون لكن أخرج له مسلم متابعه والله اعلم .

وعن نافع قال عطس رجل عند ابن عمر رضي الله عنهما فقال له ابن عمر لقد بخلت هلاً حيث حمدت الله تعالى صليت على النبي صلى الله عليه وسلم أخرجه البيهقي وأبو موسى المديني وعند بقي بن مخلد في مسنده وابن بشكوال من طريقه بسند ضعيف عن الضحاك بن قيس قال عطس عطاس عند ابن عمر فقال



درد و شریف کے فضائل، احکام و آداب ۴۲۸ اسمائے مبارکہ  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مشہور آفاق کتاب

القول البديع فی الصلوة علی الحبیب الشفیع کا اردو ترجمہ

# درد و شریف کے فضائل و آداب

تالیف  
امام شمس الدین محمد بن عبد الرحمن بخاری رحمہ اللہ  
ترجمہ [WWW.NAFSEISLAM.COM](http://WWW.NAFSEISLAM.COM)

مولانا معظم الحق صاحب

تہذیب و ترتیب

حضرت سید رضی الدین احمد فخری رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ القرآن و علوم الاسلامیہ  
ناشر

بکری ٹریڈنگ کمپنی، سبیلہ چوک، کراچی

Click For More Books

ہر بات کے شروع کرنے سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر و تذکرہ کرنے کے وقت، علم و بین پھیلانے کے وقت حدیث شریف کے پڑھنے اور دعا و نماز سادہ کرنے کے وقت، وعید و نصیحت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک لکھنے کے وقت اور درود کا ثواب لکھنے کے وقت اور درود شریف سے غفلت کرنے کی وعید لکھنے کے وقت وغیرہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَكَمَالِهِ

مروی ہے کہ جو شخص وضو کے بعد اٹھائے اَن لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُهُ پڑھے اور درود بھیجے اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہی بھی مروی ہے کہ جو شخص درود شریف پڑھے اس کا وضو کامل نہیں ہوتا (اگرچہ اس بات میں کافی بحث علماء کی طرف سے وارد ہوئی ہے) تیمم غسل جنابت اور غسل حیض وغیرہ کے بعد درود شریف پڑھنا مستحب ہے (جیسا کہ امام نووی نے اشارہ کیا)۔

### حالت نماز میں درود شریف پڑھنا

جب کوئی شخص اپنی نماز میں آیت ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْلُوا عَلَيْنَا وَتَسْلُوا

اور خوب سلام بھیجا کرو۔

(الاحزاب: ٥٤)

تَسْلِيمًا

یہود دے تو اس کو اور مقلد کو چاہیے کہ یہ کہے: **سَمِعْنَا اللَّهَ عَلَيَّهِ وَسَلَّمَ** لیکن اللہ جسے علی محمدؐ نے کہا کہ اس طرح کہنا ایک گنہ ہے اور اگر کون کو چاہی اپنی ہر جگہ اسی شہدے سے مستقل کر دیا جائے تو بالاختلاف نماز باطل ہو جاتی ہے۔

نماز کے بعد درود شریف پڑھنا

ابو بکر بن مجاہد نے خواب میں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شیبیؓ کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ حضرت شیبیؓ کے ساتھ یہ معاملہ فرماتے ہیں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (وجہ یہ ہے) کہ یہ اپنی نماز کے بعد۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ

عَلَيْهِ مَا عَنِتُّو حَرِيصٌ عَلَيْكُم

يَا مُؤْمِنِينَ رَفُّوا رُءُوسَكُمْ (التوبہ: ۳۰) ہے ہیں یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے میں بالخصوص ایمان والوں کے ساتھ کہ یہ شفیق

○ (توبہ)

(اور) مہربان ہیں۔

**Click For More Books**

شفاعت گنہگاروں کے لئے ہوگی اور اہل مدینہ کی شفاعت ان کی بلاؤں اور آزمائشوں پر صبر کرنے کی وجہ سے ہوگی جیسے غزوات میں خصوصاً غزوہ اُحد میں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اہل مدینہ پر گناہ نہیں گئے اور باقیوں کے لئے ضعیف نہیں گئے۔ گواہی درجات بڑھانے اور اکرام و اعزاز کے لئے ہوگی اور شفاعت کو گنہگاروں کے لئے مخصوص ہوگی۔ بعضوں کے لئے دونوں ہوں گی مثلاً عرش الہی کے سایہ میں ہونا۔ نور کے مہربوں پر ہونا وغیرہ۔

## اذان کے بعد مؤذنون نے جو بدعات نکالی ہیں ان کا بیان

اذان دینے والوں نے یہ بدعت گھڑ لی ہے کہ وہ ظہر، عصر اور عشاء کی اذان کے بعد اَلصَّلَاةُ فِي السَّكُومِ عَلٰی رَسُوْلِی اللہ پڑھنے لگے اور مغرب کی اذان کے بعد کئی وقت کی وجہ سے بالکل نہیں پڑھتے۔ اس بدعت کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ عالم ابن ابی نعیم نے قتل ہوا تو اس کی بہن نے اس کے چھ دن بعد حکم دیا کہ لوگ اس کے لئے کُشاہ ظاہر کر سلام کیا کریں جس کی صورت یہ تھی اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی اِلٰہِہَا وَالْعَاقِبِہِہَا۔ اس کے بعد خلفاء پر بھی اسی طرح سلام پڑھا جانے لگا بہاؤ تک کہ سلطان الناصر صلاح الدین ابی المظفر یوسف بن ایوب الجوزی کے زمانہ حکومت میں بہترین انداز میں اس کو باطل کر کے (حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوة و سلام اذان کے بعد پڑھنے کا حکم جاری کیا۔ اس زمانہ میں

اس طرح بعد اذان صلوة و سلام پڑھنے میں اختلاف ہوا۔ کچھ نے اس کے استیجاب پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد فَاَصْلَحُوا الْقُلُوْبَ سے استدلال کیا لیکن یہ بھی ہے کہ یہ بدعت ہے۔ (ناقل کی معروض یہ ہے کہ اذان کے بعد کی دعائیں تو صلوة و سلام

موجود ہے اور دعائی اور گڑھے ہوئے متعین الفاظ میں اَلصَّلَاةُ فِي السَّكُومِ عَلٰی رَسُوْلِی اللہ یا یا رَسُوْلَ اللہ مستحب نہ ہوا۔ اذان کی دعا مکمل کرنے کے بعد جو سُبْحٰنَ اللہ عَلَیْکَ یَا خَلِیْقَیْ خَلْقَہٗ مُحَمَّدٌ وَّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَامُ پڑھا جائے وہ بدعت ہے۔ اسی طرح تہجد کی اذان کے بعد ”سُبْحٰنَ اللہ“ پڑھنے پر بھی اختلاف ہے۔

## جمعہ کے دن اور رات میں درود پڑھنا

حدیث میں وارد ہے کہ یوں تو ہر حال میں درود کی کثرت پسندیدہ فعلی ہے لیکن جمعہ کے دن رات میں درود کی کثرت مزید مستحب ہے مثلاً پڑھنے والے کو روز قیامت شفاعت ملے گی۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن دو سو مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے دو سو سال کے (بند) گناہ معاف ہو جائے ہیں۔ یہ بھی آیا ہے کہ جمعہ کے دن چوائسٹی مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے اس کے اسی سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اسی طرح ۴۰ مرتبہ پڑھنے پر ۴۰ سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اور یہ درود پڑھو اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ

Click For More Books

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب دعا شروع کریں تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ اَجْمَعِيْنَ۔

(ترجمہ) اے اللہ رحمت نازل فرمائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے بندے آپ کے نبی اور آپ کے رسول ہیں اس سے افضل رحمت جس کو آپ نے اپنی تمام مخلوق میں سے کسی پر نازل فرمائی ہو اس سے زیادہ مروی ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے درود شریف کے بھی اوقات اور ارکان واضح ہیں مثلاً حضور قلب ہو، برکت ہو، مسکنت ہو، شروع ہوا درود اللہ جل شانہ سے تعلق ہو اور اسباب دینا سے منقطع ہو پھر تو اس کی قبولیت کی پروا حق ہے اس کا وقت سہری ہے اور اسباب قبولیت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف ہے۔

### کان بکنے کے وقت درود شریف پڑھنا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ادراف رضی اللہ عنہ سے فرمایا جب تمہارے کان بکنے لگیں تو چاہیے کہ پھر درود شریف پڑھا کرو۔ اسی طرح چھ پاؤں سو جائے تو اپنے محبوب کا ذکر کرو یعنی درود شریف پڑھو۔

### چھیننے والے کا درود شریف پڑھنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص چھینک کے بعد کہے۔  
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ مَا کَانَ مِنْ حَالٍ وَحَلٰی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰہْلِ بَيْتِہِ۔  
تو ایک پرندہ کہتا ہے۔

(ترجمہ) اے اللہ اس کے کہنے والے کی مغفرت فرمادیجئے۔

بعض لوگوں کے نزدیک چند موقعوں پر درود شریف پڑھنے کو مکروہ کہا گیا ہے ان میں سے چھینک کے وقت، تعجب کے وقت، زخمیہ کے وقت، جمارع کے وقت وغیرہ۔

### بھولنے والے کا درود شریف پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم

**Click For More Books**

## (۱۴) ”غنیۃ الطالبین“ میں تحریف

غنیۃ الطالبین کے تمام قلمی مخطوطوں اور شائع شدہ نسخوں میں نماز تراویح کے لئے ۲۰ رکعت کی صراحت ملتی ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۸۳ھ) تحریر فرماتے ہیں:

”اور تراویح کی بیس ۲۰ رکعتیں ہیں اور ہر دوسرے رکعت میں بیٹھے اور سلام پھیرے، پس وہ پانچ ترویجہ ہیں۔ ہر چار کا نام ترویجہ ہے اور ہر دو رکعت کے بعد نیت کرے کہ میں دو رکعت تراویح کی نیت کرتا ہوں۔“ (غنیۃ الطالبین، ص ۳۹۶ قادری کتب خانہ لاہور)

لیکن پاکستان کے نام نہاد توحید پرست غیر مقلد فرقے نے جب ”غنیۃ الطالبین“ کا نسخہ اپنے مکتبہ سے شائع کیا تو اُس میں نماز تراویح کے متعلق عبارت کو تحریف کر کے یوں شائع کیا ہے:

”اور تراویح کی وتر سمیت گیارہ رکعتیں ہیں اور ہر دوسری رکعت میں بیٹھے اور سلام پھیرے۔“ (غنیۃ الطالبین، ص ۵۹۱، مکتبہ سعودیہ، حدیث منزل، پاکستان)

حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت رکھنے والے اگر یہ عبارت تحریف شدہ کتاب میں دیکھیں گے تو سوچیں وہ کس تذبذب میں پڑ جائیں گے؟

☆☆☆

اور آپ اتر آج کی رمضان کی رات سے کرنا چاہئے  
 کیونکہ وہ رات رمضان میں داخل ہے اور اس  
 سبب سے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
 بھی سیڑھی چڑھی اور اتر آج کی رات بعد فرض اور  
 دو سویتوں کے اوپر کھڑے ہوئے تھے اس لئے  
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے سیڑھی چڑھی  
 اور اتر آج کی رات میں رکعتیں ہیں اور ہر دو سویت  
 میں تھے اور سلام چھ سے پس وہ پانچ رکعتیں  
 ہر جا کا نام تروچھ رکعتیں اور ہر دو رکعت کے بعد  
 ریت کسے کہیں دو رکعت تراویح کی ریت کیا جاتا  
 کرتا ہے یہ خواہ نام کے ساتھ ہر ریت اور کچھ  
 ہے کہ اول رات ماہ رمضان میں اول رکعت  
 میں سورہ فاتحہ و سورہ قلم پڑھیں اور وہ اقرأ  
 باسم ربک الذی نے اس لئے کہلے نام ہم  
 بن محمد بن مسلم رحمہ اللہ علیہ نے نزدیک پہلے اول سورہ  
 قرآن ہے کہ نازل ہوئی اور ہر ناموں کے نزدیک  
 ایسا ہی ہے اور اس سورہ کے پڑھنے کے بعد حمد و  
 اور پھر اس لئے اور سورہ بقرہ شروع کرے اور اقام  
 کو مستحب ہے کہ تمام قرآن پڑھے تاکہ ہر ایک  
 قرآن کو سنیں اور قرآن میں جو کچھ لکھا ہو اسی پر  
 و نصائح و نذیر و توفیق ہیں وہ ان غیہ کر چہ  
 اور مستحب نہیں ہے کہ ایک ختمت زیادہ پڑھے  
 تاکہ سننے والوں کو خواہنوا اور ان کو طلال و تنکلی  
 حاصل ہوا اور جامع سے کہ بہت کریں۔ اور  
 جامع میں کھڑا ہوا ان کو گناہ گار کرے۔ اور  
 انکا اچھ نظیر اور ثواب بزرگ فوت ہو جاوے  
 اور اس کا باعث وہ حضرت امام  
 صاحب ہوں پس ان کا گناہ ہر جسے  
 اور وہ گناہوں میں شامل ہو جاوے  
 پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگر دیکھ لے سکے  
 واسطے معاوضے فرمایا یافتہ اور بلا پیسہ  
 کرتا ہے تو اسے معاف اور یہ اس وقت  
 فرمایا کہ معاوضے ایک قوم کے ساتھ نماز ادا کی

وَيَكُونُ اسْتِغْفَارًا لِّمَا فِي السَّابِقَةِ مِنْ ذُنُوبٍ  
 مَا جَاءَتْهُ غَزْوَةٌ وَفَتْحَانِ لَا يَمْلَأُ سِلَاحَهُ  
 مِنْهُمْ مِصْرَ مِصْرَانِ وَلَا يَنْفَعُ الْيَتِيمَ صَلَافُهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ صَلَاحُهَا وَيَكُونُ  
 فِيهَا قَابِلٌ صَلَافُهُ الْقَرِيبُ وَالْقَرِيبُ  
 رَأَيْتُ كَيْفَ يَسْتَمِعُ لِرَأْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ هَكَذَا صَلَاحُهَا وَهِيَ عَشْرُونَ  
 رَأَيْتُ كَيْفَ يَسْتَمِعُ كُلُّ رَأْيَيْنِ وَيَسْتَمِعُ  
 هِيَ حَسَنٌ تَرِيحَاتٍ كُلِّ أَمْرٍ تَبَقُّ مِثْلَهَا  
 تَرِيحَةً وَيَكُونُ فِي كُلِّ رَأْيَيْنِ أَصْلِي  
 لِنَفْسِ الْقَرِيبِ الْمُسْتَوْفَى لِدَاكَ كَات  
 نَسْرًا أَوْ إِذَا كَانَ إِيْمَانًا أَوْ مَأْمُونًا  
 وَيَسْتَمِعُ أَنْ يَسْتَمِعَ الرُّكْعَةَ الْاُولَى  
 فِيهَا فِي اُولَى سَلَاةٍ مِنْ شَهْرِ مِصْرَانِ  
 الْفَاتِحَةُ وَسُورَةُ الْفَاتِحَةِ وَهِيَ اُولَى  
 بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ الْاَوَّلَ اَوَّلَ  
 فَتَرَّتْ مِنَ الْقُرْآنِ عِنْدَ امَامِنَا مُحَمَّدٍ  
 بِنِ مُحَمَّدٍ بِنِ حَسَنٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَكَذَلِكَ وَنَدَّ حَيْثُ الْاَوَّلِ اَوَّلِ  
 بِسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَمِعُ فِي اَحْمَدِ  
 تَرِيحَةً قَبْلَهُ لِيَسْمَعَ الْقُرْآنَ وَ  
 يَسْتَمِعُ لَهُ قِرَاءَةً لِقُرْآنِهِ كَمَا سَلَفَ  
 لِيَسْمَعَ النَّاسَ حَيْثُ الْقُرْآنِ لِيَسْمَعُوا  
 خَلْقًا مِثْلَهُ مِنْ الْاَوَّلِ وَالْقُرْآنِ وَ  
 الْمَوَاعِدِ وَالزَّوْجِ وَكَانَ يَسْتَمِعُ الْوَيْلَ دَا  
 عَلَ تَحْتَهُ وَاحِدَةً لِيَسْلَمَ ذَلِكَ عَنِ  
 الْمَأْمُونِ فِي حَقِّهِ رَأْيًا وَفَعْلًا سَلَفَ  
 وَكَانَ هُوَ الْجَمَاعَةُ وَيَعْلَمُوا بِهَا قَبْلَهُمْ  
 اَجْبَدَ عَظِيمٌ وَتَوَاتُ حَسَنٌ لِيَسْمَعُوا  
 ذَلِكَ يَسْتَمِعُ اَلَامًا وَيَعْلَمُ اَنَّهُ يَسْمَعُونَ  
 مِنَ الْاَوَّلِينَ وَكَذَلِكَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمَعُ ذَلِكَ لِيَسْمَعُوا  
 اَنَّهُمْ سَمِعُوا ذَلِكَ لِيَسْمَعُوا

لہ ہر رکعت دو رکعتیں

Click For More Books





## (۱۵) کتاب القول الحسن فیما یستقبح و عما یسن میں تحریف

سید عبدالخلیل الطہلبائی (م ۱۲۷۰ھ) بصرہ کے ایک مشہور عالم دین اور شاعر تھے۔ آپ رسول کریم ﷺ کی شان بیان کرتے ہوئے وہ لکھتے ہیں:

وجعلته روح جثمان الوجود، وسببا لوجود کل موجود۔  
جس کا مفہوم ہے: ”(اللہ تعالیٰ نے) آپ ﷺ کی روح مبارک کو تمام موجودات کے وجود کا سبب بنایا۔“ (مخطوطہ القول الحسن فیما یستقبح و عما یسن، قاہرہ)  
سید طہلبائی کے پوتے سید ابراہیم الطہلبائی وہابی فکر سے متاثر ہو گئے۔ انہوں نے جب اس مخطوطے کو شائع کیا تو رسول اللہ ﷺ کی شان میں کہی گئی مذکورہ بالا عبارت کو حذف کر دیا۔ (القول الحسن فیما یستقبح و عما یسن، ص ۶۹، ناشر الدراسات الاسلامیہ، کویت)

اس تحریف کی نشان دہی اُس وقت ہوئی جب مطبوعہ نسخے کا موازنہ مصر میں رکھے گئے اصل مخطوطے سے کیا گیا۔

تارئین کے لیے یہاں ہم دونوں نسخوں کا ٹکس پیش کر رہے ہیں۔

☆☆☆

القول الحسن فيما يستقبح وعمّا يسن  
للعالَم الجليل السيد عبد الجليل الطبطبائي  
المتوفى عام ١٢٧٠هـ / ١٨٥٣م

دراسة وتحقيق

دكتور

محمد عبد الرزاق السيد إبراهيم الطبطبائي

عميد كلية الشريعة والدراسات الإسلامية

جامعة الكويت

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ومن ثم قالوا: السنة كسفية نوح، واتباع السنة يدفع بهم البلاء  
عن أهل الأرض، والسنة إنما سنّها لما علم في خلافتها من الخلل  
والزّل، والتعمّق، ولو لم يكن إلا أن الله سبحانه وملائكته  
وحمة عرشه يستغفرون لمن اتبعها لكفى (١)

ولنجس عنان القلم عن الجرى في هذه الحلية، وإن كان البحث  
في ما اختاره الله وأحبه، خوفاً من ملالة السامع، والسامة، فإن  
نُزل الرحمة بالغيث إذا طالت بنزوله الإقامة، رفعت الأكف  
بالدعاء إلى الله في كشف الغمامة.

واليوم، وقتت همم أرباب العناية عن الامتداد إلى بلوغ منتهى  
العناية، فصار الاقتصاد أحرى بقبول الرواية لأهل الدراية

فنسألك اللهم، يا من بيده ملكوت كل إحصان، وتحت قهره  
ناصية كل بر وجود وامتتان، أن تصلى وتسلم على عبدك  
ورسولك محمد، الذي أبرزته درة صدفة كل إنسان، وأن نتحفنا  
بفضلك [١٢ / ب] وعطفك بالهدى والاستقامة في كل حال، وأن  
نعصمنا من الزيغ والصلالة، وأن تلبسنا من الأخذ بهديه أفخر  
حلة، وأن نعصمنا من الزيغ والغواية، والأهواء المضلة، ولا  
تؤاخذنا - يا مولانا - بالغفلة والتفريط والتقصير، فإبنا وحقك  
لنعلم أن لا ملجأ إلا إليك ولا مصير، فأنت مولانا لا سواك،  
وأنت نعم المولى ونعم النصير.

Deleted from this place.

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اهل الارض والسنة انما سماها لما علم في خلافتها من الخلل والزلزال  
والنقص ولولم يكن الا ان الله سبحانه وملائكته وحملته عشر يستغفرون  
لما استعياها كفى ونجس عنان القلم عن الجري في هذه الحلبه. وان  
كان النجف في ما اخذاره الله واجبه. خوفا من ملائكة السامع والسماعه  
فان يقول الرحمة بالغيب اذا طالت بئزوله الاقامه. رفع الاكف  
بالدعاء الى الله في كشف الغامه. واليوم وقفت. هم ارباب الغايه  
عن الامتداد الى بلوغ منتهى الغايه. فصار الاقتصاد احدى  
الروايه. لا اهل الدايه. فنساكك اللهم يا من بيده يكون كل  
و تحت قهره ناصيه كل بر وجود و امتنان. ان تضلي وتسلم على عبدي  
و و كوكك محمد الذي ابرزته دره صدقه كل انسان. وجعلته روح  
جثمان الوجود. وحسبنا الوجود كل موجود. وان نكفنا بفضلك  
وعظمتك

## (۱۶) کتاب اشد العذاب میں تحریف

دیوبندی مکتبہ فکر کے مشہور مولوی مرتضیٰ حسن چاند پوری در بھنگوی نے تادیبیت کے خلاف ایک کتاب ”اشد العذاب“ لکھی۔ اس میں مرزائیوں کا ایک قول نقل کیا کہ مولانا احمد رضا بریلوی اور ان کے ہم خیال علمائے دیوبند کو کافر کہتے ہیں تو کیا علمائے دیوبند کافر ہیں؟ اگر علمائے دیوبند کافر نہیں تو پھر مرزائی کیوں کافر ہیں؟

مولوی چاند پوری دیوبندی اس کے جواب میں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ پر اپنے دل کی بھڑاس نکال کر آخر میں مذہبی خودکشی کرتے ہوئے تسلیم کرتے ہیں کہ:

”اگر خان صاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ایسے ہی تھے جیسا کہ انہوں نے انھیں سمجھا تو خان صاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی، اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو وہ خود کافر ہو جاتے۔“ (اشد العذاب، ص ۱۳، ناشر مجتہبی جدید، دہلی)

دیوبندی عالم کا یہ اعتراف خود ان کے گلے کی ہڈی بن گئی اور ان کے اس اعتراف شدہ عبارت کا مناظرے کے دوران ان سے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ انہوں نے سوچا کہ کیوں نہ اس عبارت کو ہی اس کتاب سے غائب کر دیا جائے۔ چنانچہ کراچی کے دیوبندیوں نے کتاب ”اشد العذاب“ شائع کی تو اس عبارت کو بلکہ اصل کتاب کے ص ۱۲ سے لے کر صفحہ ۱۵ تک سارے صفحات کو غائب کر دیا اور صفحہ ۱۲ کی آدھی عبارت کے بعد سیدھا صفحہ ۱۵ کی عبارت کو جوڑ دیا۔ (اشد العذاب، ص ۱۴-۱۵ ناشر مولانا محمد یوسف بنوری، مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی) تاریکین اصل کتاب اور تحریف شدہ کتاب کا ٹکس ملاحظہ فرمائیں۔



۳۳ دیوبندی ملا کی کفریہ عبارتوں کا تحقیقی جائزہ اور اس کا ردِ تبلیغ کے لیے مطالعہ کریں ”حسام الحرمین علی منہر الکفر والین“ از امام احمد رضا خان بریلوی، ناشر رضا کیڈی، ممبئی

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
مِنْ غُلَامِ اَهْمَدِ دِيْلِي سِرْجَانِ

نے اسلام کے منائے کا قصہ کیا مگر خدا نے قدرے ان کو اس میں ناکام کیا۔ اور وہ

ناکامی کی حالت میں اپنے اقارب سے سختی سوت کر

چونکہ مرزا صاحب کے کفریات ان کے رہبان میں منتشر تھے اور مسلمانوں کو اس قدر فرصت نہ تھی کہ مرزا صاحب کی کل تصانیف کو مطالعہ کریں۔ اور بہت سے مرزاں وقت پر انکار یا غورناوی سے کام لے لیتے تھے۔ مسلمانوں کے فتنے کے لئے مرزا کی کفریات، توہین انبیاء علیہ السلام، و فحش بیروت اور ستر شری و کھا حشر اچھا اور دوسرے فضیلت لکھ کر پھیل کر دیوید جو خدا کے فضل و کرم سے مسلمانوں کے لئے بہت مفید ثابت ہوا

میں بس یہ کہ تمام

أَشَدُّ الْعَذَابِ عَلَى مُسِيئِ الْيَتِيمِ

اور تبت

دین میرزا کفر خالص

یہ مرزا میں مسلمان کے ہاتھ میں ہو گا خدا کے فضل سے کوئی مرزا ایسا نہیں ہو گا جس کو اس قدر کفر ہو گا کہ مرزا نے اور مرزاں نے ان کی طرح روٹن کر دیا یا تو ہر مسلمان ہو گا اور دوسرے کو نشانے

مطبع مجتبائی جدید دہلی

Click For More Books

نہیں، اگر غیر متوجہ ہے تو تمام دین کا کام ہی تباہ اور برباد ہو جائیگا۔ کوئی حکام کی سی قابل اور خوش نصیب نہ ہو سکتا۔  
 مگر اس سے فیصلہ میں کیا غلطی نہیں ہو سکتی؟ پولیس کے جھوٹے چالان میں کیا مستحجب ہو سکتے ہیں اور جھوٹے چالان  
 معصوم ہونے میں کیا کمزور کو سزا ہونی ضروری ہے، تو اب اس بنا پر تمام بد معاش چور و بیکار ہوا ہو جائیگا۔ اگر  
 حکام غلطی کرتے ہیں جس بدینت ہوتے ہیں جن چالان پولیس کے معصوم ہوتے ہیں جن غلط۔ لہذا پھر بد معاش مرزا  
 سے چوری بد معاشی کر کے ان کو کوئی سزا نہ دی جائے اور پولیس کو کوئی چالان قابل توجہ نہ رہے جسکو پولیس چور کے  
 اس کو توجہ دے دے اور وہی بھی بدلے دے دینا میں تمام امور کی چلچ ہوئی ہے اسی طرح خود کو بھی ان کی اموال پر  
 کن لو اگر معصوم ہو تو ناوردہ غلط ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی حکام کی غلطی یا بد معاشی سے تمام دنیا کے علماء کے معصوم بن جائے  
 بھی قابل قبول نہیں۔ اگر ایسا ہو تو کیا مسترد رہا ہو جائے نہ دین رہے نہ دنیا کیا کوئی شخص سیکرٹڈ لڈاب اور مرزا  
 غلام احمد صاحب دین کے اہل کی کو دیکھ کر یہ کہہ سکا کہ وہ دعویٰ نبوت ہے وہ سادہ منہ نہیں کہ ایسے ہی جھوٹے تقویٰ  
 سلسلہ نبوت ہی کو غلط بنا کر تمام دین سے سیکرٹڈ ہو جائیگا۔ سیکرٹڈ سادہ منہ مرزا ہی باب بہادار مرزا کے  
 جھوٹے دعویٰ نبوت سے تادیب ان نبوت سادہ منہ جھوٹے اور غیر قابل اعتبار و تھوڑا ہی ہو سکتے ہیں اور ان میں جھوٹے  
 دہان ہیں جس سیکرٹڈ جھوٹ جھوٹ بکری ہے۔ غرض یہ عذر ایک ملحد دانشمند پر جسکو کوئی اہل انصاف بھڑکانا نہ  
 نہیں کہہ سکتا۔ مرزا غلام احمد دین کے تمام مرزے متعدد کا فرمودہ ان کے عقائد پر ملکہ کجا کر چکے ہیں۔ اس سے  
 کسی کے کفر و ارتداد میں شک نہ کرے اور جی کا فر ہے، "پڑھو لو کہ انہی دینوں کا توئی دیا گیا ہے وہ بالکل صحیح ہے نہیں تو بے  
 گنی چاہئے۔ یہ غلط پہلے مفید نہیں۔"

یہ عذر دیکھ کر ہر سادہ منہ کی گھر گھر میں جھوٹ مرزا کا جب بہت تنگ آ رہا تھا ہوتا ہے اس کو یہ کہتے ہیں کہ انہی دینوں کے  
 عذر دینا کوئی علم ربی کا فریبت ہے نہ سب سے بندہ تین صراحتاً کہ اسلام و مرزا حنیفہ و مرزا قرآن نہایت قوی علوم عقیدہ فقیر کا سرچشمہ  
 ہیں کہ کوئی اصولی سمجھ رشتہ خاص صاحب اور ان کے ہم خیال کا فریبتے ہیں تو کیا علماء دیوبند کا فر ہیں۔ اگر وہ  
 کا فر ہیں تو پھر مرزا ان کو لے کا فر ہیں؟ اس کا جواب بھی خوب توجہ سے سن لینا چاہئے، علماء دیوبند کی گھر  
 اور مرزا صاحب اور مرزا یون کی تکفیر میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ تو۔

بعض علماء دیوبند کہ دین بریلوی یہ فرماتے ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قائم انبیاء میں نہیں جانتے۔ جو چاہے  
 عیسیٰ کے حکم کا پیکر ہو، عیسیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، علم کی برابر کہتے ہیں شیطان کے علم کو آپ کے علمی قرآن سید عالم علیہ السلام سے  
 ناکہ نہیں لے سکتا۔ اگر وہ علماء دیوبند فرما دیں کہ ان کا عقائد صحت کے حکم بالکل صحیح ہے جو سادہ منہ کا فر ہو کر مرزا

Click For More Books

مسلموں سے لانا ہم ہی تمہارے نوتے پر دستخط کرتے ہیں۔ ملائی قوم میدان کو جو کافر نہ کہہ دے خود کافر ہے یہ عقائد شیک کفر یہ عقائد ہیں۔ مگر انھیں انصاف چکایہ فرما کر بعض علما نے دیوبند اور اعتقاد کو تو بائیس ہیں یہ غلطیوں اور فساد ہیں، جیسا کہ انہوں نے جب ہم ان عقائد کو کفر اور ارتداد کہتے ہیں تو ہم ان کے عقائد سے ہوسکتی ہیں، انہی کلمات کفر یہ ہم فرماتے، نہ ہماری بزرگوں نے نہ ایسے حضرات میں خبیثہ ہماری قلب میں آئے ہم تو اس شخص کو جس کا اعتقاد بوقلمانی کافر جہاد میں نہیں وہ عبارات جن کی طرف ان حضرات نے خبیثہ کو غور کیا ہے ہیں ان کا مطلب نہایت ہی جوان حضرات کے باطل مخالفت ہے۔ اب یہ سوال کہ اگر یہ حضرات ایسے ہیں کیا اس کا جواب یہ ہے کہ وہ بھی تیرہویں صدی کے فرضی مجدد ہیں ہونے کے معنی تھے۔

مشاہرہ دار حمید دہلوی کا حال ہوتا ہے ہم جانتے ہیں کہ تمام روئے زمین کے مسلمانوں کو کاذب کہا، خافضہ دینے اپنے تمام مخالفوں کو کافر کہا، نہ وہ، اہل اسلام جو شریک ہو، نہ اس کا ممبر ہو جو کسی نہادی سے سلام کرے وغیرہ وغیرہ اب کافر، وہابی وہ کافر، غیر منکر وہ کافر، خارجی وہ کافر، غرض ہر ایک کو کافر کہتے ہیں وہ کافر حتیٰ کہ خود کافر، مہرید کافر، ان کے پرہیزگار کافر، شیعہ کافر، سنی کافر، جو ہونی کے لئے سچے یقین میں شریک نہ ہوں، تو کفر و خلافت میں شریک نہ ہوں بلکہ جو شریک ہوا وہ کافر، اب میں زیادہ کچھ عرض نہیں کرتا۔ سمجھو دے خود کھینچیں کہ جو اہل مسلمانوں کی، بودی کی، ہما خافضہ سب کفر سے دے غمراہی ہیں، مولوی عبدالباقی صاحب الکریم ایک وجہ سے کافر اور جب ہندو کی کہتا علی انصاف شجاع ہوا ہے تو دیکھو وہ بھی غلو کی ہی گونہ دار وہ دہریہ ہی جو پھر اس کے جسد مریدین وہ اب چکر، رزقین وہ مسلم، ہر غرض کوئی محبوب ہی اس پر وہ دنگاری میں بڑی حمید اور چھوٹے حمید ایک ہی تھیلی کے پٹے معلوم ہوتے ہیں کسی ایک ہی ابرو کے تیر کے شکار دین دونوں کی عرض ہی معلوم ہوتی، کہ دینا میں سوائے ان کوئی مسلمان نہ ہوا اور وہ جو مسلمان ہیں معلوم ان مصنفین کی تشریح دیکھنی ہو تو ملاحظہ

هو السحابة العذراء في عظيم احوال اعتبار وتركيز الحواطر على الحق في امينة الاكابر - عظيم البيان في حفظ الايمان - قطع الوثنيين من تقوى على الضلوع - التحم على اسنان النعم - فريوة لولها من كمال

اہل بات یہ عرض کرتی تھی کہ بریلوی ٹکیر اور علمائے اسلام کا ہر واحد صاحب اور مرزا بیون کو کافر کہنا اس میں مذہب

آسان کا فرق یہ اب بھر بھی، اسکو سن پر نہ لانا، اگر خافضہ اس کے نزدیک بعض علمائے دیوبند دانتی ایسے ہی تھے جیسے کہ انھوں نے تھیں، تو خافضہ اس پر اُن علمائے دیوبند کی کج فہمی پر غصے میں آکر وہ انکو کاڑھ میں ڈبو کر خود کا فرق بھارت سے علمائے دیوبند سے جدا کر دے گا۔ اُس کے عقائد کو کفر و بدعت قرار دے گا اور وہ قطعی ثابت ہو گئے۔

**Click For More Books**



توبہ علیہ السلام پر مزار صاحب ادرمزایون کافر و مرتد کہنا فرض ہو گیا اگر وہ مزار صاحب ادرمزایون کو کافر نہ کہے  
چاہے وہ اہل ہری ہون یا حدی وغیرہ وغیرہ تو وہ خود کافر ہو جائیں گے کیونکہ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو۔  
اب جی علیہ السلام دیوبند کہتے ہیں کہ جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یعنی آخر الانبیاء نہ ہو کچھ کبھی غضب  
نبوت کا نشانہ ظاہر نہ کیجے وہ قطعاً کافر ہے، یہی مزار صاحب کہلو اور دادہ مرگے تو خود کہہ دو کہ آپ صلی اللہ  
علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی موجود نہیں ہو سکتا جو نبی نبوت شریعہ حقیقہ ہو سکی کوئی کہے وہ  
کافر یا مجرم ہے کہنا ہم حملے ساتھ ہیں کوئی آنکھ بھر کر تو قہیں دیکھے اس صحت میں مزار صاحب تو ہاتھ سے  
جاتے ہیں مگر اسلام، مزار صاحب کو کافر کہنا ہو گا جیسے علمائے دیوبند فرماتے ہیں کہ جو کوئی رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقیص شان کرے آپ کے صلی اللہ علیہ وسلم علم کی علم شیطانی یعنی کفریہ کہے ہائے کہ آپ کے صلی اللہ  
علیہ وسلم علم کے برابر علم میدان طمانین وہاں کو کہے وہ کافر و مرتد ملعون، یہی مزار صاحب علیہ السلام کو کافر  
الطعن میں زیادہ کیا یعنی آپ کے علم کے کوئی برابر ہی نہیں ہو سکتا بلکہ علم نبوی سے کسی علم کو نسبت ہی نہیں تم بھی  
کہہ دو کہ جی علیہ السلام کی توہین کرے انھیں گالیاں دے دوسرے نبی علیہم السلام کی تنقیص شان کرے ان کی  
مسادات کرے وہ کافر و مرتد ہے مزار صاحب نے بیٹک عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دیں اور انہیں علیہم السلام کی  
توہین کی لہذا مزار صاحب بیٹک کافر و مرتد ملعون بھی ہیں کو اس کی ہمت ہے اگر نہیں تو پھر علمائے دیوبند  
سے تحقیق کیا کا سطر وہ کہے مسلمان تم کہے کافر و مرتد غضب قہر ہے جو جوہ کو غیر عادل کے جلتے ہیں تم ان کو  
انفروہی نہیں جانتے تم تو انکو عین ایمان کہتے ہو، ختم نبوت کا انکار کر کے لنگھ کر رہے ہو قرآن وحدیث سے  
بتائے نبوت کو ثابت کرتے ہو، مزار صاحب نبوت کو مجدد و محدث۔ ولی مسیح موعود کیا کہتے ہو، مزار صاحب  
سے جب کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو عیسیٰ علیہ السلام سے فضیلت دیتے ہو تو مزار صاحب فرماتے ہیں کہ بیٹک  
اھ میں کیا خدا نے انکے رسول نے مسیح موعود کو اس کے کارناموں کی وجہ سے سچا نبی مہم سے افضل قرار دیا تو  
پھر یہ شیطانی دوسرے کیوں کہا جاتا ہے کہ تم اپنے کو ان سے افضل کیوں قرار دیتے ہو، جب ان سے کہا جاتا  
ہے کہ تم نے یہ کیا تو جواب ملا ہے کہ ہاں کیا انبیاء ہی ایسا ہی کیا کرتے تھے پھر کوئی ایسا اعتراض نہیں جو  
پہلے انبیاء علیہم السلام پر نہ ہو سکے، غرض جو الزام لگایا گیا اس سے انھیں انہیں بلکہ آخر کے ساتھ اس کو عین ایمان  
بتایا جاتا ہے اب تو معلوم ہو گیا کہ علمائے دیوبند کی تکفیر میں ادرمزایون کی تکفیر میں زمین و آسمان کا  
فرق ہے۔ علمائے دیوبند جن امیر کی بنا پر کافر بتاتے ہیں وہ انہی ہی میں انکو کفر خالص اعتقاد دیتے

Click For More Books

ایں امر مرزا صاحب اور مرزائی علماء کو کفر یا اقبال کفر یہ کو تسلیم کرتے ہیں انکا اقرار کرتے ہیں ان کو شیمن ایمان سمجھتے ہیں اور جو کہیں کہیں تاول کرتے ہیں تو وہ باطل و تاویل انکلام بالادیر یعنی یہ قابلہ ہے، ایک جگہ تاول کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا دوسرا کلام اس کی غلطی کرتا ہے چارے عاجز ہیں، مگر پانچوں سے دشمنی ہے مرزا صاحب کو کچھ بائیس کہتے، اس عرض سے یہ رسالہ لکھا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مرزائیوں کو اس سے ہایت اور مسلمانوں کو استقامت عنایت فرمائے، ابھی تک بفضل تعالیٰ مسلمان اس سے ناواقف نہیں ہیں ان کے کفریات کو کبھی دیکھ کر مرزا صاحب اور مرزائیوں کو مسلمان ہی کہے جائیں۔

X ایک بات قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبادات مرزائیوں کی پیش کردہ جو ہمیں ختم نبوت کا فرقہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت شان کا فرقہ ہے، اس کا مختصر خطاب یہ ہے کہ مرزا صاحب ایمان کے پیش سے کافر تھے ایک مدت تک مسلمان تھے اور چونکہ وہ حال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کچھ نہ تھا یہی ہے توہیلی عبادات میں نہیں جہنک کوئی ایسی عبادت لکھا دیں کہ میں نے جو ظان معنی ختم نبوت کے غلط بیان کئے تھے وہ غلط ہیں صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلے علیہ وسلم کوئی نبی حقیقی نہ ہوگا یا عیسیٰ السلام کہ وہ ظان جگہ گریاں دیکر کافر ہوا تھا اس سے تو بیکر کے مسلمان ہو تا ہوں اور نہ دیے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی الفاظ اسلام ہی کے پوتے ہیں اسی وجہ سے مسلمان دھوکہ میں آجاتے ہیں کہ یہ ختم نبوت کے بھی قائل ہیں عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم بھی کرتے ہیں قرآن کو بھی مانتے ہیں ستر اجساد بھی ایمان لاتے ہیں غرض تمام اہمیت بانڈ اسلام ایمان علی اور افضل ازہر کہو یہ مسلمان کیوں نہیں گئے مگر مسلمانو یہ ان کے الفاظ ہیں لیکن سونہ نہیں جو قرآن وحدیث نے بتائے ہیں سونان کے وہ ہیں جو مرزا صاحب نے تصنیف کر کے کنز کی بنا دو لائی ہے، لہذا جو عبادت مرزا صاحب اور مرزائیوں کی بھی جاتی ہیں۔ جب تک ان حضائیں سے صاف تو بہ نہ دکھائیں یا تو یہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں مسلمانوں کی واقفیت کے لئے مرزا صاحب امان کے ادنا ب کے چند اقوال لکھنے ہیں۔ درستیہ کیا ہے تو غلط اور کہتہ راہیے کفریات پھر سے ہوں گے۔

جہاں اسلام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس عاجز و خند جانی رحمت اللہ استعار کے لئے اور جہاں اسلام کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسلام پر قائم رکھے اور حق را بخیر فرمائے۔ آمین  
عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کے متعلق جو مرزائی جواب دیتے ہیں وہ تو اس رسالہ میں بفضل تعالیٰ پھر سے آگئے ہیں،  
اب مسلمان ختم نبوت دعویٰ نبوت سونہا صلے کے لئے تو مرزا صاحب کی یہ عبادات ہی کافی ہیں کہ مرزا صاحب

Click For More Books

وَلَقَدْ قَالَ لَوَاكِمَةُ الْكَفْرُ كَفَرُ الْبَدَنِ اسْلَمَ الْهَيْكَلُ

اشید العذاب

علی

مسیلمۃ البنجابی

یعنی

مرزا غلام احمد قادیانی کا

قادیانی دین، کفر فالص

مناظر اسلام مولانا سید مرتضیٰ حسین چاند پوری

— فاشو: —

مولانا سید محمد یوسف بنوری

— امیو: —

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان فون ۳۳۳۱)

ملنے کا پتہ: حافظ محمد مسلم بن برکت اللہ ٹھٹھانی کپانڈہ (منڈر روڈ) کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مٹاس، گایا، اگر اس کا کہنے والا شخص ہے جو وسیع ہی کو فاضل حقیقی جانتا ہے تو یہ کلمہ کفر اور کاذب، لیکن اگر اسی کلمے کو کوئی مسلمان کہے تو نہ کلمہ کفر نہ فاضل کاذب، ایک وقت میں کسی کلام پر کفر کا دیا اور پھر قاضی کو مسلمان دلی بزرگ کہا تو اُس کی وجہ علاحدہ اور وجہ کہہ دیا یہ بھی ہے اس کی تفصیل سالہ شمس ایمان مرزائی قادیان میں ملاحظہ ہو۔ کبھی یہ بھی ہوا ہے کہ کفر پر چونکہ کفری تصافی کفر دیا قاضی کا اضافہ ان کے دشمنوں نے کر لیا۔ مشہور یہ ہو گیا کہ فلاں بزرگ فلاں عالم نے فلاں کام کی وجہ سے کلمہ کہہ دیا حالانکہ بچا ہے عالم کو قاضی کا پتہ بھی نہ تھا۔ تاہم حال جب معلوم ہوا تو اُسے مسلمان بلکہ بزرگ اور دلی کہا کیونکہ ان کی مراد معنی کفری نہ تھے عزت یہ کہہ دینا کہ علما ہمیشہ سے فتوے کفر کے مشاق ہیں جب تک وہ فتاویٰ نقل نہ کئے جائیں جوت نہ ہو سکتا کوئی فتویٰ کسی مستند عالم کا نقل فرمایا جائے تو پھر معلوم ہو جائیگا کہ عجلت کی گئی یا نہ ہو۔ مسکرومی تھا یا اصولی اجتہادی، غلطی تھا یا قطعی یقینی؟ اگر علما اس قدر حسدیتا نہ کرتے تو کلمہ کفر و اسلام میں ہستی باقی نہ رہتا جو ملحد جو چاہتا وہ کہتا اور کفر کو اسلام بنا دیتا۔ اور بزرگوں کے کلام کو پیش کر دیا کہ فلاں نے یہ کہا فلاں نے یہ کہا، معنی ان کے کیا مراد تھے، کس حالت میں کہا تھا اسے کون دیکھے۔ اللہ تعالیٰ علما و اسلام کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اسلام سے کفر کو ملنے نہیں دیا۔ انکی احتیاط آج کام آرہی ہے ورنہ جس کا جو جی چاہتا وہ کہتا۔

بعض علما سے فتویٰ میں غلطی ہاں اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ممکن ہے کہ بعض فتوے کفر کے غلط ہوں بعض فتوے کی بنیاد کذب و باری غرض پر

ہو جس کے فتوے دیئے والے علماء غور ہوں غرض والسنہ یا نا والسنہ بعض فتوؤں کا غلط ہونا ممکن ہے، مگر اس سے کوئی مرزائی یا نتیجہ نہیں نکال سکتا کہ چونکہ بعض فتاویٰ کفر میں علماء سے غلطی ہوئی ہے، لہذا مرزائیوں یا دوسرے محدثوں پر فتویٰ کفر قابل اعتبار نہیں اگر یہ نتیجہ صحیح ہے تو تمام دین و دنیا کا کام ہی تباہ اور برباد ہو جائیگا، کوئی حاکم کیسا ہی قابل اور خوش نیت ہو۔ مگر اس سے فیصلہ میں کیا غلطی نہیں ہو سکتی، پوچھیں کہ جس قدر چالان جیسے کیا صحیح ہے یا غلط ہیں اور جس قدر چالان صحیح ہوں ان میں کیا ملزم کو مزا ہوتی ضروری ہے تو اب اس بنیاد پر تمام بددعا شروع کر کے ہو جائیگا کہ کلمہ کفر کا حکام غلطی کرتے ہیں، بعض بدیت سوتے ہیں

Click For More Books

بعض چالان پولیس کے صحیح ہوتے ہیں، بعض غلط۔ لہذا چوڑا مدعا جس مزے سے چوری بردہاشی  
ان کو کوئی سزا دی جاتے اور پولیس کا کوئی چالان قابل توجہ نہ رہے جس کو پولیس چور کہے اس  
مجتہد، محدث اور ملی گجھا جاتے جیسے دنیا میں تمام ائمہ کی جانچ ہوتی ہے اسی طرح فتوؤں کو  
ان کے اصول پر کس لو اگر صحیح ہوں تو مانو ورنہ غلط ہیں۔ یہ تو نہیں کہ کسی عالم کی غلطی یا بد  
سے تمام دنیا کے علماء کے صحیح فتاوے بھی قابل قبول نہ رہیں مگر ایسا ہو تو کیا امت پر باہر جا  
نہیں رہے نہ دنیا۔ کیا کوئی شخص مسیلمہ کتاب اور مرزا غلام احمد صاحب ادان کے مثال کو دیکھ  
یہ کہہ سکے گا کہ جو منی نبوت ہے وہ معاذ اللہ العظیم ایسے ہی جھوٹے تھے سلسلہ نبوت ہی کو غلط تر  
تمام دین سے سکھوش ہو جائیگا۔ مسیلمہ اسود غنی مرزا جی باب بہار اللہ وغیرہ کے جھوٹے  
نبوت سے سید عیال نبوت معاذ اللہ جھوٹے اور غیر قابل محبت بارگاہ طائی ہو سکتے ہیں۔ دنیا  
بھوٹ کچ دو نوں ہی ہیں مگر جھوٹ جھوٹ ہے سچ سچ ہے غرض یہ حد ر ایک لکھنا نہ ہوتا ہے  
جب کوئی اہل انصاف بنظر التفات نہیں دیکھ سکا۔ مرزا غلام احمد ادان کے تمام مرید متفقہ  
کافر مرزا ادان کے عقائد باطلہ کو جان کر پھر جو ان میں سے کسی کے کفر و ارتداد میں شک  
کرے وہ بھی کافر ہے، ان پر جو کچھ کافروں و یا گیلہ سے وہ بالکل صحیح ہے انہیں تو بہ کرنی چاہیے

Two pages deleted

یہ غلط جیلے مفید نہیں۔

ایک بات اور قابل ذکر ہے مرزائی دھوکہ دینے کی غرض سے وہ عبارات مرزا صاحب کا پیش  
کر دیے ہیں جن میں ختم نبوت کا اقرار ہے عیسیٰ علیہ السلام کی تعظیم اور عظمت نشان کا اقرار ہے  
اس کا حق جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب ماں کے پیٹ سے کافر نہ تھے، ایک مدت تک مسلمان  
تھے، اور چونکہ مجال تھے اس وجہ سے ان کے کلام میں باطل کے ساتھ حق بھی ہے۔ تو پہلی  
عبارات مفید نہیں، جب تک کوئی ایسی عبارت نہ دکھائیں کہ میں نے جو فلان معنی ختم نبوت  
کے غلط بیان کئے تھے، وہ غلط ہیں، صحیح معنی یہ ہیں کہ آپ کے بعد صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی  
حقیقی نہیں ہوگا۔ یا عیسیٰ علیہ السلام کو جو فلان جگہ کالیباں دیکھ کافر ہوا تھا اس سے تو بہ کر کے  
مسلمان ہوتا ہوا۔ ورنہ ویسے تو مرزا صاحب اور تمام مرزائی انصاف اسلام کے بولنے  
Click For More Books

## (۱۷) ”فتاویٰ رشیدیہ“ میں تحریف

مولوی رشید احمد گنگوہی ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:

”..... جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔“

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۳۴، مطبع فرید بک ڈپو، دہلی)

دیوبندی علماء اس بات کو سمجھانے میں ناکام تھے کہ کس طرح کوئی شخص صحابہ کرام کی توہین کر کے بھی اہل سنت و جماعت میں شامل رہ سکتا ہے۔ اپنے مولوی کی اس غلطی کو درست کرنے کا ان لوگوں نے ایک نایاب طریقہ ایجاد کیا۔ اور وہ یہ تھا کہ ”فتاویٰ رشیدیہ“ کی نئی اشاعت میں اس عبارت کو بدل ڈالا۔

فتاویٰ رشیدیہ متعدد حالیہ نسخوں میں یہ عبارت اب یوں پائی جاتی ہے:

”..... جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ ملعون ہے، ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہوگا۔“

(فتاویٰ رشیدیہ، ص ۱۲۸، ادارہ اسلامیات، لاہور)

تارکین غور کریں۔ اصل عبارت ”سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا“ کو تبدیل کر کے ”سنت و جماعت سے خارج ہوگا“ کر دیا گیا یعنی ”نہ“ کو حذف کر کے معنی بدل دیئے۔ مزے کی بات تو یہ ہے کہ ”نہ“ حذف کرنے پر سطر میں جو خلا ظاہر ہو گیا ہے، وہ اب بھی واضح طور پر نظر آتا ہے۔ ان توحید پرستوں سے یہ امید کی جاتی ہے کہ آئندہ کے کسی جدید ایڈیشن میں اس ”خلل“ کو بھی ”پُر“ کر دیں گے مگر کیا یہ تحریف و خیانت کے مجرم کل بروز شتر اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچ جائیں گے؟



محمدی ۱۳۰۰ ھ  
عبدالمصطفیٰ احمد رضا خان

کتبہ عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ مجملہ المصطفیٰ  
النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

### عرس میں شرکت

سوال :- جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم خیراتی ہو شرک ہو نا جائز عریض  
جواب :- کسی عرس اور مولود میں شرک ہو نا درست نہیں اور کوئی ساعی اور مولود درست نہیں

### ہر سال عرس کرنا

سوال :- جناب مولانا فضل الرحمن صاحب کا عرس کئی مراد آباد میں ہر سال تاریخ معینہ پر ہوتا  
ہے بذریعہ اشتہار تاریخ عرس تشبیہ بھی کی جاتی ہے خاص مریدان سلسلہ کو بذریعہ خطوط اطلاع بھی  
دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر لوگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اور ایصال ثواب کیا جاتا  
ہے قوالی راگ سماع مزامیر و دیگر خرافات وغیرہ روشنی بھی نہیں ہوتی ہے امیدوار ہوں کہ جواب موصول  
مرحمت فرمادیں کہ میاں صاحب موصوف کے یہ عقائد بموجب شرع شریف جائز و درست ہیں یا باطل  
لغویات سے ہیں اگر ناجائز و نا درست نزد شارع علیہ السلام ہیں تو ایسے شخص اور ایسے عقیدہ رکھنے والے کی  
امامت درست ہے یا نہیں اور صحابہ پر طعن و مردود و ملعون کہنے والا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ  
وسلم کو ظلم الغیب جلنے والے یا وجودیکہ قرآن وحدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ حضرت کو ظلم غیب نہ تھا  
اور پھر واقعہ کار لوگوں کا سمجھنا اور میاں صاحب کا اصرار اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا گناہگار بناتا ہے  
اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہووے گا یا نہیں ایسا عرس جس میں سب  
التزام ہوتا تاریخ تعین بھی ہوا اجتماع بھی ہو پر قوالی راگ مزامیر سماع و ناجائز جمع عورتوں کا نہ ہو  
جائز و درست ہے یا نہیں۔

جواب :- عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بیعت اور نا درست ہے تعین تاریخ سے قبوا پر  
اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہوں اور جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے وہ  
ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب بدعت جماعت سے خارج  
نہ ہوگا باز بندہ محمد بنی السلام علیکم علم غیب کے متعلق دو تین رسالے میرے پاس موجود ہیں اور حضرت  
فلکتاب راہبہ تقاطع میں بدعت اور بدعت کے خلاف خوب مدلل مذکور ہے والسلام

Click For More Books



# تالیفات رشیدیہ

مع  
فتاویٰ رشیدیہ بکمل مجموعہ

فقید العصر قطب الرشاد

امام ربانی حضرت مولانا رشید محمد عثمانی مدظلہ العالی

کے فتاویٰ، مسائل اور تصانیف کا مجموعہ



احکامہ اسلامیات لاہور

- فتاویٰ رشیدیہ بکمل مجموعہ
- سبیل الرشاد
- ہدایۃ الرشید
- زبدۃ الناسک
- فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب و دار الاسلام
- لطائف رشیدیہ
- ہدایۃ المتدی فی قرآنہ الشہدی
- الشفوف المذنیۃ فی تحقیق الجہاد النبی
- الحق المشرقی فی اثبات الشراعی
- قومی عملہ شریف
- رد الظالمین فی مسائل
- تعداد رکعات تراویح
- اوثق العری فی تحقیق الجہاد فی القری
- قومی احسبہ الظہر

Click For More Books



پہلی بار کسی طباعت \_\_\_\_\_ محرم الحرام ۱۴۰۵ھ، ستمبر ۱۹۸۶ء  
تصحیح شدہ جدید ایڈیشن بار دوم \_\_\_\_\_ ۱۴۱۲ھ، ستمبر ۱۹۹۲ء

باہتمام \_\_\_\_\_ اشرف برادران سکرم دارچن  
ناشر \_\_\_\_\_ ادارۃ اسلامیات - لاہور  
مطبع \_\_\_\_\_ عزیزان افضل پریس لاہور  
قیمت \_\_\_\_\_ مہلذوئی دار  
کتابت \_\_\_\_\_ مشتاق احمد مہلذوئی



WWW.NAFSEISLAM.COM

\_\_\_\_\_ ملنے کے پتے \_\_\_\_\_

ادارۃ اسلامیات

پتہ: ۸۰، امر ٹی لاہور - پاکستان  
۷۳۳۲۵۵-۷۳۳۲۴۸  
پتہ: ۵۳، رجسٹرڈ منیشن، گل روڈ  
لاہور - فون: ۷۳۳۲۳۲  
پتہ: سوئمن روڈ، چوک اردو  
لاہور - فون: ۷۳۳۲۳۲  
پتہ: بازار کراچی  
۷۳۳۲۳۲-۷۳۳۲۳۱

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## عرس میں شرکت

سوال: جس عرس میں حرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو شرک ہو یا جائز ہے یا نہیں؟  
جواب: کسی عرس اور مولودی میں شرک ہو یا دوست نہیں اور کوئی ماعرس اور مولود درست نہیں ہے۔

## ہر سال عرس کرنا

سوال: جب مولانا فضل الرحمن صاحب کا عرس منع مراد آباد میں ہر سال تاریخ معینہ پر ہوتا ہے۔ بذریعہ اشتہار تاریخ عرس تقسیم کر کے کی جاتی ہے خاص مریدان سلسلہ کو بندہ دیو خطوط اطلاع بھی دی جاتی ہے تاریخ معینہ پر لوگوں کا اجتماع ہو کر قرآن خوانی ہوتی ہے اور ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ کوئی راگ سماع مزامیر و دیگر غرافات وغیرہ روشنی بھی نہیں ہوتی ہے۔ امیدوار ہوں کہ جواب باصواب مرحمت فرمائیں کہ میاں صاحب موصوف کے یہ عقائد بموجب شرع شریف جائز و درست ہیں یا بالنعویات سے ہیں۔ اگر ناجائز و نادرست فرمادیں علیہ السلام ہیں تو ایسے شخص اور ایسا عقیدہ رکھنے والے کی امامت درست ہے یا نہیں؟ اور صحابہ پر طعن و مردود و ملعون کہنے والا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جاننے والے کا وجود کچھ قرآن و حدیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت کو علم غیب نہ تھا اور یہ واقعہ کار لوگوں کا سمجھنا اور میاں صاحب کا اصرار اپنے عقائد پر ان کو کس درجہ کا گنہگار بنانا ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنت جماعت سے خارج ہووے گا یا نہیں؟ ایسا عرس جس میں سب التزام ہو تو تاریخ تعیین بھی ہوتا ہے تاریخ بھی ہو پر قوالی راگ مزامیر سماعت و ناجائز و غیر حقوں کا نہ چھو جائے و درست ہے یا نہیں؟

جواب: عرس کا التزام کر کے یا نہ کر کے بدعت اور نادرست ہے تعین تاریخ سے قبل پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور نعویات ہوں یا نہ ہوں اور جن شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے و ملعون ہے ایسے شخص کو امام مکیہ بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج ہوگا۔ اگر بندہ مجبور ہو تو اسلام علیہ السلام غیب کے متعلق دو مین دس سالے میرے پاس موجود ہیں اور حضرت کی کتاب بڑا چین کا قطعہ میں ہے یہ سن اور بحث عرس وغیرہ خوب مدلل مذکور ہے۔ والسلام

## عرس کا حکم

سوال: بد اول زید پیری مریدی کا پیشہ کرتا تھا فقہانہ الفنی سے فوت ہو گیا مرید لوگوں نے زید کو ایک جلیل القدر بزرگ کہہ کر وقت دفن کرنے کے قبر میں ہر چار طرف پتھر لگا کر دفن کیا اور پھر حسب دستور نماز اٹھانے زید کی قبر کی چار دیواری پختہ بنائی۔ دو مرید لوگ زید کی سالانہ برسی کرتے ہیں یعنی ایک تاج مقدس کے کسی دھڑ بزرگ کی خانقاہ میں سب مرید جمع ہوتے ہیں وہاں پر غلیفہ زید کا مریدان حاضرین کو توجہ دیتا ہے اور نیز قاضی ہر گناہ ہے کہ زید اس وقت جلسہ ہذا میں قسرت لائے بلکہ شریک جلسہ ہذا ہیں اور نفلان نفلان اوشاد فرماتے ہیں۔ سرشار اور بات مذکورہ صدر درست ہیں یا خلاف اور کچھ امور بات مذکورہ کامرکب جو اس کا امام بنانا درست ہے یا نہیں۔

Click For More Books

## (۱۷) ”فضائل اعمال“ میں تحریف

تبلیغی جماعت کے معروف مولوی زکریا کاندھلوی (م ۱۴۰۲ھ) اپنی کتاب ”فضائل اعمال“ (جس کا ابتدائی نام ”تبلیغی نصاب“ تھا بعد میں کسی مصلحت کی بنا پر فضائل اعمال کر دیا گیا) میں باب ”فضائل نماز“ میں ”آخری گزارش“ کے تحت لکھتے ہیں:

”..... لیکن نماز کا معظم ذکر ہے، قرأت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں، ایسی ہی ہیں جیسے کہ بخار کی حالت میں ہڈیاں اور کو اس ہوتی ہے.....“ (فضائل اعمال، باب فضائل نماز، ص ۱۰۲)

اکثر لوگوں کے خیالات نماز میں منتشر ہو جاتے ہیں اور انہیں پتہ ہی نہیں چلتا کہ نماز میں کیا پڑھ گئے۔ علما اس پر متفق ہیں کہ قرآن اگر غفلت کی حالت میں پڑھا جائے تو وہ قرآن ہی ہوتا ہے۔

فضائل اعمال میں غفلت کی حالت میں نماز میں قرآن پڑھنے کو ہڈیاں اور کو اس کہا گیا ہے، اور یہ درست نہیں۔

اس عبارت کی وضاحت کے لیے دیوبندی مکتبہ فکر کے ایک مدرسے میں ”فضائل اعمال“ کی مکمل عبارت بھیجی گئی اور ان سے یہ فتویٰ طلب کیا کہ ایسی عبارت لکھنے والے کے متعلق شریعت کا کیا حکم ہے؟ سوال بھیجتے وقت یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ یہ عبارت آپ ہی کی جماعت کے مولوی کی کتاب سے لی گئی ہے۔

مدرسہ خیر المجالس، بیرون گڑھ ملتان، پاکستان دیوبندی مکتبہ فکر کا ایک مشہور مدرسہ یعنی دارالعلوم ہے۔ اس عبارت پر وہاں کے مفتیان نے فتویٰ دیتے ہوئے لکھا:

”الجواب: فتویٰ نمبر ۳۳/۱۴۸۔ مورخہ ۱۷-۱۱-۱۴۲۱ھ/۱۲/فروری ۲۰۰۱ء

خط کشیدہ الفاظ مومو متوین ہیں اس کے تائل پر علا نیو تو بہ ضروری ہے جب تک تو بہ

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نہ کرے اسے مصطفیٰ پر نہ کھڑا کیا جائے، مسلمانوں کو اس سے دور رہنا چاہیے۔ فقط واللہ اعلم۔

الجواب الصحیح مہر دارالافتاء بندہ محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

بندہ عبدالستار غنی عنہ جامعہ خیر المدارس، ملتان ۱۷-۱۱-۱۴۲۱ھ

اس فتوے کا عکس تارکین کے لیے اگلے صفحے پر پیش کیا جا رہا ہے۔

دیوبندیوں کو جب اس بات کا علم ہوا کہ یہ عبارت اُن کے پیشوا کی کتاب سے لی گئی ہے اور اب اس فتوے کی روشنی میں مولوی زکریا کاندھلوی گناہ گار ثابت ہو رہے ہیں۔ تب ان دیوبندیوں نے ”فضائل اعمال“ کے نئے نسخے میں اس عبارت میں تحریف کر دی۔ تحریف شدہ عبارت کچھ اس طرح ہے:

”..... لیکن نماز کا معظم ذکر ہے، قرأت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں، ایسی ہی ہیں جیسے کہ بخار کی حالت میں ہڈیاں ہوتی ہے.....“ (فضائل اعمال، باب فضائل نماز، ص ۳۸۳، کتب خانہ فیضی، لاہور) تارکین غور کریں یہاں عبارت میں سے ”بکواس“ لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔

دیوبندی اور تبلیغی علماء نے مصنف کی اجازت کے بغیر اس عبارت میں تحریف کر کے اپنی جہالت کو بھی واضح کر دیا کہ اصل عبارت میں تو الفاظ ”ہڈیاں اور بکواس ہوتی ہے“ تھے۔ اس فقرے میں لفظ ”بکواس“ مونث ہے۔ تحریف کرنے والے نے لفظ ”بکواس“ تو کاٹ دیا مگر الفاظ ”ہوتی ہے“ رہنے دیئے، حالانکہ لفظ ”ہڈیاں“ مذکر ہے، اس کے بعد ”ہوتا ہے“ آنا چاہیے تھا۔..... کسی نے شاید ٹھیک ہی کہا ہے کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے سو جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔



کافی تین کرنے کے باوجود ان طاعات کی لذتوں کا اذکار کریں۔ حالانکہ طاعات میں اللہ تعالیٰ شائے کی طرف سے بھی قوت عطا ہوتی ہے۔ ہمارے اس تردد کی وجہ اس کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے کہ ہم ان لذتوں سے نا آشنا ہیں اور نا بالغ بلوغ کی لذتوں سے مذاقت ہوتا ہی ہے حق تعالیٰ شائے اس لذت تک پہنچا دیں تو مزہ ہے نصیب۔

## آخری گذارش

مشریانے لکھا ہے کہ ناز حقیقت میں اللہ جل شائے کے ساتھ مناجات کرنا اور یہ کلام ہر نامیے جو غفلت کے ساتھ ہو بھی نہیں سکتا ناز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہو سکتی ہیں مثلاً زکوٰۃ ہے کہ اس کی حقیقت مال کا خرچ کرنا ہے یہ خود بھی نفس کو آتشاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ بہت بھروسہ کو شاق گذرے گا، اسی طرح روزہ دن بھر کا بھوکا پیاسا رہنا، محبت کی لذت سے کرنا کہ یہ سب چیزیں نفس کی شدت اور تیزی پر اثر پڑے گا لیکن ناز کا منظم ذکر ہے قرآن قرآن ہے، یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں البسی ہی میں جیسے کہ بخار کی حالت میں غریبان اور بکواس ہوتی ہے کہ جو چیزوں میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہوجاتی ہے اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے، ذکوئی نفع اسی طرح چونکہ ناز کی عادت پڑ گئی ہے اس لیے اگر توجہ نہ ہو تو عادت کے موافق بلا سمجھے کچھ زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکلتی ہیں کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ شائے بھی ایسی نماز کی طرف التفات اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا اودہ کے ہوا کیلئے نہایت اہم ہے کہ ناز اپنی وسعت و بہت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالات اور کیفیات جو پچھلوں کی معلوم ہوئی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی ناز جس حال سے بھی ممکن ہو ضرور پڑھی جائے، یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے کہ تم کو کھانے کی طرف مائل کر دے تو ناز نہ پڑھی جائے، یہ غلط ہے نہ پڑھنے سے ہی طرح

Click For More Books

کا پڑنا ہی بہتر ہے۔ اس لیے کہ نہ پڑھنے کا جو عذاب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے۔ حتیٰ کہ علماء کی ایک جماعت نے اس شخص کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے جیسا کہ پہلے باب میں منقول گذر چکا ہے اللہ اس کی کوشش ضرور ہونا چاہیے کہ نماز کا جو حق ہے اور اپنے اکابر اس کے مطابق پڑھ کر دکھا گئے ہیں حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف سے اس کی توفیق عطا فرمائیں اور میرے میں کم از کم ایک ہی نماز ایسی ہو جائے جو پیش کرنے کے قابل ہو، اخیر میں اس امر پر تہیہ بھی ضروری ہے کہ حضرات محدثین رضی اللہ عنہم اجمعین کے نزدیک فضائل کی روایات میں تو سب سے اہم مولیٰ ضعف تاجل تاجع، باقی صوفیا کرام رحمہم اللہ کے واقعات تو تاریخی حیثیت رکھتے ہی ہیں اور ظاہر ہے کہ تاریخ کا درجہ حدیث کے درجے کیسے کم ہے۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِمْرًا كَمَا حَمَلْتَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا أَنْتَ هُوَ لَنَا الْفَعْلُ فَاعْفُ عَنَّا فَتُغْفِرَ الْكَافِرِينَ۔ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقٍ سَيِّدِ الدُّنْيَا وَالْآخِرِينَ وَحَسْبُكَ الْإِلَهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعُهُمْ وَحَمَلَتِ الْبَدِينِ السَّيِّئِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

زکریا عفی عنہ کا مذہب حلوی

شب و شبہ ۱۳۵۸ھ

Click For More Books

# فضائل اعمال

مکتبہ الاقطاب صاحب ستر نبی ﷺ الحدیث  
حضرت مولانا محمد زکریا صاحب  
مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ، والی اللہ مراتب

کتب خانہ فیضی

لاہور - پاکستان

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

# آخری گذارش

مؤید نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں آخر عمل شکر کے ساتھ مناجات کرنا اور ہم کلام ہونا ہے جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا۔ نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہو سکتی ہیں مثلاً رُکوع کے اس کی حقیقت دل کا قرب کرنا ہے۔ یہ خود ہی نفس کو استغراق سے اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شائق گذرے گا۔ اسی طرح روزہ دن بھر کا صبر کا پاسدار بنا، محبت کی لذت سے رُکنا کہ یہ سب چیزیں نفس کو غفلت کرنے والی ہیں۔ غفلت سے بھی مگر محنت ہوں تو نفس کی شہرت اور تیزی پر اثر پڑے گا۔ لیکن نماز کا منتظم حصہ ذکر ہے، قرابت قرآن ہے۔ یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں ایسی ہی ہیں ایسے کہ نماز کی حالت میں جذبات ہوتی ہے

کہ جو چیزوں میں ہوتی ہے وہ زبان پر ایسے اوقات میں جاری ہو جاتی ہے اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی فسخ۔ اسی طرح چونکہ نماز کی عادت پڑ گئی ہے اس لئے اگر توجہ نہ ہو تو عبادت کے موافق بلا سوچے بچے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں گے۔ جیسا کہ سونے کی حالت میں اکثر باتیں زبان سے نکلتی ہیں کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے۔ اس کا کوئی فائدہ ہے۔ اسی طرح حق تعالیٰ شانہ بھی ایسی نماز کی طرف التفات اور توجہ نہیں فرماتے جو بلا ارادہ کے ہو۔ اس لئے نہایت اہم ہے کہ نماز اپنی وسعت و بہت کے موافق پوری توجہ سے پڑھی جائے۔ لیکن یہ امر نہایت ضروری ہے کہ اگر یہ حالت اور کیفیت جو کچھ لوگوں کی معلوم ہوتی ہیں حاصل نہ بھی ہوں تب بھی نماز میں عمل سے بھی ممکن ہو ضرور پڑھی جائے۔ یہ بھی شیطان کا ایک سخت ترین مکر ہوتا ہے وہ یہ سمجھائے کہ بڑی طرح پڑھنے سے تو نہ پڑھنا ہی اچھا ہے۔ یہ غلط ہے۔ نہ پڑھنے سے بڑی طرح کا پڑھنا ہی بہتر ہے اس لئے کہ نہ پڑھنے کا جو مذاب ہے وہ نہایت ہی سخت ہے۔ سختی کو ٹھکانا۔ کی ایک حالت نے اس شخص کے کفر کا فتویٰ دیا ہے جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے۔ جیسا کہ پہلے باب میں متفصل گذر چکا ہے

Click For More Books



البتہ اس کی کوشش ضرور ہونا چاہیے کہ نماز کا جو حق سے اور اپنے اکابر اس کے مطابق بڑھ کر دے گئے ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ اپنے لطف سے اس کی توفیق عطا فرمائیں اور مگر میریں کم از کم ایک ہی نماز ایسی ہو جائے جو پیش کرنے کے قابل ہو۔ اخیر میں اس امر پر تبصرہ بھی ضروری ہے۔ حضرت مخدومین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک فضائل کی روایات میں توشیح ہے اور مگر جو حق قابل تسامح۔ باقی صوفیہ کرام رحمہم اللہ کے واقعات تو تاریخی حیثیت رکھتے ہیں اور ظاہر ہے کہ کمرنگ کا درجہ حدیث کے درجہ سے کہیں کم ہے۔ وَمَا قَوْلُنِي رَأَى بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَالْاٰیَةُ اَيَّدِيْهُ وَمَا عَلَّمْنَا الْقُرْاٰنَ اَنْ لَّمْ نَقْرِءْكَ وَوَعَدْنَا لَنُكَفِّرَنَّ عَنْ الْفٰئِدَةِ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ يَسِّرْنَا اَوْ اَعْصَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَجْعَلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا جَعَلْتَ عَلَى الْاَذْيٰنِ مِنْ قَبْلِنَا. رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا حَاقَّةَ لَنَا بِهِ. وَاصْفَعْ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ. وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَلْقِهِ سَيِّدُو الْاٰدَمِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَصَلَّى اِلَیْهِ وَاصْبِرْ اِلَيْهِ وَاصْبِرْ اِلَيْهِ وَاصْبِرْ اِلَيْهِ الَّذِيْنَ يَرْحَمُكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

محمد زکریا غفرلہ عنہ کا مدحی

شبِ روشنی، محرم ۱۳۵۸ھ

نفس اسلام

WWW.NAFSEISLAM.COM



Click For More Books

مفتی محمد رفیع الرحمن  
السلام علیہ وعلیٰ آلہ وصحابہ

کہدوش ہے کہ ہمارے مداف کے حوالہ

میں نے ایک تعلیفی سلسلہ شروع کیا ہے اس نے ایک  
بات دہم کی ہے جس نے مدافین ہنگامہ لکھنے سے روکے ہے اور  
دوسری بات یہ مدافہ فرما کر شرعی حکم سے آگاہ فرمائیں

موصوفہ لکھا ہے کہ غارت حقیقت میں اللہ جل نہ کے ساتھ مناجات کرنا ہے  
اور ہم کلام سے ناچنے پر غفلت کے ساتھ یہ بھی نہیں سکتا نماز کے علاوہ اور  
عبادت میں غفلت سے بھی بڑھ کر نہیں

مال کا خرچ کرنا ہے یہ خود ہی نفس کو تشنہ شاقی ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ  
سچ تب بھی نفس کو تشنہ شاقی ہے اس لیے کہ اس کی حقیقت  
محبت کلاش سے رہنا کہ یہ سب چیزیں نفس اور دنیا کے ساتھ ہیں  
غفلت سے ہم محقق ہوں تو نفس کا تشنہ اور تیزی بڑھ جائے گا یہاں سارا دنیا  
منعم ذکر ہے، قرأت قرآن ہے یہ چیزیں اگر غفلت کے خلاف ہیں

یوں تو مناجات یا قدام نہیں ہیں البتہ ان میں سے کہ ہمارے حالات میں  
ہدیان اور بیکار اس سے بھی تیزی بڑھ جائے گی کہ یہ چیزیں دل میں ہوتی ہیں وہ زبان پر نہیں

ان بات میں جاری ہو جائے ہے نہ اس میں کوئی مشقت ہوتی ہے نہ کوئی  
نفع اس طرح چونکہ نماز کی عادت پہلے ہی سے اس نے اگر وہ نماز میں

تو عادت کے موافق بلا سوجھے سمجھے زبان سے الفاظ نکلتے رہیں  
لگے جیسا کہ سوجھنے والے اکثر باتیں زبان سے نکلتی

Click For More Books

ہیں کہ نہ نئے والہ اس کو اپنے علیحدہ کلام سے سمجھتا ہے نہ اس کا  
کوئی فائدہ ہے اس طرح حق تعالیٰ شانہ بھی ایسی نماز کا خوف ارتقا  
اور توجہ نہیں فرماتے تو بلا ارادہ کئے ہو اس پر نیابت اہم  
ہے کہ نماز ایسی وسعت و وسعت کے فوائد پروری تو یہ ہے  
بیشک جتنے سکڑا ہو اور نیابت ضرور ہے کہ اگر یہ حالات اور  
کیفیات جو بچھڑوں کو سلام پہنچائی ہیں حاصل نہ ہو  
تب بھی نماز جس حال سے بھی ممکن ہو ضرور پڑھی جائے  
یہ ایسی شیطانی کارکن سنت قرین مکر ہے کہ وہ یہ سمجھے  
کہ میری طرح بڑھنے سے تو نہ بڑھنا چاہیے ہے  
غلط ہے نہ بڑھنے سے میری طرح کا بڑھنا ہی بہتر ہے اس  
لئے کہ نہ بڑھنے کا فائدہ ہے وہ نیابت ہی سنت ہے جنہ  
کہ ہر کسی ایک حالت نے اس شخص کے کفر کا فتویٰ دیا ہے تو  
جان بڑھ کر نماز پڑھو۔ البتہ اس کو کوشش ضرور کرنا چاہیے کہ  
نئی نماز قوی ہو اور اپنے انامہ اس کے مطابق پڑھ کر دکھا  
ئے ہیں حق تعالیٰ نہ اپنے ملاف سے اس کی توفیق دلائے  
گدہ ریش ہے کہ آیا اس کلام چھ قرآن کریم کی  
توہین تو لازم نہیں آئی اگر تو جہنم سے تو الہا  
نقص و نقصان رہے گا یا نہیں؟ اس شخص

جواب  
میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے  
میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے  
میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے

میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے  
میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے  
میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے

میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے  
میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے  
میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے

میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے

میرزا کا کہنا ہے کہ میں نے



## (۱۸) ”امداد السلوک“ میں تحریف

دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے کتاب ”امداد السلوک“ میں نبی کریم ﷺ کے سایہ نہ ہونے کو اثر سے ثابت لکھا ہے:

”وہ تو اثر ثابت شد کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ داشتند و ظاہر است کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل سے دارند۔“ (امداد السلوک (فارسی)، مطبوعہ مراد آباد، یوپی، سن اشاعت ندارد، ص ۱۰۱)

ترجمہ: اور تو اثر سے ثابت ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ دیکھتے تھے اور ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔

تو اثر کی تعریف میں مولوی فضل اللہ حسام الدین شامزئی دیوبندی لکھتے ہیں:

”جس کو ایسا عدد کثیر روایت کرے کہ ان کا جھوٹ پر جمع ہونا عقلاً محال ہو۔“ (تفہیم الراوی فی شرح تقریب النووی، مطبوعہ مکتبہ جامعہ فریدیہ، اسلام آباد، ص ۳۶۸)

لفظ تو اثر کی تعریف سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ کا سایہ نہ ہونا اتنے بزرگوں سے ثابت ہے جس کا انکار نہیں ہو سکتا۔ اپنے عقیدے کے خلاف یہ بات دیوبندیوں کو برداشت نہیں، اس لیے انہوں نے اپنے مطبوعہ نسخے ترجمے میں لفظ ”تو اثر“ کا معنی ”شہرت“ کر دیا، یعنی تو اثر سے ثابت نہیں بلکہ مشہور ہے کہ آپ ﷺ کا سایہ نہ تھا۔ چنانچہ کتاب ”امداد السلوک“ مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی کے شائع شدہ ترجمے میں دیوبندی مولوی عاشق الہی نے لکھا ہے کہ:

”اور شہرت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔“

(امداد السلوک، مطبوعہ مدینہ پبلشنگ کمپنی، کراچی، ص ۱۵۸)

”شہرت“ کی تعریف میں دیوبندی مولوی خالد محمود لکھتے ہیں:

”جس کے راوی ابتداء سند سے لے کر آخر سند تک دو یا دو سے زیادہ ہوں لیکن تو اتر

کو نہ پہنچتے ہوں۔“ (آثار الحدیث، از مولوی ڈاکٹر خالد محمود، جلد دوم، ص ۱۳۵-۱۳۶)

دیوبندیوں نے مولوی رشید احمد گنگوہی کی عبارت میں لفظ ”تو اتر“ کا ترجمہ ”شہرت“

اس لیے کیا کہ حضور ﷺ کی اس خصوصیت کو یہ کہہ کر مسترد کر دیں کہ یہ تو اتر سے ثابت نہیں،

اس لیے ہم پر حجت نہیں۔

☆☆☆



**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کہ کہ نفوس اختیارست چنانچہ حق تعالیٰ صریح فرمود کہ الیہ ظلال یافت ہر کہ تزکیہ نفس خود  
کر دینی بشیر مجاہدہ و مخالفت ہو اسے نفس آلائش و کمالات اوصاف تراشید و ہم دنیا  
کہ نفس انسان بسبب سیر لوانی میگرد و از بنیاست کہ حق تعالیٰ در شان حبیب خود صلی  
علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب ہمین و مراد از نور ذات پاک  
حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم است و نیز از تعالیٰ فرمایہ کہ اسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تراشا ہر  
بشیر و نذیر و داعی الی اللہ تعالیٰ و سر اج سنیر فرستادہ ایم و نیر روشن کنندہ و نور  
دہندہ را گویند پس اگر کسی را روشن کردن از انسانان محال بودے آن ذات پاک  
صلی اللہ علیہ وسلم را ہم این امر میسر نیادے کہ آن ذات پاک ہم صلی اللہ علیہ وسلم از جلد  
اولاد آدم علیہ السلام اند کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ذات خود را چنان مظهر فرمود کہ  
نور خاص گشتند و حق تعالیٰ آنجناب سلامہ علیہ را نور فرمود و بتواتر ثابت شد کہ آنحضرت تعالیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم سایندہ باشند و ظاہرست کہ بجز نور ہمہ اجسام ظل میدانہ، بچین اتباع  
خوش را چنان تزکیہ و تصفیہ بخشید کہ ہانا نور گردیدند چنانچہ از حکایات کرامات و غیرہ ایشان  
کتب پرستند و چنان شہرت دارند کہ حاجت نقل نیست و حق تعالیٰ ہم فرمود کہ ہر کہ با حبیب  
صلی اللہ علیہ وسلم ایمان آوردند نور ایشان ہمین و پیش ایشان خواہد شتافت و جاے دیگر  
ہم فرمایہ کہ یاد کن روزے را کہ نور مومنین راست و پیش ایشان خواہد شتافت و مومنین  
گویند کہ باشیہ تا ما ہم از نور شما چیزیے بگیریم و ازین ہر دو آیت صاف پیداست کہ بتا بہت  
شریعت ایمان و نور حاصل میگرد و حضرت صلوة اللہ علیہ فرمود کہ حق تعالیٰ مرا از نور  
خود پدید فرمود و مومنین را از نور سن پدید فرمود و نیز فرمود کہ الہی در سمع و بصیرت و قلب سن نور  
گردان بلکہ فرمود کہ خود را نور کن پس اگر نفس انسان را نفس بودن محال بودے آن نور عالم  
صلی اللہ علیہ وسلم ہرگز نور عالم را نور کرد و استیلاات اتفاق ممنوعست و گفته اند

Click For More Books

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا (سُورَةُ التَّوْبَةِ)  
ترجمہ: جو لوگ ہماری طرف آئیے لڑیں گے ہم انہیں سیدھے سبیل (سُورَةُ التَّوْبَةِ)

# ارشاد الملوك

ترجمہ

# امداد السلوك

مترجم بہ مولانا عاشق الہی صاحب (مولوی فضل)

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ کراچی

Click For More Books



کے لئے محال ہوتا تو ذات پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ کمال حاصل نہ ہوتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو اولاد آدم علیہ السلام ہی میں ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کو اتنا مطہر بنایا کہ نور خالص بن گئے اور حق تعالیٰ نے آپ کو نور فرمایا اور شہرت سے ثابت ہے کہ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ نور کے علاوہ ہر جسم کے سایہ ضرور ہوتا ہے اسی طرح آپ نے اپنے متبعین کو اس قدر تزکیہ اور تصفیہ بخشا کہ وہ بھی نور بن گئے چنانچہ ان کی کلمات وغیرہ کی حکایات بسے کتابیں پڑھیں اور اتنی مشہور ہیں کہ نقل کی حاجت نہیں نیز حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ”جو لوگ ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں ان کا نور ان کے آگے اور داہنی جانب، دوڑتا ہوگا اور دوسری جگہ فرمایا ہے کہ ”یاد کرو اس دن کو جب کہ مومنین کا نور ان کے آگے اور داہنی طرف دوڑتا ہوگا اور منافقین کہیں گے کہ ذرا ٹھیر جاؤ تاکہ ہم بھی تمہارے نور سے کچھ اخذ کریں“ ان دونوں آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے ایمان اور نور دونوں حاصل ہوتے ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ”حق تعالیٰ نے اپنے نور سے پیدا فرمایا اور مومنین کو میرے نور سے پیدا فرمایا“ نیز آپ نے اس طرح دعا کی ہے کہ اے میرے اللہ میرے رب اور ربہ اور قلب کو نور بنائے بلکہ یوں عرض کیا کہ خود مجھ کو نور بنائے پس اگر انسان کے نفس کا روشن ہونا محال ہوتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کبھی نہ کرتے کیونکہ محال بات کی دعا کا بالاتفاق منوع ہے کہ البواہن لوری کو نوری اس لئے کہتے ہیں کہ بارہا ان سے نور دیکھا گیا تھا اور بہترے خواص و عوام صلحاء و شہداء کے قبرستانوں سے نور اٹھتا ہوا دیکھتے ہیں اور یہ نور ان کے نفس زاکیہ ہی کا نور ہے کہ جب نفس کا کام غائب ہو جاتا ہے تو اس کا نور بدن میں سرایت کر جاتا اور بدن کا مزاج و طبیعت بن جاتا ہے اس کے بعد اگر نفس بدن سے جدا بھی ہو جاتا ہے تب بھی وہ بدن نوری آمد و رفت کا ایسا ہی منبع و منفذ بنا رہتا ہے جس طرح زندگی

۱۰ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ يُؤْكِرُهُمْ يُعْطِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ دَرَجَاتٍ كَثِيرَةً وَيَأْتِيهِمْ وَالْجَنَّةُ ۚ ۱۱ يَوْمَ تَكُونُ الْوُجُوهُ مُخْتَلِفًا ۚ يَوْمَ يُؤْكِرُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ دَرَجَاتٍ كَثِيرَةً يَوْمَ يَقُولُ الْمُنْفِقُونَ

۱۲

## (۱۹) ”نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب“ میں تحریف

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں: ”حسن حصین کے تو خود خطبہ میں لکھا ہے اور قصیدہ بردہ کی وجہ یہ ہے کہ صلاب قصیدہ بردہ کو مرض فاج کا ہو گیا تھا۔ جب کوئی تدبیر موثر نہ ہوئی، یہ قصیدہ بقصد برکت تالیف کیا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ آپ نے دست مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔ (نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، ص ۲، ناشر ورلڈ اسلامک پبلی کیشنز، دہلی)

امام جزری الشافعی (م ۸۳۳ھ) کی کتاب ”حسن حصین“ کی اس عبارت سے رسول اللہ ﷺ کا دافع البلاء (ہلاؤں کو دور کرنے والا) ہونا ثابت ہوتا ہے۔

واضح ہو کہ درود تاج میں حضور ﷺ کو دافع البلاء کہنے کی وجہ سے مولوی رشید احمد گنگوہی نے اپنی رسول دشمنی کا اظہار کرتے ہوئے درود تاج پر اعتراض کیا تھا۔

نوٹ: اس مسئلے کی مزید تحقیق کے لیے امام احمد رضا علیہ الرحمہ کی کتاب الامن والعلمیٰ کا مطالعہ کریں۔ عصر حاضر کے دیوبندی مولویوں نے ”نشر الطیب“ کا جو نیا نسخہ شائع کیا، اس میں مولوی اشرف علی تھانوی کی اس عبارت کو سرے سے حذف کر دیا۔ (نشر الطیب، ناشر دارالکتب، دیوبند)

اسی کتاب میں باب ۲۱ کے تحت حضور ﷺ کی شان میں ایک طویل قصیدے کی ابتدا میں یہ اشعار پائے جاتے ہیں:

”دستگیری کیجئے میرے نبی  
کشکش میں تم ہی ہو میرے نبی“

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب، ص ۱۹۴، ناشر ورلڈ اسلامک پبلی کیشنز، دہلی)

چونکہ اس شعر سے استمداد کا عقیدہ ثابت ہوتا ہے، جو کہ دیوبندی مذہب میں شرک ہے، اسی لیے سننے سننے کی اشاعت میں اس قصیدے کو حذف کر دیا۔

اکابرین اسلاف اہل سنت کی کتب میں تو یہ لوگ اپنے موقف کی حمایت میں اکثر و بیشتر تحریف کرتے ہی رہتے ہیں۔ مگر اب یہ لوگ خود اپنے وفات شدہ لوگوں کی تحریروں میں بھی وقتاً فوقتاً تحریف و خیانت کرنے لگے ہیں ان کے اس طرز عمل سے خود ان کا سن کی وضاحت کریں باطل اور باطل پرست ہونا ثابت ہو جاتا ہے۔

تقریر کی گئی کہ جو شرائط اس ذکر مبارک سے برکات حاصل کرنے کے اس احقر نے بعض رسائل میں لکھے ہیں کوئی شخص اسی طرح ان حالات کو پڑھے مثلاً جمعہ میں نماز جمعہ ہو گئے انکو سنا دیا یا اپنے گھر کی مستورات کو بٹھالایا اور ان کو سنا دیا اسی طرح اور شرائط کی عایت و اہتمام رکھے تو ایسے موقع کیلئے ایسا سالہ لکھ دیا جائے حاصل تقریر ختم ہو ایسی تصریح رکھے امید اسکے کہ مجموعہ آکر ہو جائیگا از دیاد محبت بر عایت طریق سنت کا لکھنا مصلحت معلوم ہونے لگا اور اس کا مصلحت ہونا اس سے اور زیادہ ہو گیا کہ منجملہ خطوط مذکورہ کے ایک میں یہ بھی استدعا ظاہر کی گئی کہ موقع موقع سے اس میں مناسب مواعظ و نصائح بھی بڑھادیے جاویں سو اس طور پر اور زیادہ نفع کی توقع ہوتی پھر ان دونوں مصلحتوں کے ساتھ ہی اس وجہ سے اور زیادہ آہادگی ہوئی کہ آج کل فتن ظاہری جیسے ظالموں اور زلزلہ و گرائی و تشویشات مختلفہ کے حوادث سے عام لوگ اور فتن باطنی جیسے شیوع بدعات و الحاد و کثرت فتن و فتنوں سے خاص لوگ پریشان خاطر اور شوش رہتے ہیں ایسے آفات کے اوقات میں علماء اُمت ہمیشہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلامذہ و تالیف روایات اور نظم مدائح و معجزات اور کثیر سلام و صلوات سے توسل کرتے رہے ہیں چنانچہ بخاری شریف کے ختم کا معمول اور حصن حصین کی تالیف اور قصیدہ کی تصنیف کی وجہ مشہور و معروف ہے میرے قلب پر بھی یہ بات وارد ہوئی کہ اس رسالہ میں حضور

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ مضامین بیان کر دیئے ۱۲ منہ

عصہ جیسا کہ اس رسالہ کے شروع کرنے سے پہلے ہم نازلے آچکے تھے ۱۱ منہ

۱۲ منہ حسن حصین کے کوفہ و حلب میں لکھے اور قصیدہ بردہ کی وجہ یہ ہے کہ صاحب قصیدہ کو عرض نالاج کا ہو گیا تھا جب کوئی تیر ہواؤ نہ ہوئی یہ قصیدہ بقصد برکت تالیف کیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف

Click For More Books

## مؤلف

یہ اشعار مؤلف کے ہیں

يَا شَفِيعَ الْعِبَادِ خُذْ بِيَدِي	اَنْتَ فِي الْاَضْطِرَارِ مُغْتَمِدِي
دستگیری کیجئے میرے نبی	کشکش میں تم ہی ہو میری بنی
لَيْسَ لِي مَلْجَأُ سِوَاكَ اَعِزَّنِي	مَسْنِي الضُّرِّ سَيِّدِي سَنَدِي
جُز تھما ہے ہو کہاں میری پناہ	فرج کلفت مجھ پہ غالب ہوئی
عَقَّبَنِي الذَّهْرُ يَا ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ	كُنْ مُغِيثًا اَنْتَ لِي بِسَدِّ دِي
ابن عبد اللہ زمانہ ہے خلاف	اے مرے مولا خبر لیجئے مری
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ	بِيَدِ حُجَّتِكَ فَهَوِيَ عَتِدِي
کچھ عمل ہو اور نطاعت میرے پاس	ہے مگردل میں محبت آپ کی
يَا رَسُوْلَ الْاِلهِ يَا بَلَدِي	مِنْ عَمَامِ الْعُمُوْمِ مُلْتَحِدِي
یہاں میں ہیں اور آپ کا دیارِ بول	ابر غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی
جُدْ بِلِقَائِكَ فِي الْمَنَاءِ وَكُنْ	سَائِرَ الدُّنْيَا نُوْبَ وَالْفَنَاءِ
خواب میں چہرہ دکھائی مجھے	اور مرے عیبوں کو کر دیجئے خفی
اَنْتَ عَافٍ اَبْرَحَ خَلَقَ اللَّهُ	وَمُقِيلُ الْعَصَائِرِ وَاللَّدَمِ
درگزر کرنا خطا و عیب سے	سب سے بڑھ کر ہے خصلتِ پکی
وَرَحْمَةً لِّلْعِبَادِ قَاطِبَةً	بَلْ خُصُّوصًا لِّكُلِّ ذِي اَوْدٍ
سب خلائق کیلئے رحمت ہیں آپ	خاص کر جو ہیں گنہگار و غوی

Click For More Books

## تفصیلات

نام کتاب ..... نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب

تالیف ..... مولانا اشرف علی تھانویؒ

کمپیوٹر کتابت ..... شاہد اختر قاسمی

یا سرندیم کمپیوٹرز دیوبند

طباعت ..... یا سرندیم آفسیٹ پریس دیوبند

باہتمام ..... واصف حسین مالک دارالکتاب

ناشر

دارالکتاب دیوبند

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



## پہلی فصل

### نور محمدی کا بیان

پہلی روایت: عبدالرزاق نے اپنی سند کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا ہے کہ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں مجھ کو خبر دیجئے کہ سب اشیاء سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کون سی چیز پیدا کی۔ آپؐ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے، نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ تھا؛ بل کہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔ پھر وہ نور قدرت الہیہ سے جہاں اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا سیر کرتا رہا اور اس وقت نہ لوح تھی، نہ قلم تھا، نہ بہشت تھی، نہ دوزخ تھی، نہ فرشتے نہ آسمان، نہ زمین، نہ سورج، نہ چاند، نہ جن، نہ انسان پھر جب اللہ تعالیٰ نے اور مخلوق کو پیدا کرنا چاہا، تو اس نور کے چار حصے کیے اور ایک حصے سے قلم پیدا کیا اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش۔ اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا باوہلیت حقیقیہ ثابت ہوا؛ کیوں کہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم آیا ہے اُن اشیاء کا نور محمدی سے متاخر

ہوگا اس حدیث میں منصوص ہے۔

Click For More Books

دوسری روایت: حضرت عرباض بن ساریہؓ سے ہے کہ نبی صلی اللہ نے فرمایا کہ بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے نمبر ہی میں پڑے تھے۔ یعنی ان کا پتلا بھی تیار نہ ہوا تھا۔ روایت کیا اس کو احمد اور بیہقی اور حاکم نے۔

تیسری روایت: حضرت ابو ہریرہؓ سے ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا: یا رسول اللہ آپؐ کے لیے نبوت کس وقت ثابت ہو چکی تھی، آپؐ نے فرمایا کہ جس وقت میں کہ آدم علیہ السلام ہنوز روح اور جسد کے درمیان میں تھے۔ (یعنی اُن کے تن میں جان بھی نہ آئی تھی)

چوتھی روایت: شعبیؒ سے ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپؐ کب نبی بنائے گئے۔ آپؐ نے فرمایا کہ: آدمؑ اُس وقت روح اور جسد کے درمیان میں تھے، جب کہ مجھ سے بیشاق (عہد) نبوت کا لیا گیا۔ (کَمَا قَالَ تَعَالَىٰ وَإِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَمِنْ نُوحٍ . الْآیۃ)۔

پانچویں روایت: احکام ابن القطان میں من جملہ ان روایات کے جو ابن مرزوق نے ذکر کی ہیں۔ حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے، وہ اپنے باپ حضرت امام حسینؑ اور وہ ان کے جد امجد یعنی حضرت علیؑ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔ اس عدد میں کم کی نفی ہے زیادتی کی نہیں۔

چھٹی روایت: ابن ہبل قطان کی امالی کے ایک جزء میں سہل بن صالح

لے اور جب کہ ہم نے تمام تفسیروں سے ان کا اثر لیا اور آپؐ سے بھی اور نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ

ان کے لیے کہ وہ ان کے لیے تھے۔ ان سے خوب پختہ ہوا۔

Click For More Books

## (۲۰) ”صراطِ مستقیم“ میں تحریف

مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

”جناب رسالت مآب باشندہ چندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤخر خود است کہ خیال آن با تعظیم و اجبال بسوید ای دل انسان مے چسپد بخلاف خیال گاؤخر کہ نہ آفتد چسپیدگی می بود و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقری بود و این تعظیم و اجبال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود میشود بشرک میکشد بالجمله منظوریان تفاوت مراتب و ساوس است۔“

(صراطِ مستقیم (فارسی)، ص ۸۶، سن اشاعت ۱۳۰۸ھ، ناشر درجہبائی، دہلی)

مذکورہ عبارت کا ترجمہ دیوبندی مکتبہ فکر کے مولوی محمد اکرم نے یوں کیا ہے:

”جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے نیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ برا ہے کیوں کہ شیخ کا خیال تعظیم اور برتری کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور نیل اور گدھے کے خیال کو نہ اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے۔۔۔۔۔“

(صراطِ مستقیم، ص ۶۹، اسلامی اکیڈمی، اردو بازار، لاہور، پاکستان)

اس عبارت میں ”زیادہ“ لفظ کے استعمال سے مترجم نے رسول اللہ ﷺ کے خیال کا موازنہ لگائے نیل کے تصور سے کیا ہے۔ حالیہ برسوں میں ایک دوسرے دیوبندی ناشر نے اس عبارت کا ترجمہ یوں شائع کیا ہے:

”جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے نیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے برا ہے۔“ (صراطِ مستقیم، ص ۶۷، ناشر مکتبہ تھانوی، دیوبند)

غور کریں اس ترجمے میں ”زیادہ“ لفظ موجود نہیں ہے۔

نوٹ: امام فضل حق خیر آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۷۷ھ نے تحقیق المغسوی فی ابطال الطغویٰ (مطبوعہ مجمع الاسلامی، مبارک پور، یوپی) اس عبارت کی بنیاد پر میں سترہ ۷ دیگر علمائے کرام کے ساتھ اسماعیل دہلوی پر کفر کا فتویٰ صادر کیا ہے۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



واللهي محمد مني شاء

مسلم قليم

مطبع دار مجتبى واقع في شدة

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

[illegible]

[Click For More Books](#)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# سلاطین

سَيِّدِ أَحْمَدِ شَهِيدِ

شَاهِ اسْمَاعِيلِ شَهِيدِ

ترجمہ

مولانا محمد اکرم  
بی اے  
امامی

اسلامی اکیڈمی

۴۰ اردو بازار لاہور

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

آگي ہے۔ ہاں حاجتوں کی وہ دعا میں جو با کمال نازی سے مطلق بے نیاز کی ذات میں حاجت روائی کے منحصر ہونے کے اعتقاد کے باعث عین نماز میں صادر ہوتی ہیں اسی قبیل سے ہیں یعنی نماز کے لیے کمال ہے گو وہ قلیل حاجتیں معاش ہی کے متعلق کیوں نہ ہوں اور اپنی حاجتوں کے بارے میں نفس کے ساتھ مشورے کرنا تبلیغ و وسوسوں اور نماز کے نقصان میں سے ہے اور جو کچھ حضرت محمد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز میں سامان لشکر کی تدبیر کیا کرتے تھے سو اس قہد سے مغرور ہو کر اپنی نماز کو تباہ نہ کرنا چاہیے۔

۰ کارپا کاں اراقیاس از خود گیر ۛ اگرچہ مانند شستن شیر و غیر  
حضرت خضر علیہ السلام کے لئے توکستی کے توڑنے اور بے گناہ نہ ہونے کے مار ڈالنے میں بڑا ثواب تھا اور دوسروں کے لئے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی نماز میں خلل انداز نہ ہوتی تھی بلکہ وہ بھی نماز کے کامل کرنے والوں میں سے ہو جاتی تھی اس لیے کہ وہ تدبیر اللہ جل شانہ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو جائے اور رضی ہو یا دنیاوی یا لکل اس کے برعکس ہے اور جس شخص پر یہ متاع کھل جاتا ہے وہ جاتا ہے۔ ہاں بمقتضائے ظلمت بعضہا فوق بعض زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مشغوق ہونے سے زیادہ برا ہے کیوں کہ شیخ کا خیال تعلیم اور بندگی کے ساتھ انسان کے دل میں چھپتا ہے اور اس قدر چھپیدگی ہوتی ہے اور

Click For More Books

کارپا کاں را قیاس از خود گیمہ گرچہ مانند در نوشتن شیر و شیر  
حضرت خضر علیہ السلام کے لئے توکشی کے توڑنے اور بے گناہ بچے کے مار ڈالنے  
میں بڑا ثواب تھا اور دوسروں کیلئے نہایت درجہ کا گناہ ہے جناب فاروق  
رضی اللہ عنہ کا وہ درجہ تھا کہ لشکر کی تیاری آپ کی نماز میں غل انداز نہ ہوتی  
تھی بلکہ وہ بھی نماز کے کامل کرنے والوں میں سے ہو جاتی تھی اس لئے کہ وہ تدبیر  
اللہ جل شانہ کے الہامات میں سے آپ کے دل میں ڈالی جاتی تھی اور جو شخص  
خود کسی امر کی تدبیر کی طرف متوجہ ہو خواہ وہ امر دینی ہو یا دنیاوی بالکل اس  
کے برخلاف ہے اور جس شخص پر یہ مقام کھل جاتا ہے وہ جانتا ہے ہاں بقضائے  
ظلمت بَعْضُهَا هَوًیٰ بَعْضُ زَنَاکے وسوسے اپنی بی بی کی حجامت کا خیال  
بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب ہی  
ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے  
سے بڑا ہے۔ کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل  
میں چٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی  
ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی تعظیم اور بزرگی جو نماز میں  
موظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے حاصل کلام اس جگہ دوسروں  
کے مرتبوں کے تفاوت کا بیان کرنا مقصود ہے انسان کو چاہیے کہ آگاہی حاصل  
کرے کسی مانع کے ساتھ اللہ عز و جل کے حضور سے نہ کہ کے اور سمجھے نہ ہے  
اور اس موقع پر اس فعل کا علاج اس طرح سے بیان کرنا مقصود ہے کہ ہر کس  
و ناکس اس کو سمجھ سکے پس اگر دوسرے بدترین وساوس سے ہو تو نہایت ہی التجا  
کے ساتھ دعا کرے اگرچہ ساری چیزوں کے حاصل ہونے کا مدار اللہ تعالیٰ  
کے فضل پر ہے لیکن بعض چیزوں میں ظاہری اسباب کو کسی قدر مداخلت

Click For More Books

## (۲۱) ”تقویۃ الایمان“ میں تحریف

مولوی اسماعیل دہلوی برصغیر میں وہابی فرقے کے بانی ہیں۔ جب انہوں نے وہابی فکر اور نظریات کی تبلیغ و اشاعت شروع کی تو اس وقت کے علمائے اہل سنت نے ان کا زبردست رد کیا، جن میں امام فصل حق خیر آبادی چشتی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا فضل رسول بدایونی قادیانی رحمۃ اللہ علیہ صفِ اول میں تھے۔

نوٹ: (۱) علامہ فضل حق خیر آبادی کی سوانح عمری کے لیے مطالعہ کریں: علامہ فضل حق خیر آبادی اور انقلاب ۱۸۵۷ء از علامہ یونس اختر مصباحی، ناشر دار القلم دہلی

(۲) علامہ فضل رسول بدایونی کی سوانح عمری کے لیے مطالعہ کریں: تذکرہ فضل رسول، ناشر تاج المجلد اکیڈمی، بدایوں

(الف) مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

”اللہ صاحب نے فرمایا: [WWW.NAFSEER.COM](http://WWW.NAFSEER.COM)“

(تقویۃ الایمان، ص ۶۴، ناشر بلال بک ڈپو، اعظم گڑھ، یوپی)

چونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ”صاحب“ لفظ استعمال کرنا خلاف ادب ہے۔ اس لیے تقویۃ الایمان کے نئے نسخے میں اس عبارت کو بدل کر ”اللہ تعالیٰ نے فرمایا“ کر دیا گیا۔

(تقویۃ الایمان، ص ۶۸، ناشر دار المعارف، ممبئی، سن اشاعت ۱۹۹۸ء)

مولوی رشید احمد گنگوہی کو ایک سوال بھیجا گیا، جس میں سائل لکھتا ہے: ”تذکرۃ الاخوان میں لکھا ہے کہ اللہ صاحب.....“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۸۶، ناشر فرید بک ڈپو، دہلی)

واضح ہو ”تذکرۃ الاخوان“ اسماعیل دہلوی کی ایک دیگر تصنیف ہے، اور اس بات کی شہادت دیتی ہے کہ اسماعیل دہلوی اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ”اللہ صاحب“ کا استعمال کیا

کرتے تھے۔ دیوبندی ناشر نے ”تقویۃ الایمان“ میں ”اللہ صاحب“ کو بدل کر ”اللہ تعالیٰ“ کر دیا اور اسماعیل دہلوی کی اللہ تعالیٰ کے حق میں بے ادبی پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی۔ لیکن ناشر بھول گیا کہ فتاویٰ رشیدیہ کی مذکورہ بالا عبارت سے اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ اسماعیل دہلوی اپنی تحریر میں ہمیشہ ”اللہ صاحب“ ہی کا استعمال کرتے تھے۔

(ب) مولوی اسماعیل دہلوی لکھتے ہیں:

”اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: یعنی میں بھی ایک دن مکر مگی میں ملنے والا

ہوں۔“ (تقویۃ الایمان، ص ۸۱، ناشر بیت القرآن، لاہور)

چونکہ اس عبارت سے اسماعیل دہلوی کی بدعتی گئی، بے وقوفی اور حدیث کی من مانی تاویل ثابت ہوتی ہے۔ اسی لیے ان اغلاط کو چھپانے کے لیے دیوبندیوں نے ”تقویۃ الایمان“ کے نئے نئے میں اس عبارت میں تحریف کر دی۔

تقویۃ الایمان کے نئے نئے میں یہ عبارت اس طرح ملتی ہے:

”یعنی ایک نہ ایک دن میں بھی فوت ہو کر آغوشِ لحد میں جاسوؤں گا۔“ (تقویۃ

الایمان، ص ۸۷، ناشر دارالکتاب، دیوبند)

حالانکہ دیوبندیوں وہابیوں کا مشن ہی عظمتِ رسالت میں کمی اور شانِ رسالت میں تنقیص ہے اور اس طرح کی عبارات سے اُن کا سارا الزم پر بھرا پڑا ہے لیکن علمائے اہل سنت نے جب جب اُن کی گرفت کی، انہوں نے اپنے فاسد عقیدے سے تو بہ و رجوع تو نہیں کیا، مگر منافقانہ طور پر گستاخانہ عبارات کو نرم کر دیا۔ دل سے وہ اب بھی رسول کریم ﷺ کی تعظیم کے تامل نہیں جبکہ تحریروں میں عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے بظاہر علمائے اہل سنت کی گرفت کی وجہ سے احتیاط برتی جانے لگی ہے۔ جس کا مظاہرہ تمام متنازعہ کتب کے سابقہ اور نئے ایڈیشن کے مطالعے سے واضح ہوتا ہے۔ اور یہی ان کی منافقت ان کے باطل ہونے کی واضح دلیل ہے۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ"۔  
(مسند امام احمد، مصنف ابن ابی شیبہ، سنن ابو داؤد، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ وغیرہ)

ترجمہ: اللہ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء کے اجسام کو نقصان پہنچائے۔  
اللہ کے رسول ﷺ نے ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا:  
"الانبياء احياء في قبورهم يصلون۔"

(مسند بزار، مسند ابی یعلیٰ، کامل فی الضعفاء، مجمع الزوائد، سلسلہ احادیث الصحیحہ از البانی، حدیث نمبر ۶۲۱)

ترجمہ: انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔  
مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ اللہ کے رسول ﷺ کا یہ عقیدہ تھا کہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں جسم کے ساتھ حیات ہیں۔ لیکن اسماعیل دہلوی کے عقیدے کے مطابق انبیاء مر کر مٹی میں مل جاتے ہیں!!!  
نوٹ: حیات الانبیاء کے موضوع پر راقم الحروف کی انگریزی کتاب "Prophets are Alive" کا مطالعہ کریں۔

تقویۃ الایمان کے اس مذکورہ بالا عبارت میں تحریف کے علاوہ اور بھی بہت ساری عبارتوں میں بھی تحریف کر دی گئی ہے۔ تارئین ملاحظہ کریں اس موضوع پر ایک مفصل کتاب بنام "تقویۃ الایمان میں تحریف کیوں؟" مصنف مولانا محمد علی رضا قادری، ناشر دار السنیہ ممبئی۔  
نوٹ: مذکورہ بالا کتاب فلاح ریسرچ فاؤنڈیشن سے دوبارہ شائع ہونے جارہی ہے۔

☆☆☆

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



# تقویۃ الایمان

معه  
تذکیر الاخوان

مؤلفہ  
علامہ شاہ محمد رفیع الدین شرنیادہ

فصحی المسلمین

مؤلفہ: مولانا خرم علی بلاروی

بیت القرآن  
اول نمبر پہلا صفحہ: انکم مارکم  
ترجمہ: بلال ہاشمی

Click For More Books

ترجمہ: مظلومہ کے باب عشرۃ النساء میں لکھا ہے کہ ابو داؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعدؓ نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں جس کا نام حیرہ ہے سو دیکھا میں نے وہاں کے لوگوں کو جہدہ کرتے تھے اپنے دلہن کو سوکھا میں نے اپنے پیغمبر خدا ﷺ نے زیادہ لائق ہیں کہ جہدہ کیجئے ان کو پھر آیا میں پیغمبر خدا ﷺ کے پاس پھر کہا میں نے کہ گیا تھا میں حیرہ میں سو دیکھا میں نے ان لوگوں کو جہدہ کرتے ہیں اپنے دلہن کو سو تم بہت لائق ہو کہ جہدہ کریں ہم تم کو سو فرمایا جھ کو بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پر کیا جہدہ کرے تو اس کو کہا میں نے نہیں فرمایا تو مت کرو۔

أَخْرَجَ أَبُو دَاوُدَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُوقٍ لَهُمْ فَقُلْتُ لَوْ سَوَّلَ اللَّهُ صَلَاسِي اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يَسْجُدَ لَهُ فَاتَّبَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّهُ أَتَيْتُ الْحَيْرَةَ فَرَأَيْتُهُمْ يَسْجُدُونَ لِمَرْزُوقٍ لَهُمْ فَأَنْتَ أَحَقُّ بِأَنْ يَسْجُدَ لَكَ فَقَالَ بَلَى أَرَأَيْتَ لَوْ مَرَدَّتْ بِقَبْرِ نَبِيِّ أَكُنْتُ تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا تَفْعَلُوا۔

فہنس اسلام  
WWW.NAFSEISLAM.COM

**ف:** یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب جہدہ کے لائق ہوں جہدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ بھی مرے نہ بھی گم ہووے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جہدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے نہ کسی مردہ کو نہ کسی قبر کو کیجئے نہ کسی حقان کو کیونکہ جو زندہ ہے سو ایک دن مرنے والا ہے اور جو مر گیا سو بھی زندہ تھا اور بشریت کی قید میں گرفتار پھر مر کر کچھ خدا نہیں بن گیا ہے بندہ ہی ہے۔

آپ ﷺ کا مدینہ منورہ میں ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "مَنْ عَمِلَ سُلُوسًا دَائِمًا مَلَكُوتًا" جس کو موت کا ڈانٹہ نہ بھگنے والا ہے "مَنْ عَمِلَ مِنْ عَمَلِهَا" تمام مردے زمین کے جاندار ان کو نے کچھ عبادت کی ہے یا نہیں؟ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

Click For More Books

علامہ شاہ محمد اسماعیل شہید

# تَقْوِيَةُ الْإِيمَانِ

مع

## تَذْكِيرُ الْأَخْوَانِ

WWW.NAFSEISLAMIC.COM

دَارُ الْكِتَابِ اَيُّ يُونُسَ (يُونُسُ)

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مجاور بن کر رہنا شرع شریف میں نہیں ہے اس لئے ہرگز ہرگز مجاور نہ بنانا ہائے  
گواں قبر پر دن رات شیر بیٹھا رہتا ہو کیونکہ آدمی کو جانور کی حد میں نہیں ہے  
حضرت قیس بن سعد کا بیان ہے کہ میں شہر  
حیرہ میں گیا میں نے وہاں کے لوگوں کو اپنے  
راجہ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے  
دل میں کہا بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ  
کئے جانے کے حقدار ہیں چنانچہ میں نے آپ  
کے پاس آکر کہا کہ میں نے حیرہ میں لوگوں کو  
راجہ کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔ آپ اس  
بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ ہم آپ کو سجدہ  
کریں فرمایا بھلا بتا تو یہی کہ اگر تو میری قبر پر  
گزرے تو کیا تو اسے سجدہ کرے گا۔ میں نے  
کہا نہیں۔ فرمایا تو ایسا خیال مت کرو۔

عَنِ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أَتَيْتُ الْحِيرَةَ  
فَوَإِيْتَهُمْ يُسْجِدُونَ لِمَنْزِلِ بَابِ لَهْمٍ  
فَقُلْتُ لِمَ تُسْجِدُونَ لِلَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
سَلَّمَ أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَهُ فَاتَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ الْحِيرَةَ فَذَلَّ بَنُو  
يُسْجِدُونَ لِمَنْزِلِ بَابِ لَهْمٍ فَآتَيْتُ  
أَحَقُّ أَنْ يُسْجَدَ لَكَ فَقَالَ رُبُّ  
أَرَأَيْتَ لَوْ صَرَرْتَ بِقَبْرِ حِيٍّ أَكُنْتَ  
تُسْجَدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لَا  
تَفْعَلُوا -  
(المجاور)

یعنی ایک دن میں بھی فوت ہو کر آخرت میں جا سوں گا پھر میں  
سجدہ کے لائق نہ ہوں گا۔ سجدہ کے لائق تو وہی پاک ذات ہے جو لازوال  
ہے معلوم ہوا کہ سجدہ نہ زندہ کو روا ہے اور نہ مردہ کو۔ اور نہ کسی قبر کو روا ہے۔  
اور نہ کسی تھان کو۔ کیونکہ زندہ ایک دن مرنے والا ہے اور مرا ہوا بھی کسی زندہ  
تھا اور بشر تھا پھر مگر خدا نہیں ہوا بندہ ہی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی میری  
واقفی (میرا بندہ۔ میری بندی) نہ کہے تم سب  
اللہ کے بندے ہو اور تمہاری ساری عزتیں  
اللہ کے ہاں ہیں۔

عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُولَنَّ  
أَحَدُكُمْ عَبْدِي وَأَمِيحِي كُفُّوا  
عَنْ اللَّهِ وَكُلِّ سَبْعَ كُفٍّ أَلَاءَ اللَّهِ  
وَلَا يَقُلَنَّ أَحَدٌ لِسَيِّدٍ أَوْ لِعَبْدٍ

## (۲۵) تحفۂ ابراہیمیمہ میں تحریف

دیوبندی مولوی محمد سرفراز (کوچراں والا، پاکستان) کے چھوٹے بھائی مولوی عبد الحمید سواتی مہتمم مدرسہ نصرت العلوم، کوچراں والا کی تحریف و خیانت کی دو مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مولوی عبد الحمید سواتی نے مولوی رشید احمد گنگوہی کے شاگرد اور مولوی غلام خاں (راول پنڈی) کے استاد، مولوی حسین علی (واں پھراں، ضلع میاں والی، پاکستان) کی تالیف تحفۂ ابراہیمیمہ (فارسی) کا اردو ترجمہ ”فیوضات حسینی“ کے نام سے شائع کیا ہے، جس کے صفحہ ۱۳۲ پر پہلی سطر میں ایک عبارت منقول ہے: ”والما استمداد از دوستانِ خدا روا است“ (یعنی دوستانِ خدا سے مدد مانگنا جائز ہے)۔ (تحفۂ ابراہیمیمہ مع فیوضات حسینی، ص ۱۳۲، ناشر ادارہ نشر و اشاعت، مدرسہ نصرت العلوم، کوچراں والا، پاکستان)

یہ عبارت چونکہ وہابی دیوبندی مذہب کے خلاف ہے، اس لیے مولوی عبد الحمید اس عبارت کا ترجمہ بالکل ہی ہضم کر گئے ہیں۔ دوسری مثال یہ ہے کہ ”تحفۂ ابراہیمیمہ“ کے صفحہ ۱۵۹ پر اوّل ما خلق اللہ نوری کے متعلق لکھا ہے کہ: ”مولانا رشید احمد گنگوہی در فتاویٰ رشیدیہ نوشتہ کہ شیخ عبدالحق نوشتہ کہ اس رائج اصلے نیست۔“

مولوی عبد الحمید اس کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے فتاویٰ رشیدیہ میں لکھا ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے۔“

مولوی حسین علی دیوبندی اور مولوی عبد الحمید دیوبندی کی فارسی اور اردو عبارت کو سامنے رکھ کر اب دیکھیے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی رشید احمد گنگوہی کیا لکھتے ہیں: ”در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اوّل ما خلق اللہ نوری، صحیح حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا، سب سے پہلے اللہ نے میرا نور پیدا فرمایا۔“ (مدارج النبوت، جلد دوم، ص ۲، سن اشاعت ۱۲۸۰ھ، مطبع نول کشور، دہلی)

رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں:

”شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اوّل ما خلق اللہ نوری کو نقل کیا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۸۷، ناشر فرید بک ڈپو، دہلی)

تاریخین شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی حسین علی اور مولوی عبدالحمید سواتی کی چاروں عبارتیں دیکھ کر غور فرمائیں کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی جس حدیث کو صحیح فرما رہے ہیں، مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا کہ اس کی کچھ اصل ہے، لیکن دیوبندی مولوی حسین علی اور مولوی عبدالحمید سواتی نے خیانت کرتے ہوئے لکھ دیا کہ اس کی کچھ اصل نہیں۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔



کتنے کے ہونے پر فرشتے کا مکان میں داخل نہ ہوتا

سوال :- حدیث میں جو وارد ہے کہ جس گھر میں کتا ہوتا ہے اُس میں فرشتہ رحمت کا نہیں آتا اس سے کیا مراد ہے۔

جواب :- اس کتے سے وہ مراد ہے جو حفاظت کا نہ ہو فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

اسما دینت اول ما خلق اللہ نور علی اور نور لاک لما خلقت الافلاک

سوال :- اول ما خلق اللہ نور علی اور نور لاک لما خلقت الافلاک کیا ہے؟  
حدیثیں ہیں یا وحی۔ زید ان کو ضعیف بتلاتا ہے فقط بیواؤ تو جروا۔

جواب :- یہ حدیثیں کتب صحاح میں موجود نہیں ہیں مگر شیخ عبدالحق رحمہ اللہ نے اول ما خلق اللہ نور علی کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے کہ اس کی کچھ اصل ہے فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

استغفار کا مطلب

سوال :- شرع شریف میں جا بجا اُس کی تاکید و ترغیب ہے اب سوال یہ ہے کہ مراد استغفار سے کیا ہے یا توبہ مراد ہے اور توبہ اور استغفار ایک ہی چیز ہے یا غیر اور جو لوگ کہ گناہوں کو نہیں کرتے اور کبار و صغائر میں مبتلا ہیں وہ اگر استغفار کریں تو کس طور سے کریں اور کس نیت کریں اور ان کو فائدہ اور فضائل استغفار کیسے حاصل ہوں یا بغیر توبہ کے استغفار صحیح نہیں اور فضائل اور نتائج اس کے بغیر توبہ کے حاصل نہیں ہوتے اور استغفار فقط بہ مذمت معاصی بغیر توبہ کا عمل کے کافی ہوگی یا نہیں۔ اور استغفار کفار کی کہ قرآن شریف میں وارد ہے صیحا کہ فرمایا ہے مَا كَانَ مِنَ الْمُتَكِبِرِينَ اور استغفار کفار کے بھی ہوگا یا نہیں۔

جواب :- توبہ اور استغفار ایک شے ہے توبہ کے معنی رجوع کرنا اپنی تقصیر سے اور نادم ہونا اور استغفار کے معنی بخشش چاہنا اپنی تقصیر سے یہ بھی رجوع ہی ہے پس توبہ بھی کتنا مثلاً مذمت معاصی کے ساتھ یا استغفار اللہ کتنا یا کوئی کلمہ کہنا جس کے معنی یہ ہوں یا دل میں نادم و شرمندہ ہونا یہ سب توبہ و استغفار و مذمت ہے۔ پس جس لفظ سے اور جس عبارت و زبان سے چاہے کہ مگر مذمت فعل پر اور بھی اس کو نہ کرنا مصمم ہو پس یہ ہی توبہ اور یہ ہی استغفار اور اس کا بھی ثواب ہے اور آیت

Click For More Books

وگرنگ فرما راضو لند انما استا بها  
بہ عون مکین تی صن ان ان ان

میرن مان دت نشان لب سلاب صرمان عک سال صفت رما



اصول الفہم اہل اوردہ صلا ماشا ویدانی جتہ دہوی مسرہ

درین فیضین منبع الشریعین فی فن  
مستحبہ نوہ ہمار وادہا کرد







نبرد راست بائیں بندہ خاص قماری عبدالمعین ہروی و اما استمداد از دوستان خدا راست و در دست  
فرمودند کہ بوقت ذکر ہر لطیفہ از لطائف کہے کنند ہمیں لطیفہ فرمودہ خود و لطیفہ فرمودہ مرشد خود را بجانب  
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کشائیں تا مقابلہ لطیفہ خود افتد نماید فرمودند عابد باید کہ ہر خطہ ہر حرفہ در خیال  
و صل و مطلوب خود باشد و در حجتہ اللہ العالیہ و ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالتعظیم و طلب الخیر من اللہ  
تعالیٰ فی حقہ آستہ صالحتہ للتحجہ الیہ مع سد مداخل الخوف حیث لم یزک وہ الا لطلب  
الرحمۃ لہ من اللہ تعالیٰ و ارواح الکل اذا فارقت اجسادہا صارت کالموجہ المکثونہ لمرکز  
ارادۃ متعجلۃ و داعیۃ سانیۃ و مکن النفوس التي هی دونہا تلتصق بہا بالیقینۃ فیجلب منها  
قوت و ہیتۃ مناسبۃ بالارواح و مکن المکنی عنہ بقولہ علی السلام ما من احد یسلم علی الارادۃ اللہ علیہ  
رومی شمس ارد علی السلام - حجتہ اللہ البالغہ - باب الاذکار و ما یتعلق بہا -

دعا کرے نہ کیا اس کا فائدہ حاصل نہ کرے خاص بندے کے ساتھ ہے اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۱ پر ہے کہ حضرت شیخ فرمایا کہ ہر لطیفہ کے  
ذکر کے وقت جب کہ لطائف کا ذکر کرتے ہیں تو یہی لطیفہ اپنے مرشد کا اور مرشد کے مرشد کا بھی یہاں تک کہ آنحضرت  
صلی اللہ علیہ وسلم تک اس طرح نیل کرے جیسا کہ گویا اپنے لطیفہ کے ساتھ وہ کرائیے کے جوئے میں ہی سے اس کا لطیفہ  
افتد کر دے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہر کتابیہ کہ ہر خطہ اپنے مطلوب کے وصل کے خیال میں ہے۔ اور حجتہ اللہ العالیہ میں شاہ  
ملی اللہ فرماتے ہیں کہ بنی کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر تعظیم کے ساتھ کرنا اور آپ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا  
یہ ایک بہتر اور درخشاں ہے اس کا ذکر اگر کی تو بر اللہ تعالیٰ کی طرف مصروف کرنے کیلئے۔ اور ساتھ ہی توحید کی طرف  
جھکنے کے راستوں کو سد کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ خود جابر علیہ السلام کا یہی مسئلہ افتد علیہ السلام کا یہی مسئلہ کہ اللہ تعالیٰ کی فکر  
سے ان کے لئے رحمت کی نزول کی دعا و انہما کی جملے اس کے شرک کا راستہ قطعی بند ہو گیا اور اعلیٰ کی ارواح جب ان کے جسام  
سے جدا ہوتی ہیں تو ایک شہری اور ان کی برقی موی کی طرح ہوتی ہیں چکر اور اوہ متحدہ رہیں گا انسان کے اندر ہر وقت نیا نیا  
ارادہ پیدا ہوئے گا ہے۔ اور اوہ تمام ارادہ ازل کے مقابل ہوتا جاتا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہوئے ہے۔ اور ان کی دعا کے لئے ہر وقت  
و ہر بخشش نہیں ہے کہ سکتا ہو کہ وہ نفوس جو ان سے کم تر ہو گئے ہوتے ہیں۔ تو وہ تو بر اللہ تعالیٰ کی تپشیں اور ان کی نور  
اور وہ بہت جو ارواح کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے حاصل کرتے ہیں۔ اور اسی کی طرف حضرت علیہ السلام سے افتد علیہ السلام نے  
قول کیا کہ میں کیا یہ شاہ فرمایا ہے۔ اور جو شخص بھی مجھ پر سلام کرے کہ اللہ تعالیٰ میری دعا میں کہ عابد عالم استغفر فی سے جو بہت  
اچھی میں ہوتا ہے۔ اور میں ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کا باب الاذکار

یتنزع منه ما یھون هذا الظلال امثالا والله اعلم سبحان الخ۔ و حدیث اول ماخلق

اللہ نور و مر اور ان بعض سوا ت حقیقت محمدی ہمشترہ و اس حدیث و کتب احادیث

یافتہ شد مولانا رشید احمد گنگوہی در نما و فی رشید یہ نوشتہ کہ شیخ عبدالحق نوشتہ کہ ای را شیخ

اسلمیست و اللہ اعلم حقیقت حال ای است کہ حق تعالی بعضات خود موجود است و دیگر

بہم چیز مخلوق او تعالی و علم ہاں از احاطہ مخلوق او تعالی عاجز است بعض ہشیام مخلوقہ لاکہ اند بعض

حملہ العرش و بعض دیگر و عالم ارواح ہم مخلوق است تعالی و ہا میت روح معلوم نیست فی الزوج

من امور ربی و ما اوتیتکم من اللہ الا قلیلا

عالم مثال

و عالم مثال ہم چیز ہے ہست۔ اعمی در خواہا و کشف ہا مثال اشیا شخص مثلاً بند و امیر انزل

کہ وہ فتن امرے بسبب تجربہ حاصل ہے کہ دہیں ہر عالم مثال یعنی خواب و نوم یا در حالت نیستی کہ اس را

کہ ان مثال گان سے انتشار ہو سکے اور یہ مثال ان کی مثال بن سکیں۔ اور اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے۔ اور

حدیث اول ماخلق اللہ نور یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ

تعالی نے میرا نور پیدا کیا اور مراد اس سے بعض مشائخ کرام نے حقیقت محمدی لی ہے۔ لیکن یہ حدیث قرب

امادیش میں دریافت نہیں ہوئی۔ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے نما و فی رشید یہ میں لکھا ہے کہ

حضرت شیخ عبدالحق نے لکھا ہے کہ اس قایم کی کوئی اصل نہیں ہے۔ اور اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے۔

حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ تعالی اپنی صفات کے ساتھ موجود ہے۔ باقی تمام چیزیں اللہ تعالی کی مخلوق ہیں۔

اور ہر عالم اللہ تعالی کی مخلوق کے احاطہ کرنے سے عاجز ہے بعض ہشیام مخلوقہ لاکہ ہیں۔ اور پھر ان میں سے

بھی بعض سامعین عرش ہیں۔ اور بعض اللہ تعالی کی اور مخلوق ہے۔ عالم ارواح بھی اللہ تعالی کی مخلوق ہے۔ اور روح

کی ہا میت حقیقت معلوم نہیں۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے آپ کہیں روح میرے رب کے امر سے ہے

اور تمہیں اس بارہ میں بہت حقوہ اعلم دیا گیا ہے۔

عالم مثال — اور عالم مثال بھی ایک چیز ہے تعلیم کی خاطر ہم اس کی تعبیر یوں کر سکتے ہیں، یعنی

نواب می اور کشف میں کوئی شخص مثالوں کو اشیا کی طرح دیکھتا ہے۔ اور ان کی تعبیر کرتے ہوئے اپنے گمان کے

مطابق ان کو تعبیر کر لیتا ہے۔ اور عالم مثال میں جو نذیر میں حاصل ہوتا ہے۔ یا کسی کجیات میں

Click For More Books

## (۲۶) ”تحذیر الناس“ میں تحریف

مشہور دیوبندی عالم مولوی قاسم نانوتوی لکھتے ہیں:

”..... انبیاء اپنی اُمت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی

ربا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں.....“

(تحذیر الناس، ص ۸، مطبوعہ دارالکتاب، دیوبند)

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی اور امتی کے درمیان کوئی موازنہ نہیں کیا جاسکتا۔ انبیاء

علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر عمل، وصف اور مرتبے میں امتیوں سے ممتاز ہوتے ہیں۔

دیوبندی حضرات جب اپنے عالم کی اس عبارت کی تاویل کرنے سے تاصر رہے، تو

انہوں نے اس عبارت میں تحریف کر دی۔ کتاب کے مخرف شدہ نسخے میں یہ عبارت اب یوں ملتی ہے:

”..... انبیاء اپنی اُمت سے ممتاز ہوتے ہیں باقی ربا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی

مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں.....“

(تحذیر الناس، ص ۸، فیصل پبلی کیشنز، دیوبند)

یہاں دیوبندیوں نے اصل عبارت میں سے ”علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں“ کو

حذف کر دیا اور اپنے مولوی کے باطل عقیدے کو چھپانے کی ناکام کوشش کی۔

☆☆☆

اور فاعل اور صدیقین کو مجمع معلوم اور قابل سمجھئے۔ اور شہداء کو منع العمل

اور فاعل اور صالحین کو مجمع العمل اور قابل خیال فرمائیے۔ دلیل اس دعوے

کی یہ ہے کہ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے

ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساد ہی ہو جاتے ہیں بلکہ

بڑھ جاتے ہیں اور اگر قوت عملی اور ہمت میں انبیاء امتیوں سے زیادہ بھی

ہوں تو یہ معنی ہوئے کہ مقام شہادت اور وصف شہادت بھی ان کو حاصل

ہے مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ ملقب ہوتا ہے۔

مرزا جان جاناں صاحب، اور غلام علی صاحب، اور شاہ ولی اللہ صاحب

اور شاہ عبدالعزیز صاحب چاروں صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے

پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب تو فقیری میں مشہور ہوئے۔ اور شاہ

ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب علم میں۔ وجہ اس کی یہی ہوئی

کہ ان کے علم پر ان کی فقیری غالب تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ

ان کے علم سے ان کا علم، یا ان کی فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سو انبیاء

میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ ان کا عمل اور ہمت اور قوت اوروں

کے عمل، قوت اور ہمت سے غالب ہو، بہر حال علم میں انبیاء اوروں سے

ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہی ہے جیسا کہ مصداق

صدیقیت بھی وہ کمال علمی ہے۔ چنانچہ لفظ نبی اور صدقہ کی بھی جو ماخذ

اوصاف مذکور ہے اس بات پر شاہد ہے نبی خود خبر کو کہتے ہیں جو اقسام

علوم یا معلوم میں سے ہے۔ اور صدقہ کی اوصاف علم میں سے ہے۔ پر نبوت

اور صدیقیت میں وہی فرق فاعلیت و قابلیت ہے جو آفتاب و آئینہ میں

Click For More Books

اور صاحبین کو جمع العمل اور قابل خیال فرمائیے۔ دلیل اس دعوے کی یہ ہے کہ انبیاء اپنی امت سے ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں اور اگر قوت عملی اور

ہمت میں انبیاء امتیوں سے زیادہ بھی ہوں تو یہ معنی ہوئے کہ مقام شہادت اور وصف شہادت بھی ان کو حاصل ہے مگر کوئی ملقب ہوتا ہے تو اپنے اوصاف غالبہ کے ساتھ ملقب ہوتا ہے۔ امرزاجان جاناں صاحب، اور غلام علی صاحب، اور شاہ ولی اللہ صاحب، اور شاہ عبدالعزیز صاحب، چاروں صاحب جامع بین الفقر والعلم تھے پر مرزا صاحب اور شاہ غلام علی صاحب توقیری میں مشہور ہوئے اور شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب صلح میں۔ وجہ اس کی یہی ہوئی کہ ان کے علم پر ان کی فقیری غالب تھی اور ان کی فقیری پر ان کا علم اگرچہ ان کے علم سے ان کا علم، یا ان کی فقیری سے ان کی فقیری کم نہ ہو سو انبیاء میں علم عمل سے غالب ہوتا ہے اگرچہ ان کا عمل اور ہمت اور قوت اوروں کے عمل، قوت اور ہمت سے غالب ہو، بہر حال علم میں انبیاء اوروں سے ممتاز ہوتے ہیں اور مصداق نبوت وہ کمال علمی ہی ہے جیسا کہ مصداق صدیقیت بھی وہ کمال علمی ہے۔ چنانچہ لفظ نبأ اور صدق بھی جو ماخذاً اوصاف مذکور ہے اس بات پر شاہد ہے نبأ خود خبر کو کہتے ہیں جو اقسام علوم یا معلوم میں سے ہے۔ اور صدق اوصاف علم میں سے ہے، پر نبوت اور صدیقیت میں وہی فرق فاعلیت و قابلیت ہے جو آفتاب و آئینہ میں وقت تقابل معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ حدیث مرفوعہ قولی جس کا یہ مطلب ہے کہ جو میرے سینہ میں خدا نے ڈالا تھا میں

Click For More Books

## (۲۷) کتاب ”حیات شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی“ میں تحریف

مولانا حکیم سید محمود احمد برکاتی علیہ الرحمہ نے شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۶۲ھ) کی ایک سوانح عمری بنام ”حیات شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی“ کے نام سے تحریر کی ہے۔ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۴۱۲ھ میں شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی نے شائع کیا۔

وہابی مسائل اربعین اور مسئلۃ المسائل نامی دو کتابیں شاہ محمد اسحاق دہلوی کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ حکیم برکاتی نے پختہ دہلیوں کے ساتھ یہ بات ثابت کی ہے کہ یہ دونوں کتابیں شاہ اسحاق کی تصنیف نہیں ہیں۔ مثلاً مسائل اربعین میں سوال نمبر ۴۰ استدلال سے تعلق رکھتا ہے، جس کا جواب ”ناجائز“ لکھا ہے۔ لیکن جب یہی استدلال سے متعلق سوال مائة المسائل (سوال نمبر ۲۲) میں کیا گیا تو اس کا جواب ”جائز“ لکھا گیا ہے۔ مسائل اربعین میں سوال نمبر ۳۶ عرس کے متعلق ہے، جس کے جواب میں ”عرس کو ناجائز“ کہا گیا ہے۔ لیکن اسی سوال کے جواب میں مسئلۃ المسائل میں ”جائز“ کہا گیا۔ (حیات شاہ محمد اسحاق دہلوی، ص ۱۲۸ تا ۱۳۸، از مولانا سید محمود احمد برکاتی، ناشر شاہ ابوالخیر اکیڈمی، دہلی)

حکیم عبدالحی لکھنوی نے نزہۃ الخواطر میں اس کتاب کو شاہ اسحاق کی تصنیف کی فہرست میں شامل نہیں کیا ہے۔

مولانا سید حکیم محمود برکاتی نے متعدد دشواہد سے یہ ثابت کیا ہے کہ مذکورہ بالا دونوں کتابیں شاہ محمد اسحاق دہلوی کی نہیں ہیں۔

اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ شاہ اسحاق دہلوی استغاثہ کے مخالف تھے، دیوبندیوں نے ”حیات شاہ محمد اسحاق دہلوی“ کا ایک نیا نسخہ الرحیم اکیڈمی، کراچی، پاکستان سے شائع کیا۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



اس نے نسخے کے ساتھ ”ارشادِ پیر“ نام کا ایک جعلی رسالہ بھی شاہ اسحاق کے نام سے منسوب کر کے شائع کیا ہے۔ اس رسالے میں مولوی عبدالرب کے قول کے مطابق شاہ اسحاق دہلوی حنفی ”یا رسول اللہ“ کے منکر تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ ”ارشادِ پیر“ نامی یہ رسالہ شاہ اسحاق کی تصنیف نہیں ہے۔ دیوبندیوں نے محض یہ ثابت کرنے کے لیے کہ شاہ اسحاق استغاثہ کے قائل نہیں تھے، اس رسالے کو ان کی سوانح عمری کے ساتھ ملحق کر کے شائع کر دیا۔

☆☆☆



اِنَّ وَلِيَ اللّٰهِ اَزْيٰى نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَوَكِّلُ الصّٰلِحِيْنَ  
بِمَا يَشَاءُ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلٰمٌ خَبِيْرٌ

رحمۃ اللہ علیہ  
حیات شاہ محراسحاق محدث دہلوی

تصنیف  
مولانا حکیم سید محمود احمد برکاتی مدظلہ

ناشر  
شاہ ابوالخیر اکادمی شاہ ابوالخیر مارگ، دہلی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

إِنَّ وَلِيَ اللَّهِ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ  
میرا حق اللہ ہے جس نے آسمانی کتاب اور وہ صلیت کرتا ہے غلبہ ہدایت

# حیات

روح اللہ علیہ  
شاہ محمد اسحاق محدث دہلوی

تصنیف

مولانا حکیم سید محمود احمد برکاتی

مع اضافہ

ارشاد پیر

مجموعہ افادات و ارشادات حضرت شاہ محمد اسحاقؒ

ترتب

مولانا عبد الرزاق دہلویؒ

ناشر

لے ۷/۷، مظہر عرش آفمن،  
ریاست آباد کراچی ۷۵۹۰۰

الرحیمہ کتب دہلوی

Click For More Books

(۲۸): غیر موجود کتاب کو امام جلال الدین سیوطی کی طرف منسوب کرنا

مولوی سرفراز خان صفدر دیوبندی اپنی کتاب میں رقم طراز ہیں:

”امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: وہ حدیثیں جن میں مؤذن سے کلمہ شہادت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سننے کے وقت انگلیاں چومنے اور آنکھوں پر رکھنے کا ذکر آیا ہے، وہ سب کی سب موضوع اور جعلی ہیں۔ (تیسیر المفسر المقفال از سیوطی، ص ۱۲۳، بحوالہ عماد الدین، طبع ۱۹۷۸ء)“

(راوی سنت، سرفراز خان دیوبندی، ص ۲۲۳، ناشر مکتبہ صفدریہ، کوثر انوالہ، پاکستان)

تارئین یہاں غور کریں، مولوی سرفراز خان نے امام جلال الدین سیوطی کی اصل کتاب کو دیکھا بھی نہیں، بلکہ ایک ثانوی کتاب ”عماد الدین، ص ۱۲۳“ کا حوالہ دیا۔

تارئین کو یہ جان کر تعجب ہو گا کہ امام سیوطی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تیسیر المقفال نام سے کوئی کتاب لکھی ہی نہیں !!! ان محرفین نے نہ صرف ایک جعلی کتاب امام سیوطی کے نام

گڑھ دی بلکہ ایک عبارت بھی گڑھ کر اس کتاب سے منسوب کر دی۔ سب سے پہلا شخص جس نے امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اس جھوٹی کتاب کو منسوب کیا، وہ بشیر الدین قنوجی

(م ۱۲۳۲ھ) نام کا ایک غیر مقلد تھا۔ اس غیر مقلد مولوی نے اپنی کتاب بصارة العینین فی منع تقبیل الایہامین میں تیسیر القفال نام کی ایک جعلی کتاب کو امام سیوطی کی طرف منسوب کیا۔

حاجی خلیفہ نے اپنی مشہور تصنیف کشف المظنون میں امام سیوطی کی تصانیف کی جو فہرست دی ہے، اس میں تیسیر المقفال نام کی کوئی کتاب موجود نہیں۔

نوٹ: انگوٹھے چومنے سے متعلق احادیث کی مکمل بحث جاننے کے لیے امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف منیر العین فی حکم تقبیل الایہامین کا مطالعہ کریں۔

ناشر: مرکز اہل سنت برکات رضا، پور بندر، کجرات

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

المنهاج الواضح

للعقيد

# راہ سنت

پہر طریقت و بدعت و غیرت و عفت و صلا

ابوالفضل محمد فرہان خان صفدر مدظلہ

مکتبہ صفدریہ

نور الدین و نور العالیہ، کتب خانہ کرمیہ، کراچی

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مالہ دیکھیں موضوعاً۔ (القول البدر ۱۹) ہے کہ وہ موضوع اور جملی نہ ہو۔  
نیز کہتے ہیں :

واما الموضوع فلا يجوز العمل به بحال (۱۹) بہر حال موضوع حدیث تو اس پر کسی حالت میں عمل جائز نہیں ہے۔  
خلاصہ یہ نکلا کہ قابل اعمال میں ہر ضعیف حدیث قابل عمل نہیں ہے بلکہ اس کے لئے حضرات  
محدثین کے نزدیک چند شرطیں ہیں اور جو حدیث موضوع اور جملی ہو اس پر کسی حالت اور کسی صورت میں  
عمل جائز نہیں ہے، نہ فقہائے اہل عمل میں اور نہ ترمذی و ترمذی و غیرہ میں۔ اب بقائے ہوش محاسن  
سن لیجئے کہ ان گنجائیں چرچنے کی تمام حدیثیں صرف ضعیف ہی نہیں ہیں بلکہ موضوع اور جملی ہیں۔

چنانچہ امام جلال الدین سیوطیؒ کہتے ہیں :

الاحادیث التي رويت في تفصيل الاممال	وہ حدیثیں جن میں مؤذن سے کمر شہادت میں آنحضرت
وجعلها على العينين عند سماع اسمه صلى	صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام سننے کے وقت انگلیاں
الله عليه وسلم عن المؤذن في كلمة الشهادة	چڑھتے اور اسلموں پر رکھنے کا ذکر آیا ہے وہ سب کی سب
كلها موضوعات	موضوع اور جملی ہیں۔

لیجئے اب تو فقہ ہی ختم ہو گیا۔ مفتی احمد یار خان صاحب کو یہ الفاظ دیکھ کر غور کرنا چاہیے کہ الحمد للہ  
کہ اس اعتراض کے پرچے اڑ گئے ہیں اور حق واضح ہو گیا۔ (بلفظ جلال الحق ص ۲۸۸)۔ پرچے کس کی دلیل کے اڑ  
گئے اور حق کس کی طرف سے واضح ہو گیا ہے؟ عیاں را چہ بیان کرد

فلت کے بیابانک باتقول سے تنویر کا دامن چھوٹ چکا  
امام سیوطیؒ کے کلہا موضوعات کے حوالہ کے بعد یہ ضرورت تو نہیں کہ ہم کچھ عرض کریں مگر شخص  
تسلیم فائدہ کے لئے حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روایت کا ذکر بھی کر دیتے ہیں اسی مضمون کی روایت  
حضرت خضر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی منقول ہے مگر اس کے الفاظ یہ ہیں :

ثم يقبل إماميه۔ (الحديث) پھر اپنے دونوں انگوٹھے چوسے۔

Click For More Books

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی یا محمد ﷺ

کہنے والی حدیث پر تجزیہ

فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ۔

تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو

(سورہ انبیاء، آیت ۷)

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ

۱۔ علم حاصل کرو۔

۲۔ علم اہل علم سے حاصل کرو، ہر ایرے غیرے سے نہیں۔

۳۔ وہ علم حاصل کرو، جس کا تمہیں علم نہ ہو۔

اس آیت مبارکہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ہر نام آدمی کو قرآن اور حدیث سے خود مسائل اخذ کرنے سے منع فرماتا ہے۔ اس آیت کی روشنی میں ہر مسلمان کو دین کا علم علمائے دین سے ہی حاصل کرنا چاہیے۔ گزشتہ تین سو سالوں میں ایک ایسا فرقہ وجود میں آیا ہے جو ہر فرد کو اپنے من اور نفس کے مطابق قرآن اور حدیث پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس عمل سے اُمت مسلمہ منتشر ہو رہی ہے کیونکہ ہر فرد دین میں نئے طریقہ ایجاد کر کے عمل کر رہا ہے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے پر زور دے رہا ہے۔ ان کے نزدیک فقہ کے چاروں مذاہب (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) اُمت کو ”فرقوں“ میں بانٹتے ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ نام نہاد مسلمان اُمت کو لاکھوں اور کروڑوں فرقوں میں بانٹنے کی مہم چلا رہے ہیں۔ جس میں ہر فرد اپنا ”نظریہ اور مذہب“ لے کر عمل پیرا ہے۔ اس گروہ کے افراد و طبقوں میں تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ پہلا جو اجتہاد کے مقام پر پہنچ گئے ہوں، دوسرا وہ جو اجتہاد کے مقام پر پہنچنے والے ہوں۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اس فرقے کے ایک مشہور وہابی عالم ناصر الدین البانی سعودی عرب (م ۱۴۲۰ھ) گزرے ہیں جن کی اہل سنت سے دشمنی اہل علم سے پوشیدہ نہیں۔ رسول دشمنی کے بغض میں وہ اس حد تک گزر گئے کہ انہوں نے بے شمار احادیث کو من مانے اُصول کے مطابق ضعیف اور موضوع قرار دیا۔ محدثین نے اُصول حدیث اور اسما و رجال کے جو قواعد قائم کیے ہیں، اُن اصولوں کے برعکس ناصر الدین البانی نے اپنے من مانے اصول کے مطابق احادیث کو ضعیف و موضوع قرار دے کر ان کو احادیث کی کتابوں سے نکال دیا۔ البانی کا یہ طریقہ عمل تھا کہ وہ حدیث کی کتابوں کو ”صحیح“ لفظ کے اضافے کے ساتھ شائع کرتے۔ مثلاً البانی کے نزدیک امام بخاری کی حدیث کی ایک کتاب الادب المفرد میں ضعیف احادیث بھی شامل ہیں۔ اسی لیے البانی نے اُن احادیث کو نکال کر صحیح الادب المفرد کے نام سے شائع کی۔ واضح ہو کہ یہ احادیث امام بخاری علیہ الرحمہ (م ۲۵۶ھ) کے نزدیک ضعیف نہ تھیں۔ لیکن آج کے دور کے مولوی ناصر الدین البانی (م ۱۴۲۰ھ) کے مطابق یہ احادیث ضعیف ہیں !!! اُن کے وفات کے بعد اب یہ مہم اُن کے پیروکار جو خود کو ”سلفی“/اہل حدیث“ کہلاتے ہیں، جاری رکھے ہوئے ہیں اور البانی کی تحریف شدہ احادیث کی کتابیں شائع کر کے پھیلائے رہے ہیں۔

البانی نے اپنی صحیح الادب المفرد میں ”ہاتھ پاؤں کو بوسہ دینے والی“ وہ تمام احادیث حذف کر دیں جنہیں امام بخاری نے الادب المفرد میں شامل کیا تھا۔ البانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث بھی حذف کر دی جس میں انہوں نے پاؤں سُن ہو جانے پر ”یا محمد“ (ﷺ) کہا۔

اگلے صفحات میں ہم اس حدیث پر ایک تحقیق پیش کر رہے ہیں جس سے یہ واضح ہوگا کہ کیا یہ حدیث واقعی میں ضعیف ہے یا البانی نے اپنے وہابی عقیدے کے مطابق اسے ضعیف قرار دیا ہے؟؟؟

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



میری اس تحقیق میں شیخ ابوالحسن صاحب نے بھرپور معاونت فرمائی۔ اللہ رب العزت اُن کے علم و عمر میں برکتیں عطا فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین  
اپنی اس تحقیق میں میں محدثین کی تاریخ وصال لکھوں گا، اس کا مقصد تارخین پر یہ واضح کرنا ہے کہ وہ محدث صاحب کتنے قدیم ہیں۔

### حدیث:

حدثنا ابو نعیم قال حدثنا سفیان عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن سعد قال: خلدت رجل ابن عمر فقال له رجل: اذكر احب الناس اليك فقال: يا محمد

(روى البخارى فى الأدب المفرد، وقد ذكر البخارى هذا الحديث تحت عنوان: باب ما يقول الرجل اذا خلدت رجلاً)  
”امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں:

ترجمہ: عبد الرحمن ابن سعد نے فرمایا: میں عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سُن ہو گیا تو ایک شخص نے اُن سے کہا کہ آپ اُس شخص کو یاد کیجیے جس سے آپ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ اُن عمر نے کہا: ”یا محمد“ (ﷺ)۔“

حوالہ: الادب المفرد، قلمی مخطوطہ آگے کے صفحات پر ملاحظہ ہو

۲: الادب المفرد، ناشر دار الکتب العلمیہ، لبنان

۳۔ الادب المفرد، ص ۲۰۷، حدیث ۹۹۳، ناشر موسسة الکتب الثقافیہ، لبنان  
نوٹ: امام بخاری نے اس حدیث کو ”کیا کرنا چاہیے اگر کسی شخص کا پاؤں سُن ہو جائے“ باب کے تحت نقل کیا ہے۔

اس سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ صحابہ کرام کا یہ عقیدہ و عمل تھا کہ پاؤں سُن ہونے پر ”یا محمد“ (ﷺ) کہنا جائز ہے۔ جسے امام بخاری نے نقل کر کے خود اپنے عقیدے اور

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عمل کا بھی اظہار کر دیا ہے۔ تارنمین غور کریں امام بخاری نے نہ اس حدیث کو ضعیف کہا، اور نہ ہی اس عمل کو شرک۔

اگلے صفحات میں اس حدیث کے تمام راویوں پر مفصل بحث پیش کی جا رہی ہے۔

### حدیث ۲:

وبہ۔ یقصد أنا زہیر۔ عن أبی اسحاق عن عبد الرحمن بن سعد قال :  
كنت عند عبد الله بن عمر فحدثت رجلاً فقلت له يا أبا عبد الرحمن ما  
لرجلك قال اجتمع عصبها من ها هنا قلت أذع أحب الناس إليك قال يا  
محمد فانبسط . (رواه علی ابن الجعد فی مسنده)

ترجمہ: امام ابن جعد (م ۲۳۰ھ) نقل کرتے ہیں:

”عبدالرحمن بن سعد فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ ابن عمر کے ساتھ تھا، اور اُن کا پاؤں  
سُن ہو گیا، تو میں نے دریافت کیا یا عبدالرحمن آپ کے پاؤں کو کیا ہو گیا؟ تو انہوں نے  
جواب دیا۔ سُن ہو گیا ہے۔ تو میں نے اُن سے عرض کیا، اُس شخص کو یاد کیجئے، جن سے آپ  
سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا ”یا محمد“ (ﷺ)۔ اور اُن کے پاؤں کی  
تکلیف دور ہو گئی۔ (مسند ابن جعد، ص ۳۶۹، حدیث ۲۵۳۹، تحقیق عامر احمد حیدر،  
بیروت، سن اشاعت ۱۴۱۰ھ)

غور کریں امام ابن جعد نے نہ اس حدیث کو ضعیف کہا اور نہ ہی اس عمل کو شرک۔

### حدیث ۳:

قال أخبرنا الفضل بن دكين قال حدثنا سفيان و زهير بن معاوية عن  
أبي اسحاق عن عبد الرحمن بن سعد قال كنت عند بن عمر فحدثت رجلاً  
فقلت يا أبا عبد الرحمن ما لرجلك قال اجتمع عصبها من ها هنا هذا في  
حديث زهير وحده قال قلت أذع أحب الناس إليك قال يا محمد

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فبسطها۔ (رواہ ابن سعد فی الطبقات)

ترجمہ: امام ابن سعد (م ۲۴۰ھ) نقل فرماتے ہیں:

”عبدالرحمن بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں عبداللہ ابن عمر کے ساتھ تھا، اور اُن کا پاؤں سُن ہو گیا، تو میں نے دریافت کیا یا عبدالرحمن آپ کے پاؤں کو کیا ہو گیا؟ تو انہوں نے جواب دیا۔ سُن ہو گیا ہے اور اس کی نس اپنی جگہ سے ہٹ گئی ہے (یہ عبارت صرف زہیر کی روایت میں ہے)۔ تو میں نے اُن سے عرض کیا، اُس شخص کو یاد کیجیے جن سے آپ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا ”یا محمد“ (ﷺ)۔ اور اُن کے پاؤں کی تکلیف دور ہو گئی۔“ (طبقات ابن سعد، ج ۴، ص ۱۵۴، ناشر درالصادر، بیروت)

نوٹ ۱: غور کریں مندرجہ بالا حدیث اور حدیث نمبر ۲ کے اسناد مختلف ہیں۔

نوٹ ۲: امام ابن سعد نے اس حدیث کو نہ ضعیف کہا، نہ اس عمل کو شرک۔

### حدیث ۴:

حدثنا احمد بن يونس حدثنا زهير عن أبي اسحاق عن عبد الرحمن بن سعد: جئت ابن عمر فخذلت رجلاه. فقلت: ما لرجلك؟ قال: اجتمع عصبها قلت: ادع أحب الناس إليك قال: يا محمد فبسطها۔ (رواہ ابراہیم الحاربی فی غریب الحديث)

ترجمہ: امام ابوالہیثم الحاربی (م ۲۸۵ھ) نقل فرماتے ہیں:

”عبدالرحمن بن سعد روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابن عمر سے دریافت کیا، آپ کے پاؤں میں کیا تکلیف ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا، پاؤں کی نس اپنی جگہ سے کھسک گئی ہے۔ تو میں نے اُن سے کہا، اُس شخص کو یاد کیجیے جن سے آپ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ تب انہوں نے کہا ”یا محمد“ (ﷺ)۔ اور اُن کے پاؤں کی تکلیف دور ہو گئی۔ (غریب الحديث، ج ۲، ص ۶۷، ناشر جامعہ اُمّ القریٰ، مکہ مکرمہ، سن اشاعت ۱۴۰۵ھ)

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

نوٹ: امام ابن حری نے اس حدیث کو نہ ضعیف کہا، نہ اس عمل کو شرک۔

### حدیث ۵:

حدثني محمد بن ابراهيم الأنماطي، و عمرو بن الجنيّد بن عيسى، قالاً: ثنا محمد بن خدّاش، ثنا أبو بكر بن عياش، ثنا أبو اسحاق السبيعي، عن أبي شعبة، قال: كنت أمشي مع ابن عمر رضي الله عنهما، فخدرت رجله، فجلس، فقال له رجل: اذكر أحب الناس إليك. فقال: "يا محمداً فقام فمشى". (رواه ابن السني في عمل اليوم والليلة)

ترجمہ: امام ابن السنی (م ۳۶۴ھ) روایت کرتے ہیں:

”ابی شعبہ روایت کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہو گیا۔ میں نے اُن سے کہا، اُس شخص کو یاد کیجیے جن سے آپ سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں تو انہوں نے کہا ”یا محمد“ (ﷺ) اور وہ پھر چلنے کے لائق ہو گئے۔“ (عمل اليوم والليلة، ناشر: مکتبہ دارالبیان، طائف، سعودی عرب)

WWW.NAFSEISLAM.COM

### حدیث ۶:

حدثنا محمد بن خالد بن محمد البرذعي، ثنا حاجب بن سليمان، ثنا محمد بن مصعب، ثنا اسرائيل، عن أبي اسحاق، عن الهيثم بن حنش، قال: كنا عند عبد الله بن عمر رضي الله عنهما، فخدرت رجله، فقال له رجل: اذكر أحب الناس إليك. فقال: يا محمد صلى الله عليه وسلم. قال: فقام فكانما نشط من عقال. (رواه ابن السني في عمل اليوم والليلة)

ترجمہ: امام ابن السنی (م ۳۶۴ھ) روایت کرتے ہیں:

”یثم بن حنش روایت کرتے ہیں: ”میں ایک دفعہ عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور اُن کا پاؤں سن ہو گیا، میں نے اُن سے کہا اُس شخص کو یاد کیجیے جن سے آپ سب سے زیادہ محبت

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

کرتے ہیں۔“ انہوں نے کہا: ”یا محمد“ (ﷺ) اور دوبارہ چلنے کے لائق ہو گئے۔ (عمل  
اليوم والليله، ناشر: مکتبہ دارالبیان، طائف، سعودی عرب)

### حدیث ۷:

أخبرني أحمد بن الحسن الصوفي، حدثنا علي بن الجعد، ثنا زهير،  
عن أبي إسحاق، عن عبد الرحمن بن سعد، قال: "كنت عند ابن عمر،  
فخبرني رجلاه، فقلت: يا أبا عبد الرحمن، ما لرجلك؟ قال: اجتمع عصبها  
من هاهنا. قلت: ادع أحب الناس إليك. فقال: يا محمد. فانبسط.

(رواه ابن السني في عمل اليوم والليله)

ترجمہ: امام ابن السنی (۳۶۴ھ) روایت کرتے ہیں:

عبد الرحمن ابن سعد روایت کرتے ہیں: ”میں ابن عمر کے ساتھ تھا اور اُن کا پاؤں سُن  
ہو گیا۔ میں نے اُن سے پاؤں کے متعلق پوچھا تو انہوں نے جواب دیا ”اُس اپنی جگہ سے  
بٹ گئی ہے“ میں نے اُن سے کہا ”اُس شخص کو یاد کیجیے جن سے آپ سب سے زیادہ محبت  
کرتے ہیں“ تو انہوں نے کہا ”یا محمد“ (ﷺ) اور اُن کا پاؤں کی تکلیف سے نجات مل گئی۔  
(عمل اليوم والليله، ناشر: مکتبہ دارالبیان، طائف، سعودی عرب)

نوٹ: غور فرمائیں حدیث ۵، ۶ اور ۷ کی اسناد مختلف ہیں اور ان تینوں اسناد میں ضعف ہے۔

### حدیث ۸:

[۳۸۳۲] بن عبد الرحمن بن سعد القرشي العلوي مولی بن عمر  
کوفي روى عن أخيه عبدالله بن سعد و مولا عبدالله بن عمر بن روى عنه  
حماد بن أبي سليمان و أبو شيبه عبد الرحمن بن اسحاق الكوفي و منصور  
بن المعتمر و أبو اسحاق السبيعي بن ذكره بن حبان في كتاب الثقات  
روى له البخاري في كتاب الأدب حديثا و احدا موقوفا و قد وقع لنا عاليا

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عنه أخبرنا به أبو الحسن بن البخاري و زينب بنت مكّي قالّا أخبرنا أبو حفص بن طبرزد قال أخبرنا الحافظ أبو البركات الأنماطي قال أخبرنا أبو محمد المصريّني قال أخبرنا أبو القاسم بن حبابة قال أخبرنا عبد الله بن محمد البغوي قال حدثنا علي بن الجعد قال أخبرنا زهير عن أبي اسحاق عن عبد الرحمن بن سعد قال كنت عند عبد الله بن عمر فحدثت رجلاه فقالت له يا أبا عبد الرحمن ما لرجلك قال اجتمع عصبها من هاهنا قال قلت ادع أحب الناس إليك فقال يا محمد فانبطت.

(رواه عن أبي نعيم عن سفیان عن أبي اسحاق مختصراً. أخرج هذا الحديث الحافظ المزي في تهذيب الكمال)

ترجمہ: پان سن ہوئے پر ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ”یا محمد“ (ﷺ) کہنے والی روایت کا ذکر امام مزی رحمۃ اللہ علیہ (م ۷۴۲ھ) نے عبد الرحمن ابن سعد کی سوانح عمری کے تحت بیان کیا ہے، جو کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ایک آزاد کردہ غلام تھے۔

نوٹ: مذکورہ حدیث ۸ کی عبارت کا ترجمہ وہی ہے جو سابقہ حدیث کا ہے، اس لیے ہم یہاں درج بالا حدیث کا مکمل ترجمہ پیش نہیں کر رہے ہیں۔

امام مزی نے اس حدیث کو دو سندوں سے بیان کیا ہے۔ پہلی سند میں علی ابن جعد، زہیر اور ابو اسحاق ہیں۔ اور دوسری سند میں ابو نعیم، سفیان اور ابو اسحاق ہیں۔ جیسا کہ امام بخاری کی الادب المفرد میں پائی جاتی ہیں۔

(تهذيب الكمال از امام المزی، ۱۴۲/۱، حدیث ۳۸۳۲، مطبع مؤسسات الرسالہ، بیروت، سن شاعت ۱۴۰۰ھ)

غور کریں امام مزی نے نہ اس حدیث کو ضعیف قرار دیا اور نہ ہی اس عمل کو شرک کہا۔

حدیث ۹:

Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

روينا في كتاب ابن السني عن الهيثم بن حنش قال: "كنا عند  
عبدالله بن عمر رضي الله عنهما فخلدت رجله، فقال له رجل: اذكر أحب  
الناس اليك، فقال: يا محمد صلى الله عليه وسلم، فكانما نشط من  
عقال. (النووي في الاذكار)

امام نووي رحمۃ اللہ علیہ (م ۶۷۶ھ) نقل کرتے ہیں:  
"ابن سنی نے یثیم ابن حنش سے روایت کیا کہ میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا  
اور ابن عمر کا پاؤں سُسن ہو گیا۔ میں نے اُن سے کہا، اُس شخص کو یاد کیجیے جس سے آپ سب  
سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا "یا محمد" (ﷺ) اور اُن کی پریشانی دور ہو گئی۔"  
(کتاب الاذکار، ص ۳۸۷، ناشر الدار المصریہ اللبنانیہ، مصر)  
نوٹ: امام نووی نے اس حدیث کو "کیا کرنا چاہیے اگر کسی شخص کا پاؤں سُسن ہو  
جائے" باب کے تحت نقل کیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام نووی کے عقیدے  
کے مطابق پاؤں سُسن ہونے پر "یا محمد" (ﷺ) کہنا جائز ہے، نہ کہ شرک۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

### حدیث ۱۰:

عن الهيثم بن حنش قال كنا عند عبدالله بن عمر رضي الله عنهما  
فخلدت رجله فقال له رجل: اذكر أحب الناس اليك فقال: يا محمد  
فكانما نشط من عقال. (ابن تيمية في الكلم الطيب)  
ترجمہ: ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ) نقل کرتے ہیں:

"یثیم بن حنش بیان کرتے ہیں میں ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور اُن کا پاؤں  
سُسن ہو گیا۔ میں نے اُن سے کہا آپ اُس شخص کو یاد کیجیے جس سے آپ سب سے زیادہ محبت  
کرتے ہیں۔" انہوں نے کہا "یا محمد" (ﷺ) اور اُن کی تکلیف دور ہو گئی۔

۱۔ الکلمۃ الطیب، ابن تیمیہ، ص ۱۵۶ قطر، بن اشاعت ۱۴۰۱ھ (عکس ملاحظہ کریں)

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

۲۔ الکلمۃ الطیب، ابن تیمیہ، ص ۱۷۲-۱۷۳، ناشر مکتبہ الاسلامی، بیروت، سن اشاعت ۱۹۷۷ء  
نوٹ: ابن تیمیہ نے اس حدیث کو ”کیا کرنا چاہیے اگر کسی شخص کا پاؤں سُن ہو جائے“ باب کے تحت نقل کیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابن تیمیہ کے نزدیک بھی پاؤں سُن ہونے پر ”یا محمد“ (ﷺ) کہنا جائز ہے، شرک نہیں۔

### حدیث ۱۱:

عن الهیثم بن حدش قال کنا عند عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فحدثت رجله فقال له رجل اذكر احب الناس اليک فذكر محمدًا فکانما نشط من عقال وعن مجاهد رحمہ اللہ قال حدثت رجل رجل عند ابن عباس رضی اللہ عنہما فقال اذكر احب الناس اليک فقال محمد فامسح خدیه۔  
(ابن القیم فی الوابل الصیب من الکلم الطیب)

ترجمہ: ابن قیم الجوزیہ (م ۷۵۱ھ) نے اس حدیث کو اپنی کتاب الوابل الصیب من الکلم الطیب میں اس حدیث کو امام مزنی کی بیان کردہ اسناد کی روایت سے نقل کیا ہے، جیسا کہ حدیث نمبر ۶، ۵ اور ۷ میں گزرا۔ واضح ہو کہ ابن قیم الجوزیہ کا شمار ابن تیمیہ کے خاص شاگردوں میں ہوتا ہے۔ (الوابل الصیب من الکلم الطیب، ج ۱، ص ۲۰۴، ناشر دار الکتاب العربی، بیروت، سن اشاعت ۱۴۰۵ھ)

نوٹ: ابن قیم الجوزیہ نے اس حدیث کو ”کیا کرنا چاہیے اگر کسی شخص کا پاؤں سُن ہو جائے“ باب کے تحت نقل کیا ہے۔ جس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ابن قیم الجوزیہ کے نزدیک بھی پاؤں سُن ہونے پر ”یا محمد“ (ﷺ) کہنا جائز ہے، نہ کہ شرک۔

### حدیث ۱۲:

قال فی النہایۃ: ومنہ حدیث ابن عمر أنہا حدثت رجله فقیل لہ: ما لرجلک؟، فقال: اجتمع عصبہا، قیل اذكر احب الناس اليک؟، فقال: ”یا

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



محمد فبسطها“ انتہی (الشوکانی فی تحفة الزاكرين)

ترجمہ: مذکورہ بالا حدیث کو تاضی شوکانی (م ۱۲۵۰ھ) نے بھی نقل کیا ہے۔

(تحفة الزاكرين، ناشر دارالعلم، بیروت، سن اشاعت ۱۹۸۳ء)

موجودہ دور کے وہ افراد جن کو مسلمانوں کے ہر عمل میں شرک و بدعت دکھائی دیتا ہے، غور فرمائیں کہ وہ علما جن کو وہ اپنا پیشوا اور امام مانتے ہیں یعنی بن تیمیہ اور بن قیم الجوزیہ، ان دونوں نے ”یا محمد“ (ﷺ) پکارنے والی مذکورہ بالا حدیث کو اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے۔ اپنے وقت کے امام اور حافظ حدیث امام مزنی کے نزدیک حدیث کی سند میں نہ کوئی ضعف ہے، اور نہ ہی انہوں نے اس کے متن میں کچھ خامی پائی۔

بالفرض مذکورہ بالا تمام احادیث کی اسناد کو ضعیف تسلیم بھی کر لیا جائے (جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے) تب بھی اصول حدیث کے مطابق یہ تمام ضعیف احادیث ایک دوسرے کو تقویت دیتی ہیں اور حدیث کا درجہ ”حسن صحیح“ ہوگا۔

تاریخ غور کریں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کے تقریباً گیارہ سو ۱۱۰۰ سال کے بعد البانی اس دنیا میں آیا۔ گیارہ سو سال میں کسی حدیث کے امام نے اس حدیث کو ضعیف قرار نہیں دیا۔ چونکہ وہابیوں کے نزدیک حرفِ ہند ”یا“ کا استعمال شرک ہے، اس لیے البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا۔ البانی کے انتقال کے بعد ان کی اندھی تقلید کرنے والے نام نہاد اہل حدیث آج خود ساختہ مجتہد اور محدث بننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اور وہ حدیث دانی میں ایسا دعویٰ کرتے ہیں جیسے ان کا علم امام بخاری، امام ابن سعد، امام مزنی وغیرہ سے بھی بالا و برتر ہے۔

دشمنانِ اسلام کا یہ مشن و مقصد ہے کہ مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کیا جائے۔ اور اس کا سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ علما کی علمی تحقیق و فیصلوں کی مخالفت وہ لوگ کریں جو علم سے کوسوں دور ہیں۔ اگر ہم مسلمان آپس میں متحد و متفق رہنا چاہتے ہیں تو اہل سنت و

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

جماعت کے علما کی پیروی کریں، جو اسلاف کے صحیح جانشین ہیں۔

### اسناد کی تحقیق:

گزشتہ سطروں میں جو حدیث نمبر انگریزی ہے، اب ہم اس کی اسناد کی تحقیق پیش کریں گے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔

امام بخاری > ..... ابو نعیم > ..... سفیان > ..... ابو الخلق > ..... عبد الرحمن ابن سعد .....  
ابو نعیم: ان کا نام سفیان بن ذکین ہے۔ یہ ثقہ ثبت تھے جیسا کہ امام ابن حجر  
العسقلانی نے تہذیب التہذیب میں (حدیث نمبر ۵۴۰۱) نقل کیا ہے۔ تہذیب  
التہذیب، ج ۸ میں تحریر فرماتے ہیں: ابو نعیم نے دونوں ”سفیان“، یعنی سفیان ابن عیینہ اور  
سفیان ثوری سے حدیث سماع کی۔ مزید یہ کہ انہوں نے زہیر ابن معاویہ سے بھی سماع کی۔

[۵۰۵] ع الستة الفضل بن ذکین و هو لقب و اسمہ عمرو بن حماد بن  
زہیر بن درہم التیمی مولی آل طلحة ابو نعیم المالکی الکوفی الاحول  
روی عن الأمش و ایمن بن نابل و سلمة بن وردان و سلمة بن نبیط و  
یونس بن أبی اسحاق و عیسی بن طهمان و عبد الرحمن بن الغلیل و فطر  
بن خلیفة و مصعب بن سلیم و یحیی بن أبی الہیثم العطار و المسعودی  
و أبی العمیس و ورقاء و الثوری و مالک بن مغول و مالک بن انس و ابن  
أبی ذئب و محمد بن طلحة بن مصرف و مسعر و معمر بن یحیی ابن سام  
و نصیر بن أبی الأشعث و موسی بن علی بن رباح و هشام بن سعد المذنی  
و هشام الدستوائی و ہمام بن یحیی و سیف بن أبی سلیمان و عمر بن ذر و  
صخر بن جویریة و ابراہیم بن نافع المکی و اسحاق بن سعید السعیدی و  
اسرائیل و أفلح بن حمید و اسماعیل بن مسلم و جعفر بن برقان و مسعر  
بن کدام و داؤد بن قیس الفراء و زکریاء بن أبی زائدة و أبی خیشمة زہیر  
بن معاویة و سعید بن عبید الطائی و بشیر بن مہاجر و شیبان النحوی و

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عبد المملک بن حمید بن أبی غنیمة و عزرة بن ثابت و عبید اللہ بن محرز و  
عاصم بن محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر و عبد العزیز بن أبی سلمة  
الماجنشون و أبی عاصم محمد بن ایوب الثقفی و نافع بن عمر الجمحی و  
أبی الأشهب العطاردي و أبی شهاب الحنات و عبد السلام بن حرب و ابن  
عینة و خلق روى عنه البخاري فأكثر و روى هو و الباقون بواسطة يوسف  
بن موسى القطان و محمد بن عبد اللہ بن نمیر و أبی خيشمة و أبی بکر بن  
أبى شيبه و اسحاق بن راهويه و أبو سعيد الأشج و عبد بن حميد و الحسن  
الزعفراني و محمد بن داود المصيصي و محمد بن سليمان الأنباري و  
أحمد بن محمد بن المعلى الآدمي و هارون بن عبد الله الحمال و أحمد بن  
منيع و محمد بن أحمد بن مردويه و محمود بن غيلان و أبو داود الحراني  
و عباس المدوري و محمد بن اسماعيل بن علي و الحسن بن اسحاق  
المسروزي و أحمد بن يحيى الكوفي و عبد الأعلى بن واصل و عمرو بن  
منصور النسائي و محمود بن اسماعيل بن أبی ضرار الرازي و محمد بن  
يحيى الذهلي و روى عنه أيضا عبد الله بن المبارك و مات قبله بدهر طويل  
و عثمان بن أبی شيبه و يحيى بن معين و أحمد بن حنبل و علي بن خشرم و  
أبو مسعود الرازي و أبو زرعة و أبو حاتم و الصنعاني و أبو اسماعيل  
الترمذي و يعقوب بن شيبه و أحمد بن الحسن الترمذي و ابراهيم الحربي  
و ابراهيم بن يزيد و علي بن عبد العزيز البغوي و اسحاق بن الحسن  
الحربي و الحارث بن أبی أسامة و الكديمي و بشر بن موسى و خلق كثير  
قال محمد بن سليمان الباغندي سمعت أبا نعيم يقول حدثنا الفضل بن  
عصمر و بن حماد و دكين لقب و قيل ان رجلا قال لأبي نعيم كان اسم أبيك  
دكينا قال كان اسم أبي عمرا ولكنه لقبه فروة الجعفي دكينا و قال حنبل بن  
اسحاق قال أبو نعيم كتبت عن نيف و مائة شيخ ممن كتب عنه سفيان و قال

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الفضل بن زياد الجعفي عن أبي نعيم شاركت الثوري في ثلاثة عشر ومائة شيخ وقال أبو عوف المدوري عن أبي نعيم قال لي سفيان مرة وسألته عن شيء أنت لا تبصر المنجوم بالنهار فقلت وأنت لا تبصرها كلها بالليل فضحك وقال صالح بن أحمد قلت لأبي وكيع وعبد الرحمن بن مهدي ويزيد بن هارون أين يقع أبو نعيم من هؤلاء قال على النصف إلا أنه كيس يتحرى الصدق قلت فأبو نعيم أثبت أو وكيع قال أبو نعيم أقل خطأ قلت فأيما أحب إليك أبو نعيم أو بن مهدي قال ما فيهما الا ثبت الا أن عبد الرحمن كان له فهم وقال حنبل عن أحمد أبو نعيم أعلم بالشيوخ وانسابهم وبالرجال و وكيع أفقه وقال يعقوب بن شيبة أبو نعيم ثقة ثبت صدوق سمعت أحمد بن حنبل يقول أبو نعيم يزاحم به بن عيينة فقال له رجل وأي شيء عند أبي نعيم من الحديث و وكيع أكثر رواية فقال هو على قلة روايته أثبت من وكيع وعن أبي زرعة الدمشقي عن أحمد مثله وقال الفضل بن زياد قلت لأحمد يجري عندك بن فضيل مجرى عبيد الله بن موسى قال لا كان بن فضيل أثبت فقلت وأبو نعيم يجري مجراهما قال لا أبو نعيم يقظان في الحديث وقام في الأمر يعني في الامتحان وقال المروزي عن أحمد قال يحيى وعبد الرحمن أبو نعيم الحجة الثبت كان أبو نعيم ثبنا قال أيضا عن أحمد و انسما ورفع الله عفان و أبا نعيم بالصدق حتى نوه بذكرهما وقال مهنا سألت أحمد عن عفان و أبي نعيم فقال هما العقدة وفي رواية ذهبها مسعود بن زياد بن أيوب عن أحمد أبو نعيم أقل خطأ من وكيع وقال عبد الصمد بن سليمان البلخي سمعت أحمد يقول ما رأيت أحفظ من وكيع وكفاك بعبد الرحمن اتقانا وما رأيت أشد ثبنا في الرجال من يحيى وأبو نعيم أقل الأربعة خطأ قلت يا أبا عبد الله يعطي فيأخذ فقال أبو نعيم صدوق ثقة موضع للحجة في الحديث وقال الميموني عن أحمد

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ثقة كان يقظان في الحديث عارفا به ثم قام في أمر الامتحان ما لم يقم غيره عافاه الله واثني عليه وقال أحمد بن الحسن الترمذي سمعت أحمد يقول اذا مات أبو نعيم صار كتابه اماما اذا اختلف الناس في شيء فزعوا اليه وقال أبو داود عن أحمد كان يعرف في حديثه الصدق وقال أبو بكر بن أبي خيثمة سئل يحيى بن معين أي أصحاب الثوري أثبت قال خمسة يحيى و عبد الرحمن و وكيع و ابن المبارك و أبو نعيم وقال أبو زرعة الدمشقي سمعت بن معين يقول ما رأيت أثبت من رجلين أبي نعيم و عفان قال وسمعت أحمد بن صالح يقول ما رأيت محدثا أصدق من أبي نعيم وقال أبو حاتم سألت علي بن المديني عن أوثق أصحاب الثوري قال يحيى و عبد الرحمن و وكيع و أبو نعيم و أبو نعيم من الثقات وقال بن عمار أبو نعيم متقن حافظ اذا روى عن الثقات فحديثه أرجح ما يكون وقال الحسين بن ادريس خرج علينا عثمان بن أبي شيبة فقال حدثنا الاسد فقلنا من هو فقال الفضل بن ذكوان وقال الآجري قلت لأبي داود كان أبو نعيم حافظا قال جدا وقال المعجلي أبو نعيم الاحول كوفي ثقة ثبت في الحديث وقال يعقوب بن سفيان أجمع أصحابنا على أن أبا نعيم كان غاية في الاتقان وقال بن أبي حاتم سئل أبو زرعة عن أبي نعيم و قبيصة فقال أبو نعيم أثقن المرجلين وقال أبو حاتم ثقة كان يحفظ حديث الثوري و مسعر حفظا كان يحرز حديث الثوري ثلاثة آلاف و خمسمائة و حديث مسعر نحو خمسمائة كان يأتي بحديث الثوري على لفظ واحد لا غيره و كان لا يلحق و كان حافظا متقنا وقال أبو حاتم أيضا لم أر من المحدثين من يحفظ يأتي بالحديث على لفظ واحد لا غيره سوى قبيصة و أبي نعيم في حديث الثوري و يحيى المصمدي في شريك و علي بن الجعد في حديثه وقال أحمد بن عبد الله الحداد سمعت أبا نعيم يقول نظر بن المبارك في كتبي

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

فقال ما رأيت أصح من كتابك وقال أحمد بن منصور الرمادي خرجت مع أحمد ويحيى إلى عبد الرزاق أخدمهما فلما عدنا إلى الكوفة قال يحيى لأحمد أريد أن اختبر أبا نعيم فقال له أحمد لا تزيد الرجل الا ثقة فقال يحيى لا بد لي فأخذ ورقة وكتب فيها ثلاثين حديثا من حديث أبي نعيم وجعل على رأس كل عشرة منها حديثا ليس من حديثه ثم جاؤا إلى أبي نعيم فخرج فجلس على مكان على ذلك فخرج يحيى الطبق فقرأ عليه عشرة ثم قرأ الحادي عشر فقال أبو نعيم ليس من حديثي اضرب عليه ثم قرأ العشر الثاني وأبو نعيم ساكت فقرأ الحديث الثاني فقال ليس من حديثي اضرب عليه ثم قرأ العشر الثالث وقرأ الحديث الثالث فانقلبت عيناه وأقبل على يحيى فقال أما هذا وذراع أحمد في يده فأورع من أن يعمل هذا وأما هذا يرملني فأقل من أن يعمل هذا ولكن هذا من فعلك يا فاعل ثم أخرج رجله فرفسه فرمى به وقام فدخل داره فقال أحمد ليحيى ألم أقل لك أنه ثبت قال والله لرؤسته أحب إلي من سفرتي وقال حنبل بن اسحاق سمعت أبا عبد الله يقول شيخنا كان الناس يتكلمون فيهما وينكرونها وكنا نلقى من الناس في أمرهما ما الله به عليم قاما لله بامر لم يقم به أحد أو كبير أحمد مثل ما قاما به عفان وأبو نعيم يعني بالكلام فيهما لانهما كانا ياخذان الأجرة من التلاميذ وبقيا متهما عدم الأجابة في المحنة وقال محمد بن اسحاق الثقفي سمعت الكديمي يقول لما أدخل أبو نعيم علي السوالي ليمتحنه وثم أحمد بن يونس وأبو غسان وغيرهما فأول من امتحن فلان فأجاب ثم عطف على أبي نعيم فقال قد أجاب هذا ما تقول فقال والله ما زلت اتهم جده بالزندقة ولقد أدركت الكوفة وبها سبع مائة شيخ كلهم يقولون ان القرآن كلام الله وعنقي أهون علي من زري هذا قال فقام إليه أحمد بن يونس فقبل رأسه وكان بينهما شحناء وقال جزاك الله من شيخ

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

خيراً و روى بعضهما البخاري عن الكندي عن أبي بكر بن أبي شيبة  
بالمعنى وفيها ثم أخذ زره فقطعه ثم قال رأسى أهون على من زري هذا وقال  
أحمد بن ملاعب سمعت أبا نعيم يقول ولدت سنة ثلاثين ومائة في آخرها  
وقال إبراهيم الحاربي كان بين وكيع وأبي نعيم سنة وفات أبا نعيم في  
تلك السنة الخلق وقال يعقوب بن سفيان مات أبو نعيم سنة ثمانى عشرة  
ومائتين وكان مولده سنة ثلاثين وقال حنبل بن اسحاق وغير واحد مات  
سنة تسع عشرة ومائتين وقال بعضهم في سلخ شعبان وبعضهم في رمضان  
وقال علي بن خشرم سمعت أبا نعيم يقول يلو مونى على الاجر وفي بيتى  
ثلاثة عشر وما في بيتى رغيف قلت قال بن سعد في الطبقات أنا عبدوس بن  
كامل قال كنا عند أبي نعيم في ربيع الاول سنة سبع عشرة فذكر رؤيا رآها  
فأولها أنه يعيش بعد ذلك يومين ونصف أو شهرين ونصف أو عامين و  
نصفا قال فعاش بعد الرؤيا ثلاثين شهرا ومات لانسلاخ شعبان في سنة تسع  
عشرة قال بن سعد وكان ثقة مأمونا كثير الحديث حجة وقال بن شاهين في  
النسقات قال أحمد بن صالح ما رأيت محدثا أصدق من أبي نعيم وكان  
يسدلس أحاديث من أكبر وقال النسائي في الكنى أبو نعيم ثقة مأمون وقال أبو  
أحمد الشافعي سمعتهم يقولون بالكوفة قال أمير المؤمنين وإنما يعنون  
الفضل بن ذكين رواه الحاكم في تاريخه وقال الخطيب في تاريخه كان أبو  
نعيم مزاحا ذا دعابة مع تدينه وثقته وأمانته وقال يوسف بن حسان قال أبو  
نعيم ما كتبت على الحفظه انى سب معاوية وقال وكيع اذا افقني هذا  
الاحوال ما باليت من خالفني وقال علي بن المديني كان أبو نعيم عالما  
بأنساب العرب أعلم بذلك من يحيى بن سعيد القطان وقال بن معين كان  
مزاحا ذكر له حدث عن زكريا بن عدي فقال ماله وللحديث ذاك بالتوراة  
أعلم يعني أن أباه كان يهوديا فأسلم وقال له رجل خراساني يا أبا نعيم انى

**Click For More Books**

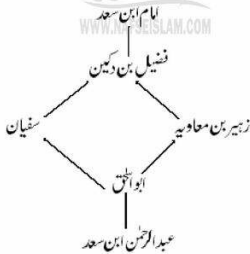
<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

أرصد الخروج فأخبرني باسمك قال اسمي دعاك فمضى قال ورأيتہ مرة ضرب بيده على الارض فقال أنا أبو العجائز .

سوال: ابو نعیم نے کس سفیان سے سماعت کی، سفیان ثوری یا سفیان ابن عیینہ؟

جواب: دونوں ہی سفیان، یعنی سفیان ابن عیینہ اور سفیان ثوری ثقہ اور حافظ حدیث ہیں، جیسا کہ امام ابن حجر عسقلانی نے تقریب التہذیب میں نقل کیا ہے۔ بعض لوگ یہ سوال کر سکتے ہیں کہ سفیان ثوری مدّس تھے۔ اور یہی بات سفیان بن عیینہ کے بارے میں کہی جاسکتی ہے۔ چونکہ وہ ثقہ راویوں کی تدلیس کرتے تھے۔

ان اشکال کا جواب یہ ہے کہ اس سند میں کوئی سے بھی سفیان ہوں اور اس بات کو بھی تسلیم کیا جائے کہ دونوں تدلیس بھی کرتے تھے، پھر بھی اس سند کی تقویت ایک دوسری سند سے ملتی ہے جس میں زہیر ابن معاویہ موجود ہیں۔ جیسا کہ امام ابن سعد (مذکورہ حدیث ۳ ملاحظہ ہو) نے نقل کیا ہے۔



غور کریں مذکورہ بالا سند میں فضیل بن دکین (ان کا دوسرا نام ابو نعیم ہے) نے دو راویوں سے سماعت کی۔ پہلا سفیان، دوسرا زہیر بن معاویہ۔ اگر سفیان والی سند کو تھوڑے

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



دیر کے لیے نظر انداز بھی کیا جائے تو دوسری سند موجود ہے جس پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔  
تاریخین یہ بھی غور کریں کہ مذکورہ بالا حدیث ۷ کی سند میں کوئی بھی سفیان شامل نہیں۔  
امام ابن سنی >..... احمد بن حسن >..... علی ابن جعد >..... زہیر بن معاویہ >..... ابوالخق >..... عبد الرحمن ابن سعد  
مذکورہ بالا دونوں سندوں سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ علی ابن جعد نے زہیر سے  
سماعت کی اور ابو نعیم (فضیل بن دکین) نے نہ صرف دونوں میں سے کسی ایک سفیان سے  
سماعت کی بلکہ زہیر ابن معاویہ سے بھی سماعت کی۔

**سوال:** ابن حجر تقریب التہذیب میں تحریر فرماتے ہیں کہ زہیر ثقہ اور ثبت راوی ہیں لیکن  
انہوں نے ابوالخق سے اس وقت حدیث سماعت کی جب ابوالخق کا حافظہ کمزور ہو چکا تھا۔

[۲۰۵۱] زہیر بن معاویہ بن جدیج أبو خیشمة الجعفی الکوفی نزیل الجزیرة  
ثقة ثبت الا أن سماعه عن أبي اسحاق بأخرة من السابعة مات سنة اثنتين أو  
ثلاث أو أربع وسبعين وكان مولده سنة مائة .

**جواب:** اس بات کی کوئی دلیل موجود نہیں کہ زہیر نے ابوالخق سے جو حدیث روایت کی  
اس میں کچھ عمت پائی جاتی ہو۔ کیونکہ سفیان (جن کا حافظہ قوی تھا) نے بھی ابوالخق سے حدیث  
روایت کی ہے، جو زہیر کی روایت کردہ حدیث کے مطابق ہے اور اس کو ثقہ و ثبت پہنچاتی ہے۔  
وہ احادیث جن میں زہیر نے ابوالخق سے روایت کیا ہے صحیح بخاری و مسلم میں ملتی ہے۔

**مثال:** صحیح بخاری میں ہے:

صحیح البخاری، الجزء الثانی ۲۰، کتاب الجہاد والسیر ۹۶،

باب: من صف أصحابه عند الهزيمة ونزل عن دابته واستنصر

[۲۷۷۲]: حدثنا عمرو بن خالد: حدثنا زهير: حدثنا أبو اسحاق قال:

سمعت البراء وسأله رجل

أكنتم فررتم يا أبا عمارة يوم حنين؟ قال: لا والله، ما ولي رسول الله

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

صلی اللہ علیہ وسلم، ولكنه خرج شبان أصحابه وأخفاؤهم حسرا ليس  
بسلاح، فأتوا قوما رماة، جمع هوأزن و بني نصر، ما يكاد يسقط لهم سهم،  
فرشقوهم رشقا ما يكادون يخطئون، فأقبلوا هنالك الى النبي صلى الله  
عليه وسلم وهو على بغلته البيضاء، وابن عمه أبو سفيان بن الحارث بن  
عبدالمطلب يقود به، فنزل واستنصر، ثم قال : (أنا النبي لا كذب، أنا ابن  
عبدالمطلب). ثم صف أصحابه.

صحيح البخاري، الجزء الثاني. ٦٥ - كتاب المناقب. ٢٢ - باب:  
علامات النبوة في الاسلام

[٣٢١٩] حدثنا محمد بن يوسف: حدثنا أحمد بن زيد بن ابراهيم،  
أبو الحسن الحزاني: حدثنا زهير بن معاوية. حدثنا أبو اسحاق: سمعت  
البراء ابن عازب يقول.

جاء ابو بكر رضى الله عنه الى ابي في منزله، فاشترى منه رحلا،  
فقال لعازب: ابعث ابنك بحمله معي، قال: فحملته معه، وخرج أبى ينتقد  
ثمسه، فقال له أبى: يا أبا بكر، حدثني كيف صنعتما حين سريت مع رسول  
الله صلى الله عليه وسلم، قال: نعم، أسرينا ليلتنا ومن الغد، حتى قام قائم  
الظهيرة و خلا الطريق لا يمر فيه أحد، فرفعت لنا صخرة طويلة لها ظل، لم  
تأت عليه الشمس، فنزلنا عنده، وسويت للنبي صلى الله عليه وسلم مكانا  
بيدي ينام عليه، و بسطت فيه فروة، وقلت: نم يا رسول الله وأنا أنفض  
لك ما حولك، فنسام وخرجت أنفض ما حوله، فاذا أنا براع مقبل بغنمه  
الى الصخرة، يريد منها مثل الذي أردنا، فقلت: لمن أنت يا غلام، فقال:  
لرجل من أهل المدينة أو مكة، قلت: أفى غنمك لبن؟ قال: نعم، قلت:  
أفحلب، قال: نعم، فأخذ شاة، فقلت: أنفض الصرع من التراب والشعر

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

والقذى، قال: فرأيت البراء يضرب إحدى يديه على الأخرى ينفض، فحلب في قعب كعبة من لبن، ومعى اداة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوى منها، يشرب ويتوضأ، فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فكرهت أن أوقظه، فوافقته حين استيقظ، فصببت من الماء على اللبن حتى برد أسفله، فقلت: اشرب يا رسول الله، قال: فشرب حتى رضيت، ثم قال: (ألم يأن الرحيل). فقلت: بلى، قال: فارتحلنا بعد ما مالت الشمس، واتبعنا سرقة بن مالك، فقلت: أتينا يا رسول الله، فقال: (لا تحزن ان الله معنا). فدعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها. أرى. في جلد من الارض. شك زهير. فقال: انى أراكما قد دعوتما علي، فادعوا لي، فإله لكما أن أرد عنكما الطلب، فدعاه النبي صلى الله عليه وسلم ففجأ، فجعل لا يلقي أحدا الا قال: كفيتمكم ما هنا، فلا يلقي أحدا الا رده، قال: ووفى لنا. مثال صحيح مسلم میں ہے:

المجزء الاول. ۶ - كتاب صلاة المسافرين وقصرها. (۲) باب قصر الصلاة بمنى

(۶۹۶). ۲ - حدثنا أحمد بن عبد الله بن يونس. حدثنا زهير. حدثنا أبو اسحاق. حدثني حارثة بن وهب: الخزاعي قال صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم بمنى، والناس أكثر ما كانوا، فصلى ركعتين في حجة الوداع قال مسلم: حارثة بن وهب الخزاعي، هو أخو عبيد الله بن عمر بن الخطاب، لأمه.

غور طلب بات یہ ہے کہ دونوں سفیان کی روایت کو تقویت نہ صرف زہیر کی روایت سے ملتی ہے بلکہ اسرائیل ابن یونس بھی ان کی روایتوں کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ (گزشتہ

صفحات میں حدیث ۶ کی سند کا مطالعہ کریں)

نوٹ: اسرائیل بن یونس، ابوالخلق السبعی کے پوتے ہیں اور ان کے متعلق امام ابن حجر تقریب التہذیب میں نقل فرماتے ہیں:

[۴۰۱] اسرائیل بن یونس بن أبی اسحاق السبعی الهمدانی أبو یوسف

الکوفی ثقة تکلم فیہ بلا حجة من السابعة مات سنة ستین وقیل بعدها ع.

یعنی: اسرائیل بن یونس ایک ثقہ راوی ہیں، بعض لوگوں نے جو ان پر کلام کیا ہے اُس کی کوئی دلیل اور حجت نہیں۔ ان کی روایتیں صحاح ستہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔

اسرائیل ابن یونس کی بیان کردہ وہ احادیث جو انہوں نے ابوالخلق سے روایت کیں اس کی مثال صحیح بخاری اور مسلم میں ملتی ہے۔

**مثال: صحیح بخاری میں ہے:**

(غور کریں ابوالخلق السبعی اپنے شیخ سے عن سے روایت کرتے ہیں۔

صحیح البخاری، باب: من ترک بعض الاختیار، مخافة أن یقصر فهم

بعض الناس۔ ۴۸۔ کتاب العلم۔ ۳۔ الجزء الاول، عنه، فقیعوا فی أشد منه۔

۱۲۶۔ حدثنا عبد الله بن موسی، عن اسرائیل، عن أبی اسحاق، عن الاسود

قال: قال لی ابن الزبیر كانت عائشة تسر الیک كثيرًا، فما حدثتک فی

الکعبة؟ قلت: قالت لی: قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: (یا عائشة لو لا

قومک حدیث عہدہم۔ قال ابن الزبیر۔ بکفر، لنقضت الکعبة، فجعلت

لہا بابین: باب یدخل الناس وباب یدخلون)۔ ففعله ابن الزبیر۔

(۴۱) حدثنا عبد الله بن رجاء: حدثنا اسرائیل، عن أبی اسحاق، عن

البراء قال: کنا أصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم نتحدث أن عدة

أصحاب بدر علی عدة أصحاب طالوت الذین جاوزوا معه النهر، ولم

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

یجاوز معہ المؤمن، بضعة عشر وثلاثمائة.

(۳۳۵۲) حدثنا عبد الله بن رجاء: حدثنا اسراييل، عن أبي اسحاق، عن وهب أبي جحيفة السوائي قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم، ورأيت بياضا من تحت شفته السفلى، العنفة

**مثال: صحیح مسلم میں ہے:**

صحیح مسلم. الجزء الرابع. ۵۳. كتاب الزهد والرقائق. ۱۹. باب في حديث الهجرة. ويقال له: حديث الرحل

۷۵-م (۲۰۰۹) وحدثني زهير بن حرب. حدثنا عثمان بن عمر. ح وحدثنا اسحاق بن ابراهيم. اخبرنا النضر بن شميل. كلاهما عن اسراييل، عن ابي اسحاق، عن البراء. قال:

اشترى أبو بكر من أبي رحلا بثلاثة عشر درهما. وساق الحديث. بمعنى حديث زهير عن أبي اسحاق. وقال في حديثه، من رواية عثمان بن عمر: فلما دعا عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم. فساخ فرسه في الارض الى بطنه. ووثب عنه. وقل: يا محمد! قد علمت أن هذا عملي. فادع الله أن يخلصني مما أنا فيه. ولك علي لاعمين علي من ورائي. وهذه كنائسي. فخذسهما منها. فانك ستمر علي ابلي وغلماي بمكان كذا وكذا. فخذ منها حاجتك. قال "لا حاجة لي في اهلك" فقدمنا المدينة ليلا. فتنازعوا أيهم ينزل عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم. فقال "انزل علي بني النجار، أخوال عبدالمطلب، أكرمهم بذلك" فصعد الرجال والنساء فوق البيوت. وتفرق الغلمان والخدم في الطرق. ينادون: يا محمد! يا رسول الله! يا محمد! يا رسول الله.

ابو اخطب السبيعي (جو عمر و بن عبد اللہ سے مشہور ہیں) کے متعلق ابن حجر تہذیب

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

التہذیب، جلد ۸ میں فرماتے ہیں:

[۱۰۰] ع الستة عمرو بن عبد اللہ بن عبید و يقال علی و يقال بن أبی شعيرة أبو اسحاق السبيعي الكوفي والسبيع من همدان ولد لستين من خلافة عثمان قتاله شريك عنه روى عن علي بن أبي طالب والمغيرة بن شعبة وقد رأهما وقيل لم يسمع منهما وعن سليمان بن صرد و زيد بن أرقم والبراء بن عازب و جابر بن سمرة و حارثة بن وهب الخزاعي و حبيش بن جناد و ذي الجوشن و عبد الله بن يزيد الخطمي و عدي بن حاتم و عمرو بن الحارث بن أبي ضرار و النعمان بن بشير و أبي جحيفة السوائي و الاسود بن يزيد النخعي و أخيه عبد الرحمن بن يزيد و ابنه عبد الرحمن بن الاسود و الاغرابي مسلم و يزيد بن أبي مريم و الحارث الاعور و حارثة بن مضرب و سعيد بن جبير و سعيد بن وهب و صلة بن زفر و عامر بن سعد البجلي و الشعبي و عبد الله بن عتبة بن مسعود و عبد الله بن معقل بن مقرن و أبى ميسرة عمرو بن شرحبيل و العيزار بن حريث و مسروق بن الاجدع و علقمة و قيل لم يسمع منه و مضعب و عامر و محمد ابني سعد بن أبي وقاص و موسى بن طلحة بن عبید اللہ و هانئ بن هانئ و هبيرة بن يريم و أبي الاحوص الجشمي و أبى بردة و أبى بكر ابني أبى موسى و أبى عبيدة بن عبد الله بن مسعود و خلق كثير و عنه ابنه يونس و ابن ابنه اسرائيل بن يونس و ابن ابنه الآخر يوسف بن اسحاق و قتادة و سليمان التيمي و اسماعيل بن ابى خالد و الاعمش و فطر بن خليفة و جرير بن حازم و محمد بن عجلان و عبد الوهاب بن بخت و حبيب بن الشهيد و يزيد بن عبد الله بن الهاد و شعبة و مسعر و الثوري و هو أثبت الناس فيه و زهير بن معاوية و زائدة بن قدامة و زكرياء بن أبى زائدة و الحسن بن حمزة و حمزة الزيات و

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

رقبة بن مصقلة و أبو حمزة السكري و أبو الاحوص و شريك و عمر بن  
أبى زائدة و عمرو بن قيس المالني و مطرف بن طريف و مالك بن مغول  
و الاجلح بن عبد الله الكندي و زيد بن أبى أنيسة و سليمان بن مسعود  
و المسعودي و عمر بن عبيد الطنافسي و المطلب بن زياد و سفیان بن عيينة  
و آخرون قال عبد الله بن أحمد قلت لأبى أيما أحب اليك أبو اسحاق أو  
السدي فقال أبو اسحاق ثقة ولكن هؤلاء المئين حملوا عنه بآخره و قال بن  
معين و النسائي ثقة و قال بن المديني أحصينا مشيخته نحواً من ثلاثمائة  
شيخ و قال مرة أربعمائة و قد روى عن سبعين أو ثمانين لم يرو عنهم غيره  
و قال المعجلي كوفي تابعي ثقة و الشعبي أكبر منه بسنتين و لم يسمع أبو  
اسحاق من علقمة و لم يسمع من حارث الأعور الا أربعة أحاديث و الباقي  
كتاب و قال أبو حاتم ثقة و هو أحفظ من أبى اسحاق الشيباني و شبه  
الزهري في كثرة الرواية و اتساعه في الرجال و قال له رجل ان شعبة يقول  
انك لم تسمع من علقمة قال صدق و قال أبو داود الطيالسي قال رجل  
لشعبة سمع أبو اسحاق من مجاهد قال ما كان يصنع بمجاهد كان هو  
أحسن حديثاً من مجاهد و من الحسن و ابن سيرين و قال الحميدي عن  
سفیان مات سنة ست و عشرين و مائة و قال أحمد عن يحيى بن سعيد مات  
سنة سبع و كذا قال غير واحد و قال أبو نعيم مات سنة ٨ و قال عمرو بن  
علي مات سنة ٢٩ و قال أبو بكر بن أبى شيبة مات و هو بن ٩٢ قلت قال بن  
سعد أنا أحمد بن يونس ثنا زهير ثنا أبو اسحاق أنه صلى خلف على الجمعة  
قال فصلاها بالهاجرة بعدما زالت الشمس و قال البغوي في الجعليات ثنا  
محمود بن غيلان سمعت أبا أحمد الزبيري قال لقي أبو اسحاق علياً و قال  
بن أبى حاتم في المراسيل سمعت أبى يقول لم يسمع أبو اسحاق من بن

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

عمر انما رآه روية قال وقد رأى حجر بن عدي وما أظنه سمع منه قال و  
كتب الي عبدالله بن أحمد عن أبيه قال لم يسمع أبو اسحاق من سراقه قال  
وسمعت أبا زرعة يقول وحديث بن عيينة عن أبي اسحاق عن ذي الجوشن  
هو مرسل لم يسمع أبو اسحاق من ذي الجوشن قال وسألت أبي هل سمع  
من أنس قال لا يصح له من أنس رؤية ولا سماع وقال البرديجي في  
المراسيل قيل أن أبا اسحاق لم يسمع من سليمان بن صرد ولا من النعمان  
بن بشير ولا من جابر بن سمرة قال ولم يسمع من عطاء بن أبي رباح وفي  
ترجمة شعبة من الحلية بسند صحيح عن شعبة لم يسمع أبو اسحاق من أبي  
وائل الا حمديثين وعن الاعمش قال كان أصحاب عبدالله اذا رأوا أبا  
اسحاق قالوا هذا عمرو القاري وقال له عون بن عبدالله ما بقي منك قال  
أصلى البقرة في ركعة قال ذهب شرك وبقي خيرك وعن أبي بكر بن عياش  
قال قال أبو اسحاق ذهبت الصلاة مني وضعفت فما صلى الا بالبقرة وآل  
عمران وقال المعلاء بن سالم كان الاعمش يتعجب من حفظ أبي اسحاق  
لرجاله الذي يروي عنهم وقال حفص بن غياث عن الاعمش كنت اذا  
خلوت بأبي اسحاق جئنا بحديث عبدالله غضا وعن أبي بكر بن عياش قال  
مات أبو اسحاق وهو بن مائة سنة أو نحوها وقال بن حبان في كتاب الثقات  
في كتاب الثقات كان مدلسا ولد سنة 29 ويقال سنة 32 وكذا ذكره في  
المدلسين حسين الكرابيسي وأبو جعفر الطبري وقال بن المديني في  
العلل قال شعبة سمعت أبا اسحاق يحدث عن الحارث بن الازمع بحديث  
فقلت له سمعت منه فقال حدثني به مجالد عن الشعبي عنه قال شعبة وكان  
أبو اسحاق اذا أخبرني عن رجل قلت له هذا أكبر منك فان قال نعم  
علمت أنه لقي وان قال أنا أكبر منه تركته وقال أبو اسحاق الجوزجاني كان

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



قوم من اهل الكوفة لا تحمدا مذاهبهم يعني التشيع ثم رؤوس محدثي الكوفة مثل أبي اسحاق والأعمش و منصور و زبيد وغيرهم من أقرانه احتملهم الناس على صدق ألسنتهم في الحديث ووقفوا عندما أرسلوا لما خافوا أن لا يكون مختارجهما صحيحة فأما أبو اسحاق فروى عن قوم لا يعرفون ولم ينتشر عنهم عند أهل العلم الا ما حكى أبو اسحاق عنهم فاذا روى تلك الاشياء عنهم كان التوقيف في ذلك عندي الصواب وحدثنا اسحاق ثنا جرير عن معن قال أفسد حديث أهل الكوفة الأعمش و أبو اسحاق يعني للتدليس قال يحيى بن معين سمع منه بن عيينة بعد ما تغير ووجدت في التاريخ المظفر أن يوسف بن عمر لما ولي الكوفة أخرج بنو أبي اسحاق أبا اسحاق على بردون ليأخذ صلة يوسف فأخذت وهو راكب فرجعوا به ومات يوم دخول الضحاك الخارجي الكوفة.

امام ابن حجر تقریب التہذیب میں ابو اٹخ کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

[۵۰۶۵] عمرو بن عبد اللہ بن عیسیٰ و یقال علی و یقال بن ابي شعيرة الهمداني أبو اسحاق السبيعي بفتح المهملة و كسر الموحدة ثقة مكشور عابد من الثالثة اختلط بأخرة مات سنة تسع و عشرين و مائة و قيل قبل ذلك.

ابن حجر کی مذکورہ بالا عبارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ابو اٹخ ایک ثقہ راوی تھے، اور ان کی روایت کردہ احادیث صحاح ستہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔ آخری عمر میں ان کے حافظے کے کمزور ہونے سے ان کی دیگر روایت کردہ حدیث کی صحت پر کوئی فرق نہیں آتا۔

تقریب التہذیب میں امام ابن حجر نے ان لوگوں کے نام تحریر فرمائے ہیں جنہوں نے ابو اٹخ سے سماعت کی۔ ان میں سفیان ثوری، سفیان ابن عیینہ، اسرائیل ابن یونس، زہیر ابن معاویہ شامل ہیں۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

**سوال:** بعض لوگ یہ اعتراض کر سکتے ہیں کہ ابو اُتخ السبعی مدلس تھے اور عن سے روایت کرتے تھے، اس لیے ان کی روایتیں مقبول نہیں۔

**جواب:** اس بات کی کوئی پختہ دلیل نہیں کہ ابو اُتخ کی ہر وہ روایت جو انہوں نے عن سے روایت کی علت پیدا کرتی ہے۔ اس بات کی کوئی دلیل نہیں کہ کسی بھی محدث نے ابو اُتخ کو ان روایتوں میں مدلس قرار دیا جہاں انہوں نے عبد الرحمن ابن سعد سے روایت کی۔ جیسا کہ امام بخاری کی الادب المفرد کی سند میں آتا ہے۔

ایسی متعدد مثالیں صحیح بخاری و صحیح مسلم میں موجود ہیں جن میں ابو اُتخ نے اپنے شیخ سے عن سے روایت کی ہے۔ اب تارئین کے لیے ایسی احادیث پیش کی جائیں گی۔

یہاں اس بات پر بھی غور و خوض کیا جائے کہ امام بخاری کے نزدیک وہ احادیث مقبول ہیں جن میں دونوں میں سے کوئی بھی سفیان عن کے ذریعے ابو اُتخ سے روایت کرتے ہیں۔ اور ان اسناد میں ابو اُتخ نے بھی عن سے روایت کی ہے۔

### صحیح بخاری سے مثالیں:

باب: الصلاة من الايمان - ۲۹ کتاب الايمان - ۲ صحیح البخاری، الجزء الأول

۴۰ - حدثنا عمرو بن خالد قال: حدثنا زهير قال: حدثنا أبو اسحاق، عن البراء، أن النبي صلى الله عليه وسلم:

كان أول ما قدم المسلمينة نزل على أجداده، أو قال أخواله من الأنصار، وأنه صلى قبل بيت المقدس ستة عشر شهرا، أو سبعة شهرا، وكان يعجبه أن تكون قبلته قبل البيت، وأنه صلى أول صلاة صلاها صلاة العصر، وصلى معه قوم، فخرج رجل ممن صلى معه، فمر على أهل مسجد وهم راكعون، فقال: أشهد بالله لقد صليت مع رسول الله صلى الله عليه

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

وسلم قبل مكة، فداروا كما هم قبل البيت، وكانت اليهود قد أعجبهم اذ كان يصلي قبل بيت المقدس، وأهل الكتاب، فلما ولي وجهه قبل البيت، أنكروا ذلك.

قال زهير: حدثنا أبو اسحاق عن البراء في حديثه هذا: أنه مات على القبلة قبل أن تحول رجال وقتلوا، فلم ندر ما نقول فيهم، فأنزل الله تعالى: [وكان الله ليضيع إيمانكم].

صحيح البخاري

الجزء الثاني ٥٩ - كتاب الوصايا. ١ - باب: الوصايا، وقول النبي صلى الله عليه وسلم: (وصية الرجل مكتوبة عنده).

(٢٥٨٨) - حدثنا إبراهيم بن الحارث: حدثنا يحيى بن أبي بكير: حدثنا زهير بن معاوية الجعفي: حدثنا أبو اسحاق، عن عمرو بن الحارث، ختن رسول الله صلى الله عليه وسلم، أخي جويرية بنت الحارث، قال: ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم عند موته درهمًا، ولا دينارًا، ولا عبدًا، ولا أمة، ولا شيئًا، إلا بغلته البيضاء، وسلاحه، وأرضا جعلها صدقة.

صحيح البخاري،

الجزء الثاني ٦٠. كتاب الجهاد والسير ٣٢ - باب: الصبر عند القتال. ٢٦٤٨ - حدثنا عبد الله بن محمد: حدثنا معاوية بن عمرو: حدثنا أبو اسحاق، عن موسى بن عقبة، عن سالم أبي النضر: أن عبد الله بن أبي أوفى كتب، فقرأته:

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: (إذا لقيتموهم فاصبروا).

صحيح البخاري،

الجزء الثاني ٦٠ - كتاب الجهاد والسير ٨٥ - باب: من لم ير كسر

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

السلاح عند الموت .

٢٤٥٥ - حدثنا عمرو بن عباس : حدثنا عبدالرحمن ، عن سفيان ، عن أبي

اسحاق ، عن عمرو بن الحارث قال :

ما ترك النبي صلى الله عليه وسلم الا سلاحه ، وبغلة بيضاء ، وأرضا جعلها صدقة .

صحيح البخاري ، الجزء الثاني ٦٠ - كتاب الجهاد والسير ٩٤ - باب :

الدعاء على المشركين بالهزيمة والزلزلة .

٢٤٤٢ - حدثنا عبدالله بن أبي شيبه : حدثنا جعفر بن عون : حدثنا سفيان ،

عن أبي اسحاق ، عن عمرو بن ميمون ، عن عبدالله رضي الله عنه قال :

كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في ظل الكعبة ، فقال أبو جهل

وناس من قريش ، ونحرت جزور بناحية مكة ، فأرسلوا فجاؤوا من سلاها و

طرحوه عليه ، فجاءت فاطمة فألقته عنه ، فقال : ( اللهم عليك بقريش ،

اللهم عليك بقريش ، اللهم عليك بقريش ) . لأبي جهل بن هشام ، وعتبة

بن ربيعة ، وشيبة بن ربيعة ، والوليد بن عتبة ، وأبي بن خلف ، وعتبة بن أبي

معيط . قال عبدالله : فلقد رأيتهم في قلب بدر قتلى . قال أبو اسحاق :

ونسيت السابع . وقال يوسف بن اسحاق ، عن أبي اسحاق : أمية بن خلف .

وقال شعبة : أمية أو أبي . والصحيح أمية .

صحيح البخاري

الجزء الثاني ٦٦ - كتاب فضائل الصحابة ٥٦ - باب : أيام الجاهلية .

٣٦٢٢ - حدثني عمرو بن عباس : حدثنا عبدالرحمن : حدثنا سفيان ، عن

أبي اسحاق ، عن عمرو بن ميمون قال :

قال عمر رضي الله عنه : ان المشركين كانوا لا يفيضون من جمع

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حتى تشرق الشمس على ثبير، فخالقهم النبي صلى الله عليه وسلم فأفاض  
قبل أن تطلع الشمس.

### صحیح مسلم سے مثالیں:

جہاں زہیر یا سفیان نے ابوالخق کی معرفت عن سے روایت کی اور ابوالخق نے بھی  
عن سے روایت کی۔

### صحیح مسلم

الجزء الثاني ۱۲ - كتاب الزكاة. (۲۰) باب الحث على الصدقة ولو بشق  
تمرة أو كلمة طيبة، وأنها حجاب من النار

۶۲ - (۱۰۱۶) حدثنا عون بن سلام الكوفي. حدثنا زهير بن معاوية  
الجعفي عن أبي اسحاق، عن عبد الله بن معقل، عن عدي بن حاتم؛ قال:  
سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: "من استطاع منكم أن يستتر من  
النار ولو بشق تمرة، فليفعل".

[ش (بشق) بكسر الشين، نصفها وجانبها].

صحیح مسلم. الجزء الثالث ۳۲ - كتاب الجهاد والسير ۴۹ - باب عدد  
غزوات النبي صلى الله عليه وسلم

۱۴۴ - (۱۴۵۴) وحدثنا أبو بكر بن أبي شيبة. حدثنا يحيى بن آدم. حدثنا  
زهير عن أبي اسحاق، عن زيد بن أرقم، سمعه منه؛ أن رسول الله صلى الله  
عليه وسلم غزا تسع عشرة غزوة. وحج بعدما هاجر حجة لم يحج غيرها.  
حجة الوداع.

صحیح مسلم. الجزء الرابع. 44 - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى  
عنهم 1 - باب من فضائل أبي بكر الصديق، رضي الله عنه

۵ - (۲۳۸۳) حدثنا محمد بن المشي وابن بشار قالا: حدثنا عبد الرحمن.

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حدثني سفيان عن أبي اسحاق، عن أبي الأحوص، عن عبد الله. ح وحدثنا عبد بن حميد. أخبرنا جعفر بن عون. أخبرنا أبو عميس عن ابن أبي مليكة، عن عبد الله. قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "لو كنت متخذًا خليلًا لا اتخذت ابن أبي قحافة خليلًا".

صحيح مسلم.

المجزء الرابع. ۴۴ - كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم ۲۲ - باب من فضائل عبد الله بن مسعود وأمه، رضي الله عنهما

۱۱۱ - (۲۴۶۰) حدثنا زهير بن حرب و محمد بن المثنى وابن بشار. قالوا: حدثنا عبد الرحمن عن سفيان، عن أبي اسحاق، عن الأسود، عن أبي موسى. قال: أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وأنا أرى عبد الله من أهل البيت. أو ما ذكر من نحو هذا.

صحيح مسلم.

المجزء الرابع. ۴۸ - كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار 18 - باب التعوذ من شر ما عمل، ومن شر ما لم يعمل.

۷۲ - م - (۲۷۱) وحدثنا ابن المثنى وابن بشار. قالوا: حدثنا عبد الرحمن عن سفيان، عن أبي اسحاق، بهذا الاسناد، مثله. غير أن ابن المثنى قال في روايته "والعفة".

الادب المفرد میں امام بخاری کی بیان کردہ حدیث (گزشتہ صفحات کی حدیث نمبر ۱) میں آخری راوی عبد الرحمن ابن سعد ہیں جو ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ امام مزنی تہذیب الکمال، جلد ۷ میں ان کی سوانح عمری کے تحت زیر گفتگو حدیث کو علی ابن جعد، زہیر اور ابو اسحاق کی اسناد سے بیان کیا ہے۔ اور اس بات کا بھی ذکر کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابو نعیم، سفيان، ابو اسحاق کی سند کی اسناد سے بھی ملتی ہیں۔ جیسا کہ امام بخاری نے

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

الادب المفرد میں نقل کیا ہے۔ (حدیث نمبر ۸)

عبدالرحمن ابن سعد کا ذکر کرتے ہوئے ابن حجر تہذیب التہذیب، جلد ۶ میں تحریر فرماتے ہیں:

[۳۷۶] بنح البخاري في الأدب المفرد عبدالرحمن بن سعد القرشي كوفي روى عن مولاة عبدالله بن عمر وعنه أبو اسحاق السبعي ومنصور بن المعتمر وأبو شيبه عبدالرحمن بن اسحاق الكوفي وحماد بن أبي سليمان ذكره بن حبان في الثقات قلت وقال النسائي ثقة. عبدالرحمن ابن سعد ثقہ راوی ہیں۔ جیسا کہ امام ابن حجر تقرب التہذیب میں ابن حبان اور نسائی سے ثابت کرتے ہیں۔

[۳۸۷۷] عبدالرحمن بن سعد القرشي مولى بن عمر كوفي وثقه النسائي من الثالثة بنح.

### حاصل بحث

مذکور بالا گفتگو سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ امام بخاری نے الادب المفرد میں جس حدیث کو نقل کیا ہے، وہ صحیح ہے (طبقات ابن سعد کی سند یکساں ہے) اور اس حدیث کا متن مختلف اسناد سے روایت کی گئی احادیث کے موافق ہے۔ (حدیث ۵، ۶ اور ۷) جیسا کہ امام نسائی نے العمل اليوم میں نقل کیا ہے۔

☆☆☆

## تدلیس اور مدلس

غیر مقلد عالم بھی عن سے روایت کردہ احادیث کو تسلیم کرتے ہیں۔  
مشہور غیر مقلد و ہابی مولوی یحییٰ کوٹلوی لکھتے ہیں:

سفیان الثوری الامام المشہور لفقیہ العابد الحافظ الکبیر و صفہ  
النسانی و غیر بالتدلیس وقال البخاری ما اقل تدلیسہ.

ترجمہ: امام سفیان ثوری ایک مشہور فقیہ عابد اور حافظ تھے۔ امام نسائی اور دیگر لوگوں  
نے انھیں مدلس قرار دیا اور امام بخاری و دیگر لوگوں نے کہا کہ ان کی تدلیس بہت ہی  
معمولی ہے۔ (آمین بالجبر، یحییٰ کوٹلوی، ص ۲۵-۲۶)

امام ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں:

امام ابن حجر عسقلانی نے مدلسین کے پانچ درجے بیان کیے ہیں اور امام سفیان  
ثوری کو دوسرے درجے میں رکھا ہے۔ دوسرے درجے کے مدلسین پر کلام کرتے ہوئے  
امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

الثانیة من احتصل الانمة تدلیس و اخر جواله فی الصحیح لامامته  
وقلة تدلیسہ فی جنب ماروی کالثوری او کان لا یدلس الا عن ثقة کابن  
عینیہ.

ترجمہ: علما کے نزدیک دوسرے درجے کے مدلسین قبولیت کا درجہ رکھتے ہیں اور ان  
کی احادیث کو صحیح کے درجے میں شمار کیا جاتا ہے کیونکہ ان کی تدلیس بہت معمولی ہوتی  
ہے۔ مثلاً امام سفیان ثوری۔ دوسرے درجے کے مدلسین ثقہ راویوں سے تدلیس کرتے  
ہیں مثلاً امام ابن عینیہ۔

اس اصولی گفتگو سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام سفیان ثوری مدلس تھے، لیکن

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



ان کی تدلیس معمولی تھی، جس سے حدیث کی صحت پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ (حوالہ ایضاً)  
امام ابن حجر عسقلانی، امام سفیان ثوری کے متعلق امیر المومنین فی الحدیث کا خطاب استعمال کرتے ہیں۔  
امام سخاوی تحریر فرماتے ہیں:

وما اشاء شیخ خاص اطلاق تخریج اصحاب الصحيح لطائفة منهم  
حيث جعل منهم قسما احتمل الائمة تدليسہ وخرجوا له فی الصحيح  
لامامته وقلة تدليسہ فی جنب ما روى كالثوري ينزل على هذا لا يسما وقد  
جعل من هذا القسم من كان لا يدلس الا عن ثقة كابن عينية. (فتح المغیث،  
ج ۱، ص ۷۷)

ترجمہ: ابن حجر عسقلانی نے اس بات کی نشان دہی کی ہے کہ اصحاب الصحيح  
(صحاح جیدہ کے امام) نے مدلسین کے اس طبقے سے روایت کی ہے جو علمائے حدیث کے  
نزدیک بہت کم تدلیس کی وجہ سے مقبول ہیں۔ اس طبقے میں امام سفیان ثوری شامل ہیں اور  
امام سفیان ابن عیینہ جو صرف ثقہ راویوں سے روایت کرتے تھے۔

علامہ ابن حزم تحریر فرماتے ہیں: ”وہ مدلسین جو ثقہ راویوں سے عن کی معرفت  
روایت کرتے ہیں، وہ علماء کے نزدیک مقبول ہیں۔ (ابن حزم المحلی، ج ۷، ص ۲۱۹/  
الاحکام، ج ۶، ص ۱۳۵)

اگر ان غیر مقلدین وہابیوں کے اصول کے مطابق تمام مدلسین کو خارج کیا جانا  
چاہیے تب تو امام مالک بھی خارج ہیں، جیسا کہ امام ابن حجر نے ان کو مدلسین کی فہرست  
میں شامل کیا ہے۔ (طبقات المدلسین از امام ابن حجر، ج ۱، ص ۲۹)

اگر عن سے روایت کی گئی تمام راویوں کو خارج کیا جائے تب تو صحیح بخاری، صحیح مسلم  
اور مؤطا امام مالک کی احادیث بھی ضعیف کہلائیں گی!!!

امام ابن صلاح تحریر فرماتے ہیں:

وفی الصحيح وغيرهما من الكتب المعتمدة من حديث هذا  
الضرب كثير جدا كقتاده، والاعمش، والسفيانين، وهشيم بن بشير  
وغيرهم، وهذا التدليس ليس كمننا وانما هو ضرب من الابهام بلفظ  
محتمل.

ترجمہ: قتادہ، اعمش، سفیان ثوری، سفیان ابن عیینہ، ہشیم بن بشیر وغیرہ نے عن سے  
بہت سی احادیث صحیحین میں روایت کی ہے۔ تدلیس کذب نہیں بلکہ ایک قسم کا ابہام ہے،  
دوسرے الفاظ میں احتمال ہے، جس کی تحقیق کی جانی چاہیے۔ (مقدمہ ابن صلاح، ص ۷۵)  
امام خطیب البغدادی مزید وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

فان كان تدليسا عن ثقة لم يحتج ان يوقف على شيء وقبل منه، ومن  
كان يدلس عن غير ثقة لم يقبل منه الحديث اذا ارسله حتى يقول حدثني  
فلان او سمعت، نحن نقبل تدليس ابن عيينه و نظرائه، لانه يحيل على ملي  
ثقة. (الكفاية، ص ۳۶۲) [WWW.NAFSEISLAM.COM](http://WWW.NAFSEISLAM.COM)

تدلیس کی دو قسمیں ہیں۔ اگر تدلیس ثقہ راویوں سے کی جائے تو قابل قبول ہے  
اور تحقیق کی حاجت نہیں۔ دوسری صورت میں غیر ثقہ راویوں کی احادیث تک تاہل قبول  
نہیں ہوں گی جب تک وہ اس بات کی وضاحت نہ کر دیں کہ اس نے یہ حدیث کس راوی  
سے سماعت کی یا کس نے روایت کی۔ ہم ابن عیینہ اور ان جیسے دیگر افراد کی تدلیس کو قبول  
کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے صرف ثقہ راویوں سے روایت کی۔

امام ابن حجر عسقلانی تحریر فرماتے ہیں:

”یہ بے ضروری ہے کہ مدلسین کے متعلق ایک ایسا اصول وضع کیا جائے جس کی  
بنیاد پر علم حدیث میں ان کا معیار قائم کیا جاسکے۔ صحیحین کی تمام احادیث کا سماعت سے

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ثابت ہونا اس پر اُمت کا اجماع ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو اہل اجماع کا ضلالت پر متفق ہونا ثابت ہوگا، جو محال ہے۔ اس قسم کو دلیل سے ثابت کرنا مشکل ہے۔ اسی لیے یہ استدلال غلط ہوگا کہ مدلسین کی روایت کردہ وہ احادیث جو صحیحین کے علاوہ دیگر کتب احادیث میں موجود ہیں، صحیح نہیں۔ (النکت علی کتاب ابن الصلاح، ص ۲۳۵-۲۳۶)

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

الثانية: من اكثر الائمة من اخراج حديثه اما لامامته او لكونه قليل التدليس في جنب ما روى من الحديث الكثير او انه كان لا يدليس الا عن ثقة فمن هذا الضرب ابراهيم بن ابي يزيد النخعي، واسماعيل بن ابي خالد، وبشير بن المهاجر، الحسن بن زكوان، والحسن البصري، والحكم بن عتيبة، وحماد بن اسامة و زكريا بن ابي زائدة، وسالم بن ابي الجعد، و سعيد بن ابي عروبة، وسفيان الثوري، وسفيان بن عيينه، وشريك القاضي، وعبدالله بن عطاء المكي، وعكرمة بن خالد المخزومي، ومحمد بن خازم ابو معاوية الضرير، وعكرمة بن بكير، ويونس بن عبيد. (النكت علی کتاب ابن الصلاح، ص ۲۳۵-۲۳۶)

ترجمہ: دوسرے طبقے میں وہ مدلسین شامل کیے گئے ہیں جن کی عن سے روایت کردہ احادیث کو ان کے صدق اور اعلیٰ مرتبے کی وجہ سے قبول کیا جاتا ہے۔ ان کی تدلیس بہت معمولی ہے اور وہ ہمیشہ ثقہ راویوں سے روایت کرتے ہیں۔ اس طبقے میں ابو انیم بن ابی یزید النخعی، واسماعیل بن ابی خالد، وبشیر بن المهاجر، الحسن بن زکوان، والحسن البصري، والحکم بن عتیبة، وحماد بن اسامة و زكريا بن ابی زائدة، وسالم بن ابی الجعد، وسعيد بن ابی عروبة، وسفيان الثوري، وسفيان بن عيينه، وشريك القاضي، وعبدالله بن عطاء المكي، وعكرمة بن خالد الخرمي، ومحمد بن خازم ابو معاوية الضرير، وعكرمة بن بكير، ويونس بن عبيد شامل ہے۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

تاریخین غور کریں مذکورہ بالا نہرست میں امام حسن بصری جیسے تابعین بھی شامل ہیں اور  
 جید امام جیسے امام سفیان ثوری اور سفیان ابن عیینہ کا بھی ذکر ہے۔ لیکن ان سب کی تسلیس  
 شہرہ راویوں سے قبول کی جاتی ہیں۔

### حاصل بحث

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الادب المسفر د میں جو حدیث روایت کی ہے، وہ صحیح  
 بخاری و صحیح مسلم کی شرائط پر صحیح ہے۔ کوئی شخص ان سب دلائل کے باوجود اس حدیث کو ضعیف  
 کہتا ہے تو اسے صحیح معنوں میں حدیث کا علم نہیں ہے۔ ایسے شخص سے علم حدیث کی کوئی بات  
 کرنا عبث ہے۔ اندھوں کے آگے رونا اپنی بھی آنکھیں کھونا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی حفظ و امان میں رکھے اور دین و سنیت پر خاتمہ عطا فرمائے۔ آمین

○○○○



Click For More Books

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## خاتمة الكتاب

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ۔ (سورۃ الأنشراح، آیت ۴)

ترجمہ: اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا

اس آیت سے یہ واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کا ذکر بلند کیا۔ اس کے علاوہ بھی دیگر بے شمار آیات میں رسول ﷺ کی تعظیم و تکریم و شان رسالت کے آداب سکھائے گئے۔

گزشتہ صفحات میں گزری ہوئی تحریفات میں اکثر تحریف کا مقصد یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی شان، افضلیت، مرتبے اور خصوصیات کو کسی بھی طرح کم کیا جائے۔ اسلامی تاریخ کے مطالعے سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ یہ مخرفین ان باطل گمراہ فرقوں سے وابستہ ہیں جن کا وجود صرف تین سو سال پیش تر ہی ظاہر ہوا ہے۔ اگر ان مخرفین کا یہ ماننا ہے کہ جلیل القدر علما مثلاً امام صابونی، امام نووی، امام ملا علی القاری، وغیرہ کا عقیدہ باطل تھا تو یہ ان لوگوں کو واضح طور پر اس بات کا اعلان کرنا چاہیے، تاکہ اُمت مسلمہ یہ جان سکے کہ آج کے یہ نام نہاد مولوی ان جلیل القدر علما کو غلط اور باطل سمجھتے ہیں۔ کیا یہ بات درست نہیں کہ امام صاوی الماکی علیہ الرحمہ نے وہابی فرقے کی جو گرفت کی ہے اُس کو مانتے ہوئے وہابی فرقے سے دور رہا جائے، بجائے اس کے کہ امام صاوی کی عبارتوں میں ہی تحریف کر دی جائے؟

بعض لوگوں نے تو اپنے عمل کو ثابت کرنے کے لیے حدیث کے راوی کا نام ہی بدل دیا..... اور وہ اپنے کو ”اہل حدیث“ کہتے ہیں!!! شرم تم کو گرنہیں آتی

تصور کیجیے اُس شخص کا جو ”بر الذین ظالمہ“ جیسی کتابیں پڑھ کر اس نتیجے پر پہنچے کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ کا عقیدہ یہ تھا کہ حضور ﷺ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

(معاذ اللہ) جب تک کہ اُس شخص کو ”برائین طاہرہ“ کے جھوٹے ہونے کا علم نہ ہوگا، وہ شیخ عبدالحق دہلوی کے متعلق غلط خیال و نظریہ پر قائم رہے گا۔

یہ اسلام کو کمزور کرنے کی ایک گھنٹی اور سنگین سازش ہے۔ ان شرم سے جاری ملاؤں کا اصل مقصد ائمہ کرام کے نظریات کو غلط طریقے سے پیش کر کے دین حق میں بگاڑ پیدا کرنا ہے۔ یہ نہ صرف ایک علمی خیانت ہے، بلکہ ایک بھیاں گناہ بھی ہے۔ اس گناہ میں ہر وہ شخص شریک ہے جو جان بوجھ کر ان تحریف شدہ کتابوں کی نشر و اشاعت میں لگا ہوا ہے۔

اہل سنت کے معزز و مکرم علماء و مشائخ کو اس مسئلے کی طرف سنجیدگی سے توجہ دینے کی سخت ضرورت ہے۔ ورنہ آج ہم غفلت میں ہی پڑے رہے تو مستقبل میں دیوبندی، وہابی لٹریچر، مسلک حق اہل سنت کو شدید نقصان پہنچا سکتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: العلماء ورثة الانبياء۔ (سنن ترمذی، سنن ابن ماجہ) ترجمہ: علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

قیامت تک امت مسلمہ علمائے ہی رجوع کرتی رہے گی۔ اس لیے علماء پر یہ بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اور یہ ذمہ داری دینی کتب کے ناشرین، مدیران اور مترجمین اور مبصرین پر یکساں عائد ہوتی ہے کہ وہ ہر کتاب کی نئی اشاعت اور ترجمے پر باریک بین نگاہ رکھے۔ کتابوں کے ناشرین کو تحقیق کی ذمہ داری صرف ان حضرات کو دینی چاہیے جو صحیح العقیدہ اور علمی طور پر فوقیت رکھتے ہوں۔

عوام الناس کو بھی دینی کتابیں خریدتے وقت احتیاط برتنا ضروری ہے۔ ہمیں کتابیں صرف ان کتب خانوں اور ناشرین سے لینی چاہیے جو صحیح دین و مسلک کے ترجمان ہوں۔ محض دنیوی مفاد کے لیے کسی باطل فرقے کی کتابوں کو فروغ نہ دیتے ہوں۔ ہمارا یہ عمل ہمیں نہ صرف صحیح دین اسلام سیکھنے میں مدد کرے گا، بلکہ ہماری حق حال کی کمائی غلط کتابوں کے خریدنے میں ضائع ہونے سے روکے گا۔

**Click For More Books**

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اللہ رب العزت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلَحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ج وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (سورۃ الحجرت، آیت ۱۰)

ترجمہ: بے شک سب مومن آپس میں بھائی ہیں، سو اپنے بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تا کہ ہم پر رحم کیا جائے۔

اس کتاب کے لکھنے کا ہمارا مقصد صرف سچ اور حق کو منظرِ عام پر لانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ دُعا ہے کہ جن لوگوں نے اس میں حق پایا، وہ اس کو سچے دل سے قبول کریں اور اہل سنت و جماعت پر مضبوطی سے گامزن رہیں۔ آمین

وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّئُهَا فَاسْتَغْنُوا الْخَيْرَاتِ ط آيِنَ مَا تَكُونُوا يَاتِ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا ط إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔ (سورۃ بقرہ، آیت ۱۳۸)

ترجمہ: اور ہر ایک کے لیے ایک سمت ہے جس کی طرف وہ نماز میں منہ کرتا ہے، سو تم نیکیوں میں دوسروں سے آگے نکلو، تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا، بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

اللہ رب العزت کا بے پناہ، بے حد و حساب شکر و احسان ہے اور کروڑوں درود و سلام جو ہم سب کے آثارِ رسولِ معظم جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر، لاکھوں سلام اُن کے آل و اصحاب پر، اولیا، شہداء، صالحین پر۔

☆☆☆

٢١٣  
ب.أ

٢١٤٢

الأدب المفرد، للبخاري، محمد بن اسماعيل - ٢٥٦ هـ.

بخط محمد بن زيد بن جساس سنة ١٢٨٤ هـ.

١٣٢ ق ٢١ س ١٧×٢٣ سم

نسخة جيدة، خطها نسخ معتاد، طبع.

الأزهرية ١ : ٣٩٢ كشف الظنون ١ : ٤٨

١- الحديث وعلومه ٢- المؤلف ب - الناسخ

ج - تاريخ النسخ.

Click For More Books





بسم الله الرحمن الرحيم  
قد اوقعت هذا الكتاب المسمى بالادب المفرد على طلبته العلم  
بسرط الصيانة ولا يمنع منه من اراد الانتفاع به وجعلت  
النظر لها مدة حياتها شهد بذلك عمرها يوسف وكتبه على هذا  
بسم الله الرحمن الرحيم عبد العزيز الدوسري جري في سنة ست وثمانين  
معد الالف واثنتين وصاله على محمد وال وصحبه اجمعين  
فرب لم بعد ما سمع فأنما ائمة على الذين يبدلون ان الله سبحانه

Click For More Books

اي ولم يلبس فمطر اليه اصحابه قل كانكم انكرتموه فقال اي لا هابني هذا احد  
ابدا في سمعة النبي صلى الله عليه وسلم يقول مع نفري بغزاة الى اهلية فا  
عضوه ولا تكونوه **حدثنا** عثمان قال حدثنا المبارك عن الحسن عن عتي  
مثله **باب** ما يقول الرجل اذا خدعت رجلا **حدثنا** ابو نعيم  
قال حدثنا سفيان عن اي اسحاق عن عبد الرحمن بن سعد قال خدعت رجلا  
بن عمر فقال له رجل اذكر احب الناس اليك فقال يا احمد **باب**  
**حدثنا** مسدد قال حدثنا يحيى عن عثمان بن غياث قال حدثنا بن عثمان  
عن اي موسى ان كان مع النبي صلى الله عليه وسلم في هايط من حيطان  
المدينة وفي يدي النبي صلى الله عليه وسلم عود يضرب به في الماء والطير  
فجاء رجل يستفتح فقال النبي صلى الله عليه وسلم افتح وبشره بالجنة فذهب فاذا  
ابو بكر رضي الله عنه فتحت له وبشرته بالجنة ثم استفتح رجلا آخر فقال افتح له  
وبشره بالجنة فاذا عمر رضي الله عنه فتحت له وبشرته بالجنة ثم استفتح رجلا آخر  
وكان ملكيا فجلس وقال افتح له وبشره بالجنة على بلوى قصير او تكون فذهب  
فاذا عثمان فتحت له فاخبرته بالفي قال قال الله المستعان **باب**  
مصافحة الصبيان **حدثنا** بن شيبه قال حدثنا بن عيسى عن نبانة عن سلمة  
عن وهان قال رايت انس بن مالك يصاح الناس فسالني من انت فقلت  
مولي بني ليث ففتح علي راسي ثلاثا قال — بارك الله فيك **باب** المصافحة  
**حدثنا** حجاج قال حدثنا حماد بن سلمة عن حميد عن انس بن مالك قال لما جاء  
اهل اليمن قال النبي صلى الله عليه وسلم قد اقبل اهل اليمن وهم ارق قلوبا منكم فهاؤا واهجوا  
بالمصافحة **حدثنا** محمد بن الصباح قال حدثنا اسماعيل بن زكريا عن ابي جعفر  
البراء عن عبد الله بن زيد عن ابي اسحاق عن ابي بصير عن ابي جعفر